Siddiq Masih

ابتدا میں

پیدائش

پرانا عہدنامہ

سالِ اول

ابتدا میں

پیدائش

پرانا عہدنامہ

سالِ اول

پاکستان سنڈے سکول مسیحی کوشش کرنیوالی انجمن کے اسباق!

سالِ اوّل — پُرانا عہد نامہ

ابتدا میں

(پیدائش)

مُصنّفین

آئی۔ ایچ۔ ڈگلس۔ بی، ایس، سی۔ اے، کے، سی
ٹی۔ ڈپلوما۔ (لندن)

جے۔ ایم۔ ڈگلس۔ بی، اے، ٹی۔ ڈپلوما۔ (لندن)

مترجمین

ا:۔ ڈینئل بخش۔ ایم، اے، بی، ٹی

۲:۔ اے، ڈی خلیل۔ بی، اے، بی، ٹی

۳:۔ ادارہ مسیحی ا[illegible]نہ لاہور

پیش لفظ

ہم نے سنڈے سکول کے اسباق کے لیے چھ سالہ نصاب تیار کیا ہے یہ کتاب اس سلسلے کی اوّلین کڑی ہے۔ پاکستان کے سنڈے سکولز کی "اسباق کی انجمن اور مسیحی کوشش کی انجمن" نے اس مجموعے کو مرتب کیا ہے۔ انجمن ہذا نے اس کتاب کے مصنّفین کو پُرانے عہد نامے کے اسباق کی ذمہ داری دی ہے۔

اِس نصاب کا مقصد اُن بچّوں کی رُوحانی ضروریات کو پُورا کرنا ہے۔ جو آٹھ برس سے لے کر چودہ [۱۴] برس کی عمر کے ہوں۔ بلاشبہ یہ پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہ اِس عمر کے دوران میں کسی صورت میں بھی بچّوں کی نفسیاتی نشو ونما یکساں نہیں ہوتی۔ ابتدائی بچپن کی ضرورتوں اور ابتدائی بلوغت کی مانگوں میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے ملک میں اِس وقت اُردو زبان میں سنڈے سکولز کے اُستادوں کی مدد کے لئے کوئی کتاب تیار نہیں ہے۔ اِس لئے اِس ضرورت کو بہت محسوس کیا گیا ہے۔ کہ جلد از جلد ایک ایسا نصاب تیار کیا جائے۔ جو زیادہ سے زیادہ بچّوں کی تعلیم و تربیت کرسکے۔

بہرحال ہر سبق کے ساتھ چند ایسے مشورے بھی درج کر دیئے گئے ہیں جن سے بالغ طالب علموں کی مدد ہو سک[illegible]انے کی دوسری حد پر ننھے بچّوں کی تعلیم کا ذمہ اِس نصاب میں نہیں لیا جا سکتا۔ آٹھ برس سے کم عمر بچّوں کے

اُستادوں کیلئے ایک علیحدہ کورس تیار کیا جا رہا ہے۔

اِس کتاب میں چھ ماہ کیلئے اسباق ہیں۔ دو اتوار اِس لئے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ کہ اُستاد بڑے دن اور ایسٹر کے سے موقعوں کیلئے خُود خاص سبق پڑھائیں۔

انگریزی زبان میں سنڈے سکولز کے اُستادوں کی مدد کے لئے متعدد کتابیں ہیں۔ اِن میں سے بہت سی کتابیں اِس کتاب کو تیار کرنے میں ممدّ معاون ثابت ہوئی ہیں۔ پاسبان گائی، کنگ کی "پیدائش" کے لئے سنڈے سکولز کے اسباق کی کتاب کیلئے جو سی، ایس، ایس، ایم لندن سے شائع ہوئی ہے۔ ہم خاص طور پر شکرگذار ہیں۔

مصنّفین کی یہ دُعا ہے۔ کہ خُدا کے کلام کو سمجھنے کے لئے یہ کتاب خُود اُستادوں کے لئے بھی مددثابت ہو۔ اور اِس کتاب کا کوئی حِصّہ کسی لڑکے یا لڑکی کو خُداوند یسُوع مسیح کے پاس لانے اور اُن کے ایمان کے لئے ابتدائی قدم بن جائے۔

آئی۔ ایچ۔ ڈگلس
جے۔ ایم۔ ڈگلس

لاہور
اگست ۱۹۵۰ء

دیباچہ

مسٹر اور مسز آئی ، ایچ ، ڈگلس ،سنڈے سکول کے اسباق کو پُرانے عہدنامے میں سے تیار کر رہے ہیں۔ مَیں اُن کا دیباچہ لکھنے میں مسّرت محسوس کرتا ہوں۔ ایسے تعلیمی مواد کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اپنے مسیحی بچّوں کو ایسی تعلیم دے سکیں۔ جس کی مدد سے وہ اُس نجات کو حاصل کرنے کے لئے دانش مند بن جائیں۔ جو یسُوع مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔ پیدائش کی کتاب میں سے اِن اسباق کو تیار کرنے والے مصنّفین نے تین مقصد پیش نظر رکھے ہیں۔

اوّل کہ بچّوں کے غیر پختہ ذہنوں کے لئے خُدا کا کلام دلچسپ ثابت ہو۔ اور وہ بھی اُس کے پیغام اور معنی کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

دوم مصنّفین نے الٰہی تعلیمات کو روزمرّہ زندگی کے تجربات کے ساتھ اِس طرح وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ اسباق بچّوں کی ضمیروں سے عملی انداز میں گفتگو کریں۔

سوم سب سے زیادہ اہمیت کے ساتھ یہ سعی کی گئی ہے۔ کہ ہر سبق میں بچے بائبل کے مسیح کو اِس پہلو سے دیکھیں۔ کہ اُنہیں اِس بات کی ترغیب اور امداد دی جائے۔ کہ وہ یسُوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ اور زندگی کا خُداوند قبول کرلیں۔

مغربی پاکستان کے مسیحی لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم میں خُدا سنڈے سکول کے اِن اسباق پر لاانتہا برکتیں نازل فرمائے۔

لارنس ، ایچ ، وُولمر

بشپ لاہور

ہدایات

۱:- ہر سبق دو حصّوں میں تقسیم ہے۔ دونوں کو آپس میں غلط ملط نہ کیجئے۔ پہلا حصّہ اُستاد کی مدد کیلئے ہے۔ اور اس میں ایسی معلومات نہیں ہیں۔ جو جماعت تک پہنچائی جائیں۔ دوسرے حصّے میں صرف یہ مشورے ہیں۔ کہ جماعت کو کیا بتایا جائے۔

۲:- پہلا حصّہ "ہدایات برائے اُستاد" اُس اُستاد کیلئے لکھا ہے جس نے خلوت میں سبق تیار کرنا ہے۔ لیکن یہ اُستادوں کے باہم مل کر تیاری کرنے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۳:- اپنی تیاری ہمیشہ دُعا کے ساتھ کریں۔ پھر اس حصّے کو بائبل میں سے تمام پڑھیں پھر سبق کے مقاصد پہ غور کریں۔

۴:- "ہدایات برائے اُستاد" کے حصّے کو کتابِ مقدّس کے مطالعہ کیلئے ایک راہنما سمجھیں یہ یاد رکھیں۔ کہ بخوبی تعلیم دینے کیلئے یہ لازمی امر ہے۔ کہ آپ جس قدر تعلیم دیتے ہیں۔ اُس سے دس گنا زیادہ آپ کے پاس علم ہونا چاہیئے۔ لیکن جو کچھ "ہدایات برائے اُستاد" میں درج ہے۔ اُسے پڑھانے کی کوشش نہ کریں۔

۵:- مندرجہ بالا اصولوں میں بالغ طالب علموں کے اُستادوں کیلئے آزادی ہے۔ وہ بعض اسباق میں ہدایات برائے اُستاد کے اسباق میں سے بعض باتوں کا ذکر کر سکتے ہیں۔

۶:- ہر سبق کا دوسرا حصّہ "سبق" کے عنوان کے تحت آتا ہے۔ اگر آپ چاہیں۔ تو آپ اُس کو لفظ بلفظ جماعت کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کتاب جماعت میں لے کر نہ جائیں۔ یوں جماعت کو آپ پر بھروسہ نہ رہے گا۔ گھر پر اِس کتاب کا پوری توجہ سے مطالعہ کریں۔ اور پھر اس کو گھر پر ہی چھوڑ جائیں۔

۷:- یہ بہتر ہے۔ کہ اگر آپ اِس کو صرف مدد کے طور پر ہی استعمال کریں۔ اور سبق کو زبانی حفظ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ اپنے انداز میں سبق پیش کر سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۱

پیدائش

(پیدائش ۱:۱ - ۲۵)

حفظ کرنے کی آیت زبور ۱:۱۹

مقصد

بائبل مقدس میں بیان کردہ صاف وسادہ حقیقتوں کے ذریعہ جماعت پر خاص طور سے خدا جو خالق ہے اس کی بزرگی اور شان کو واضح کرنا۔

ہدایات برائے استاد

سنجیدگی اور خاموشی کے ساتھ پیدائش ۱:۱ - ۲۵ پڑھیں۔ اس عجیب کہانی کی سادگی اور خوبصورتی پر غور کریں اس تمام بیان میں خدا کے خالق ہونے کی حقیقت کو مدِنظر رکھیں۔ یہ کوئی تفصیلی بیان نہیں اور نہ ہی ایسا کرنے کا مقصد بائبل کو سائنسی نصاب کی کتاب ظاہر کرنا ہے مگر جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ یہاں پر خدا ہمیں دنیا کے متعلق وہ کچھ بتاتا ہے جس کا جاننا ہمارے لئے اشد ضروری ہے اور کہ ہم کس طرح اس میں آئے۔ دعا کریں کہ خدا کلام کے اس حصہ کو بچوں تک پہنچانے میں آپ کی مدد کرے۔ انہیں دکھائیں کہ خدا کیسا عجیب اور بزرگ ہے۔

خدا کے سات دن کی کارگذاریوں کا ایک خلاصہ لکھیں۔ یہ اس لئے کہ آپ کے دماغ میں ایک صاف تصور ہو۔ اس لئے نہیں کہ بچوں کو اس طرح سے نہ پڑھائیں۔ بچے دِنوں کی لمبائی اور چھوٹائی کے متعلق سوال نہ پوچھیں گے۔ ان عرصوں کو صرف "دن" ہی کہنے پر قناعت کریں جس طرح بائبل کہتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ ان دنوں کو ۲۴ گھنٹوں کے دن تصور کریں۔ سورج چوتھے دن تک فضا میں نمودار نہ ہوا۔ اس کے بعد ہی روز و شب نظام موسم اور مہینے اور سال مقرر ہوئے (آیات ۱۴ - ۱۹ اور ۳- ۵ کا مقابلہ کریں)۔ اس طرح سے سات دنوں کو بجا طور پر وقفہ کہا جا سکتا ہے۔ اور صبح و شام بھی تشبیہاً معنی رکھتے ہیں یہ بات قابل غور ہے کہ بائبل میں ساتویں دن کی صبح و شام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ہم اب تک ساتویں دن ہی میں ہیں۔ اور یہ خدا کے آرام کا دن ہے۔ اور ہم جو ایمان رکھتے ہیں۔ اس آرام میں شامل ہو سکتے ہیں (عبرانیوں ۴: ۱- ۱۱)

اگر آپ اپنے لئے لفظ "دن" کا جیسا کہ بائبل میں وقت کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور زیادہ تفصیل کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہیں۔ تو پیدائش ۲: ۴ کو پڑھیں (تمام سات دن ملا کر یہاں ایک دن دکھایا گیا ہے) ایسموئیل ۸: ۱۰- ۱۸ ایوب ۲۵: ۱۶- ۲۲ حزقی ایل ۷: ۱۲ اور دیگر انبیا نے کئی جگہوں پر ذکر کیا ہے "اس دن" اور "خدا کا دن" (یسعیاہ ۱۷: ۷- ۱۱ عبدیاہ ۱۵)

سبق

یہ دنیا جس میں ہم قیام پذیر ہیں۔ ایک بڑے گیند کی مانند ہے۔ اور یہ ایک بڑی خوبصورت جگہ ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ ایسی نہ تھی۔ بہت عرصہ گذرا کہ نہ لوگ تھے نہ زمین نہ آسمان نہ سورج نہ ستارے نہ چاند الغرض بڑے بڑے گھر اڈنگ کچھ بھی نہ تھا

یعنی سوائے خدا کے اور کوئی نہ تھا۔ کیونکہ خدا کی ابتدا نہیں وہ شروع سے ہے۔

اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ کس طرح سے ہم اور ہماری دنیا عالم وجود میں آئے اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ پر خدا ہمیں یہ سب کچھ بتاتا ہے۔ بے شک آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ خدا نے یہ سب کچھ بنایا ہے۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ ہماری خوبصورت بستی کو بنائے اور ہمیں اس میں بسائے۔ سو خدا نے یہ بڑی گیند یونہی بنادی۔ شروع شروع میں زمین پر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ سو خدا نے کہا "روشنی ہو" اور روشنی ہوگئی۔ جب چیزیں منور ہوگئیں۔ وہ پہلا دن تھا۔ لیکن ہر طرف نمی کہر اور دھند تھی۔ سو دوسرے دن خدا نے کچھ دُھند کو زمین پر اکٹھا کیا اور ہر طرف پانی ہی پانی ہوگیا۔ اور جب پھر خدا نے فرمایا تو کچھ دُھند اٹھ کر اوپر چڑھ گئی حتیٰ کہ سوائے سفید بادلوں اور نیل کے کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ جو آسمان کہلاتا ہے نا ؟ ہم کہتے ہیں کہ وہاں خدا رہتا ہے پھر خدا نے تمام روئے زمین کے پانی کو گہری جگہوں میں اکٹھا کیا اور پانی کے درمیان خشک زمین رہ گئی۔ اس طرح خشکی اور تری وقوع میں آئیں۔

کیا آپ خیال دوڑا سکتے ہیں کہ یہ زمین بغیر انسان حیوان اور نباتات کے کیسی معلوم ہوتی ہوگی۔ در اصل یہ ایک سنسان جگہ ہوگی۔ اور خدا نے اسے دلچسپ بنانا چاہا۔ سو خدا نے پہلے پہل گھاس۔ درخت اور پھول اُگائے۔ نودمیدہ سبز گھاس اور سایہ دار اور خوشنما درخت کیسے بھلے معلوم ہوتے ہوں گے۔ شرمیلا بنفشہ سرخ پوست خوشبودار گلاب۔ اور سینکڑوں نئے پھول گھاس درختوں میں سے جھانک رہے تھے۔ اس طرح دنیا خوبصورت دکھائی دینی شروع ہوئی۔ آپ کو

معلوم ہے کہ بارش کے بعد ہر چیز سرسبز اور تازہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ ٹھیک تیسرے دن ہوا۔

جب چوتھا دن چڑھا۔ تو خدا نے ایک نہایت آبدار روشنی آسمان میں ظاہر کی۔ بھلا ہم اسے کیا کہتے ہیں؟ سورج!! اور خدا نے چاند اور بہت سی عجیب روشنیاں آسمان میں ٹھہرائیں۔ جب اندھیرے میں ہم اوپر لاکھوں ستاروں پر نظر کرتے ہیں جو ہماری طرف تاکتے ہیں تو خدا کا خیال باندھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اور اب آسمان اور زمین کم ننگے دکھائی دیتے تھے۔ خدا کی کائنات خوبصورت سے خوبصورت تر ہوتی جا رہی تھی۔ مگر پھر بھی ایک عجیب خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ نہ پرندے چہچہاتے اور نہ گائیں شور کرتیں نہ کتے بھونکتے نہ بلیاں میاؤں میاؤں کرتیں کیسی عجیب اور سنسان دنیا ہو گی۔ لیکن پانچویں دن اس نے مچھلیاں اور دوسرے پانی کے اندر رہنے والے جانور بنائے۔ جب اس نے فرمایا تو خوبصورت بڑی اور چھوٹی مچھلیاں سمندروں۔ دریاؤں اور جھیلوں میں تیرنے لگیں۔ اس نے پرندے پیدا کئے۔ کسی کے پر خوبصورت تھے۔ اور کئی اپنی خوش الحان آواز سے اپنے خالق کی تعریف میں مگن تھے۔

یہ سب کچھ بنا چکنے کے بعد چھٹے دن خدا نے آدمی کو بنایا اور اس کو تمام مخلوقات سے فرق ہونا تھا۔ اگلے سبق میں ہم جانیں گے کہ کس طرح خدا نے ہماری تخلیق کی۔ اور اس طرح خدا نے ہماری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے بنایا۔ خدا کیسا عجیب اور قدرت والا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ داؤد نے درست فرمایا

ہے۔ جب کہ وہ کہتا ہے۔

"آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے

اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے" زبور ۱۹ آیت ۱

بڑے طلبا کے لئے "ابتدا میں خدا"

سوالات کرنے اور جواب لینے کے ذریعہ طلبا کو سمجھایا اور اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ خدا ابدی ہے۔ اور اس کا شروع نہیں ہے۔

۲ عبرانی لفظ۔ "الوہیم" جمع کا لفظ ہے۔ جو خدا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ خدا نے فرمایا "ہم انسان کو اپنی صورت پر بنائیں گے۔ کیا خداوند یسوع جو خدا کا ازلی بیٹا ہے اس کا بھی کچھ حصّہ دنیا کی پیدائش میں تھا؟ (یوحنا ۱: ۱-۳۔ عبرانیوں ۱: ۲-۳) افسیوں ۳: ۹۔ کلسیوں ۱: ۱۶-۱۷) کیا خدا روح القدس کا ذکر بھی آتا ہے۔ (پیدائش ۱: ۲)

۳ طبعی دنیا کی ابتدائی زندگی کے حالات اب علم طبقات ارض نے ہم پر ظاہر کئے ہیں۔ جن کا کلام مقدس میں ذکر کرنے کی خدا نے چنداں ضرورت نہ سمجھی۔ ہم جو بائبل مقدّس پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ امر قابلِ غور ہے۔ کہ سائنس ان باتوں کی تصدیق کرتی ہے جن کا ذکر کلام میں پایا جاتا ہے۔

See Modern Discovery & The Bible by A. RendleShat
Rs. 3, 3 from M. I. K.

اس سبق کے سکھانے کا بہتر طریقہ یہ ہوگا۔ کہ طلبا کو ہر دن کا بیان مختصر طور پر بتایا جائے اس سے پیشتر کہ آپ سبق پڑھائیں۔

سبق کی عملی صورت

مندرجہ ذیل طریقہ سے ایک خاکہ بنائیں۔ اور ہر دن کے کام کا بیان مختصر لکھیں۔

۱ دن	روشنی
۲ دن	فضا

سبق نمبر ۲

تخلیق انسان

(پیدائش ۱: ۲۶ :: ۲: ۲۵)

حفظ کرنے کی آیت:- پیدائش ۱: ۲۶، ۲۷ پہلا حصہ

مقصد

انسان کی ابتدا اور فطرت کے متعلق کلام مقدس کی تعلیم دینا۔

ہدایات برائے استاد

پیدائش ۱: ۲۶-۳۱ اور ۲: ۱ ـــ ۲۵ تک پڑھیں۔ اور پھر گھٹنے ٹیک کر دعا کریں "اے خداوند خدا جب کہ میں پاک کلام کے اس حصہ کا مطالعہ کرتا ہوں تو تو مجھے ایسا سکھا کہ میں تجھے اور بھی اچھی طرح سے جان جاؤں اور تیری پرستش کروں تاکہ بچوں تک تیرا کلام پہنچانے کے لئے تیار رہوں۔ خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے آمین!

مندرجہ ذیل نقاط پر غور کریں۔

۱ انسان کس طرح سے خدا کی باقی مخلوقات سے فرق ہے۔

(الف) انسان آخری تخلیق ہے۔

(ب) اسے دنیا پر حکمرانی اور کل مخلوقات پر قابض ہونے کے لئے بنایا گیا۔ (پیدائش ۱: ۲۶، ۲۸)

(ج) یہ سب سے ضروری ہے کہ وہ خدا کی صورت اور شبیہ پہ بنایا گیا۔ (۱: ۲۶ - ۲۷)

ایک زندہ روح (۲۷) اس کا کیا مطلب ہے؟ یوحنا ۴: ۲۴ کا مطالعہ کریں خدا ایک روح ہے۔ اس نے انسان کو بھی روح بخشی۔ صرف انسان ہی خدا سے ذاتی تعلق رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ (پیدائش ۲: ۸ - ۹)

۲ آدمی اور عورت

پہلے آدم بنایا گیا: "آدمی عورت کا سر ہے۔ (اکرنتھیوں ۱۱: ۳) حوا آدمی کے پہلو سے بنائی گئی۔ اس کی ہڈی سے اس کی ہڈی۔ اس کے گوشت سے گوشت لیا گیا۔ وہ ایک تن ہوئے۔ جس طرح کہ پولوسؔ رسول بھی کہتا ہے" حالانکہ آدمی عورت کے بغیر نہیں ہے۔"

عورت کے پیدا کرنے کی اوّلین غرض یہ تھی کہ وہ آدمی کی مددگار ہو تاکہ وہ اکیلا نہ ہو (پیدائش ۲: ۱۸) محض اس لئے نہیں کہ بچّے پیدا کرے۔ یہ صرف دوسری غرض تھی۔ خداوند نے ان کو برکت دی (آدمی اور عورت دونو کو) اور خدا نے فرمایا (۱: ۲۸)

مہربانی سے اس بات کو مدِ نظر رکھیں کہ یہ دو برکتیں یعنی کہ میاں اور بیوی

کی رفاقت اور اولاد خدا کی طرف سے اس وقت دی گئی تھیں۔ جب کہ گناہ دنیا میں نہ آیا تھا۔ یہ دو نعمتیں شاید خدا کی سب سے خوبصورت ترین تھیں۔

۳ **باغ عدن** عبرانی لفظ عدن کے معنی ہیں "خوشی" بچوں کو سکھاتے وقت کسی ایسی جگہ کی جو کہ حقیقی خوشی۔ راحت اور معصومیت کی مکمل تصویر ہو پیش کریں۔ اب دیکھیں کہ خدا کیا کہتا ہے۔ ایک باغ۔ ندی کا کنارہ دیکھنے میں خوبصورت۔ کھانے میں لذید غرض ہر چیز خدا نے خوبصورت بنائی۔

۴ سبت کا دن۔ کونسی چیزوں کے متعلق ہمیں بتایا جاتا ہے جو خدا نے ساتویں دن کیں۔ (۲:۱ - ۳)

(الف) خدا نے آرام کیا۔

(ب) خدا نے سبت کو پاک ٹھہرایا۔

بعدازاں جب خدا نے اسرائیل کو ہفتہ واری سبت دیا (پیدائش ۱۶:۲۳،۲۹) اور جب اس نے اس کے متعلق چوتھا حکم دیا خروج ۲۰: ۹ — ۱۱ میں ان دو باتوں "آرام" اور "پاک دن" کا ذکر پڑھتے ہیں۔ ہمیں اب بھی ہفتہ میں ایک دن خاص طریقوں سے رکھنا چاہیئے۔ خاص طور سے خدا کے دن کو مخصوص کر دینا چاہیئے (شاید مکاشفہ ۱:۱۰) کے معنی اتوار کے ہیں) اسے آرام کا دن بنائیں۔ مسیحی لوگ ہفتہ کے پہلے دن (یعنی اتوار) کو اس طور طریقے سے مناتے ہیں کہ مسیح کے جی اٹھنے کا دن تھا۔ نئے عہدنامہ میں اس دن کی تبدیلی کے لئے چند ایک اشارات ملتے ہیں۔

سبق :۔ گذشتہ ہفتے ہم خدا کی بنائی ہوئی چیزوں پہ غور کر رہے تھے

کیا اب تک ان میں سے کسی کو کچھ یاد ہے؟ اس ہفتے ہم خدا کی سب بنائی ہوئی چیزوں میں سب سے افضل و اعلیٰ پر غور کریں گے۔ خدا کو ابتدا ہی سے معلوم تھا کہ سب سے آخر میں اس نے کسی خاص چیز کو پیدا کرنا تھا۔ یہ کوئی اچانک خیال نہ تھا۔ سو زمین۔ درخت، پھول۔ کیڑے مکوڑے۔ مچھلیاں پرندے و جانور وغیرہ بنانے کے بعد چھٹے دن انسان کو بنایا۔

اس کا جسم:۔ جب ہم اپنے جسم کی تمام عجیب و غریب چیزوں کے متعلق سوچتے ہیں۔ تب خدا کی بزرگی اور بڑائی کی حقیقت ہم پر آشکار ہو جاتی ہے یہ مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس نے، انسان کو زمین کی خاک سے بنایا۔ خدا نے یونہی کچھ مٹی لی۔ اور اس سے ہاتھ، پاؤں اور ٹانگیں۔ مُنہ، آنکھ، ناک بنا کر ایک خوبصورت شکل تیار کی۔ ایک دماغ جس سے ہم سوچتے ہیں۔ اور ایک دل جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔ خدا نے ایک اور عجیب بات کی۔ اس نے انسان کے اندر زندگی کا سانس پھونکا۔ اور انسان جیتی جان ہوا۔ ایسی زندگی جانور نہ رکھتے تھے ان کو صرف معمولی زندگی ہی ملی تھی۔ لیکن انسان کو خدا کی زندگی۔ جس سے بہت فرق پڑا۔ خدا نے انسان کو ایک نام بھی دیا یعنی آدم۔

اس کا رتبہ:۔ خدا نے فرمایا کہ انسان تمام بنائی ہوئی چیزوں پر حکمران ہوگا وہ دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ کیونکہ وہ کامل اور بے گناہ تھا۔ وہ ہمیشہ جانوروں اور پرندوں پر مہربان تھا۔ اور آج کل کے لڑکوں اور لڑکیوں کی طرح ظالم نہ تھا

اس کی خوراک:۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ کیا کھاتا تھا۔ کیونکہ

خوراک جسم کے لئے ضروری ہے۔ ضروری چیز ہے نا؟ ان کی خوراک سبزی و پھل تھی اور وہ جانوروں کی مانند تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ شاید آپ کو یہ پسند ہو کہ اس وقت اس نے گوشت نہ کھایا۔ اور کافی عرصہ بعد خدا نے اسے گوشت کھانے کا حکم دیا۔

اس کی رہائش:۔ مجھے یقین ہے کہ جیسا گھر آدم کا تھا کسی کا بھی ویسا خوبصورت گھر نہ ہوگا۔ وہ ایک بہت بڑا باغ تھا جس کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک جانے میں کافی وقت لگتا تھا۔ جس میں بے شمار سایہ دار درخت پھولدار جھاڑیاں ایک بہتا ہوا دریا۔ اور باغ کے عین وسط میں دو پُر اسرار درخت تھے۔

اس کا کام:۔ بعض لوگ کام سے دلچسپی نہیں رکھتے لیکن کام کے بغیر زندگی سست اور بے مزہ ہو جاتی ہے۔ سو خدا نے آدم کو کچھ کام دیا اور وہ باغبانی کا تھا۔ ہاں آدم ایک باغبان تھا جیسے کہ آج کل بہت سے لوگ ہیں شاید آپکے والد ایک مالی یا کسان ہوں۔ اگر ایسا ہی ہو تو ان کے لئے یہ باعثِ فخر ہے۔ کیونکہ یہ دنیا کا سب سے قدیم پیشہ ہے۔

اس کے پالتو جانور:۔ آپ میں سے کتنوں کے پاس گھریلو جانور ہیں بہت سے لوگ جانور پالنے کا شوق رکھتے ہیں۔ آدم نے بھی جانور پالے۔ ایک روز خدا نے تمام جانور یعنی شیر۔ چیتا۔ اونٹ۔ ریچھ۔ بلی۔ کتا وغیرہ آدم کے رُوبرُو رکھے وہ ان سے حراساں نہ ہوا اور نہ ہی وہ اس سے ڈرے۔ اس نے ان سب کو نام

دیئے۔ اور وہ باغ میں درختوں اور گھاس پر کھیلتے پھرے لیکن خدا نے دیکھا کہ جانور آدم کے ساتھی ہونے کے قابل نہ تھے کیونکہ وہ اس سے ہمکلام نہ ہو سکتے تھے۔ کیا ہم پسند کریں گے۔ کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرنے والا کوئی نہ ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ سو خدا نے ایک اور منصوبہ باندھا۔

اس کی بیوی ہ۔ ایک روز خدا نے آدم کو گہری نیند سلایا۔ اور اس کی ایک پسلی نکالی۔ اور اس پسلی سے ایک خوبصورت عورت بنائی۔ یہ سب سے پہلی عورت تھی جو کہ بنائی گئی۔ جب آدم نیند سے جاگا۔ تب خدا اس کی بیوی کو اُس کے پاس لایا۔ جو کہ اس کی دل پسند ساتھی تھی۔

اس کا دوست ہ۔ لیکن آدم کا حوّا سے بھی بڑھ کر ایک دوست تھا یعنی کہ خدا خود۔ آپ دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس کو پیدا کیا۔ اور اس سے محبت رکھی اور وہ چاہتا تھا کہ آدم اس کا خاص دوست بنے۔ اور ہر شام ٹھنڈک ہونے پر جب آدم اور حوّا تفریح کے لئے باغ میں جاتے تو خدا خود وہاں حاضر ہو کر ان سے ہمکلام ہوتا اور اس طرح خدا اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو دیکھتا اور نہال ہوتا۔ خدا نے جانا کہ ہر چیز خوبصورت اور کامل ہے۔ پھر اس نے آرام کیا۔ اور وہ ساتواں دن تھا۔ جیسا کہ ہم پرانے عہد نامہ میں پڑھتے ہیں۔

سبت کا دن ہ۔ تب سے لے کر اب تک خدا کے لوگ ہفتے میں ایک خاص دن آرام اور پرستش کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل سنیچر کو سبت مناتے تھے۔ اور نئے عہد نامہ میں مسیحی ہفتے کے

پہلے دن یعنی اتوار کو ——— کیونکہ یہ وہ دن تھا جب کہ خداوند یسوع مُردوں میں سے جی اٹھے۔ اس لئے ہمیں اتوار ایک خاص دن تصوّر کرنا چاہیئے اور ہفتہ کے روزمرّہ کے معمولی کام اس دن نہیں کرنے چاہئیں۔ پس ہمیں مسیح کے لئے خاص کام کرنے چاہیئے۔ مکاشفہ میں ہم خدا کے دن کی بابت پڑھتے ہیں کیسا پیارا نام ہے۔ یسوع مسیح میں یہ خدا کا خاص دن ہے۔

بڑے طلبا کے لئے

مندرجہ ذیل نقاط بحث کے لئے موزوں ہیں۔

۱:۔ انسان کی فطرت
۲:۔ رسم شادی
۳:۔ سبت

(ہدایات برائے اُستاد دیکھیں۔)

سبق کی عملی صورت:۔ ایک فہرست تیار کریں۔ جس میں یہ بتائیں کہ انسان کس طرح جانور سے مختلف ہے۔

سبق نمبر ۳

گناہ کا دنیا میں داخل ہونا

پیدائش باب ۳

حفظ کرنے کی آیت : رومیوں ۶ : ۲۳

مقصد

یہ بتانا کہ گناہ کیا ہے ؟

یہ دنیا میں کس طرح داخل ہوا؟

اس کے اثرات آدمؑ اور حوّاؑ پر

تمام بنی نوع انسان پر۔ اس کی دوا۔

ہدایات برائے استاد

وعظ کرنے اور پڑھانے میں فرق ہوتا ہے سنڈے سکول کا وہ استاد جو ہر سبق کو وعظ بنا دیتا ہے۔ ایک کامیاب استاد نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اسباق جو سبجکٹ کے کسی مزدری پہلو کو واضح کرتے ہیں۔ انہیں نہایت مؤثر بنانا چاہیئے۔ آج کا سبق ایسے اسباق میں سے ایک ہے آدم اور حوا کی آزمائش اور کہانی کو بتا دینا ہی کافی نہ ہوگا۔ اس سبق کے مقصد کو پھر پڑھیئے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح سے آپ کو مدد مانگنی چاہیئے۔

اس باب میں بیان شدہ واقعات کے بہت گہرے نتائج پیدا ہوئے آدم کے گناہ کا اثر دیکھنے کے لئے رومیوں ۵ : ۱۲-۲۱ پڑھیے۔ لیکن یہ سوچتے ہوئے ہم یہ بھی سوچے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایک اور انسان کے کام کا انسانیت پر کیا اثر ہوا۔ (اکرنتھیوں ۱۵ : ۲۲ - ۴۵ - ۴۹ کو پڑھنے سے ہمیں آدم اور خداوند یسوع مسیح کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ جو کہ "آخری آدم" اور "دوسرا آدم" کہلاتا ہے آدم کے گناہ نے تمام بنی نوع انسان کو برباد کر دیا۔ لیکن جو کچھ خداوند یسوع مسیح نے صلیب پر کیا اس کے وسیلے سے ہر انسان کے لئے نجات ممکن ہو گئی ہے۔

یہ باب ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے گناہ کو دنیا میں داخل نہ کیا۔ یہ ابلیس تھا۔ جو سانپ کی صورت میں آیا۔ (مکاشفہ ۱۲ : ۹ میں اسے "وہی پرانا سانپ" کہا گیا ہے) بے شک کائنات کی ہر ایک چیز کی طرح ابلیس کو بھی پہلے پہل خدا نے ہی مخلوق کیا۔ لیکن وہ ضرور ایک کامل ہستی بنایا گیا ہوگا۔ کتاب مقدس ہمیں بتاتی ہے۔ کہ ابلیس کس طرح اپنے گھمنڈ کے باعث بہشت میں سے نکالا گیا۔ اور خداوند انسان کا زبردست دشمن بن گیا (حزقی ایل ۲۸ : ۱۱-۱۹ (یسعیاہ ۱۴ : ۱۲-۱۷ اور یہوداہ آیت ۶ پڑھیں۔ خدا کا کلام ہمیں صاف طور پر بتاتا ہے۔ کہ ابلیس کا انجام کیا ہوگا۔ (مکاشفہ ۲۰ : ۱۰ پڑھیں)

شیطان کی چالاکی پر غور کریں۔ پہلے اس نے خدا کے کلام پر شک پیدا کیا "کیا واقعی خدا نے کہا ہے؟" آیت ۱ پھر اس نے صاف صاف خدا کی مخالفت کی آیت ۵ آخر میں اس نے آنکھوں کے نظارہ سے حوّا کو بہکایا (کن ریشوع ۷ : ۲۱)

اور داؤد اور ۲ سموئیل ۱۱: ۲) ان کے ذریعہ سے بھی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہماری آنکھوں کا نظارہ گناہ کی ابتدا ہو سکتا ہے۔

شیطان نے کہا "تم نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے" (آیت ۵) یہ بے شک درست تھا جس دن انہوں نے گناہ کیا۔ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ بدی کیا ہے۔ اور یہ جان گئے۔ کہ وہ بار بار گناہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ ڈرے اور شرمندہ ہوئے۔ (آیت ۷) جیسے کہ وہ پہلے نہ تھے۔ (۲: ۲۵)

خدا نے کہا، "کیونکہ جس روز تو نے اس میں سے کھایا تو مرا"۔ (۲: ۱۷)۔ یہ کس طرح سچ ثابت ہوا؟ روحانی طور پر وہ فوراً اپنی زندگی کھو بیٹھا۔ وہ خدا کے حضور سے دُور تھا۔ جسمانی طور پر بھی وہ گھٹنے لگا۔ اور آخر کار اپنی جسمانی زندگی کھو بیٹھا۔

آیت ۱۵ ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح سانپ اور انسان ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ لیکن یہ خداوند یسوع مسیح کے لئے پیشنگوئی بھی ہے کہ کسطرح اسے عورت کی اولاد، بننا تھا۔ اور جس نے صلیبی موت کے ذریعے شیطان کو شکست دینا تھی۔ اور پھر دوبارہ جی اٹھ کر تمام بنی نوع انسان کو شیطان کے قبضے سے رہائی دلانی تھی۔

آیت ۱۶-۱۹: یہ باتیں آج بھی ہم مرد اور عورت کے تجربے میں دیکھتے ہیں۔ آیت ۲۱ کلام مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے خود آدم اور حوّا کو پہننے کے لئے چمڑے کے کرتے دیئے۔ یہاں ہمیں قربانی کے متعلق پہلا اشارہ

نظر آتا ہے۔ کیونکہ چمڑا لازمی طور پر جانوروں سے حاصل ہوا ہوگا۔ بلاشبہ خدا نے انسان کو دکھایا کہ "بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی" (عبرانیوں ۹: ۲۲ پڑھیں) یہ سب کچھ ہمارا دھیان حفظ کرنے کی آیت کی طرف مبذول کراتا ہے۔ خداوند یسوع خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھائے جاتا ہے" (یوحنا ۱: ۲۹) بنائے عالم ہی سے خدا نے یہ طے کیا تھا۔ کہ خداوند یسوع کو دنیا میں بھیجے اور وہ گناہ گار دنیا کے لئے قربان ہو۔ (مکاشفہ ۱۳: ۸) یسوع مسیح ہماری جگہ موا۔ (۱ پطرس ۲: ۲۴ اور ۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱ پڑھیں۔ اگر ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اسے بطور شخصی نجات دہندہ قبول کریں تو خدا ہمیں معاف فرماتا ہے۔ اور اپنے بچوں کی طرح قبول کرتا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اس تجربے سے واقف ہوں ـــــ آپ کو یہ تجربہ کیسے ہوا؟

سبق

۱ گناہ ـــــ یہ کیا ہے؟

(برف کی مانند صاف سفید کپڑے کے ساتھ ایک میلا سفید کپڑا تیار رکھیں)

اب میرے ہاتھ میں ایک کپڑا ہے۔ اس کا کیا رنگ ہے (بچے جواب دیں گے "سفید") ہاں لیکن اب اس کپڑے کا رنگ کیا ہے؟ (گندا صاف کپڑا تھامے ہوئے) ہاں ان میں بہت فرق ہے ہے نا؟ جب آپ نے پہلا کپڑا دیکھا تو آپ نے اسے سفید سمجھا۔ کیونکہ اصلی سفید کپڑا اس کے قریب نہ تھا۔ اور یہی مثال ہم پر صادق آتی ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو ہم سوچتے ہیں "وہ تو بالکل بری لڑکی نہیں

ہے یا "وہ اچھا لڑکا ہے" لیکن خدا اس برف کے سے صاف کپڑے کی مانند ہے۔ وہ اس قدر پاک ہے کہ وہ گناہ کو دیکھ بھی نہیں سکتا (حبقوق ۱: ۱۳) وہ کبھی کوئی برائی نہ سوچتا ہے اور نہ کرتا ہے۔ جب ہم اس کے ساتھ کھڑے ہوتے۔ اور اپنے آپ کو دیکھتے ہیں تو ہم ویسے بہت اچھے معلوم نہیں دیتے ہو سکتا ہے کہ ہم تقریباً کامل ہوں لیکن ہم میں سے کوئی بھی خدا کی مانند نہیں ہے۔ گناہ وہ ہے جو خدا کی پاکیزگی کی کاملیت سے کم ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ چھوٹا سا بڑا خیال ہو۔ چھوٹا سا جھوٹ یا کبھی کبھار کا غصہ لیکن یہ خدا کے معیار سے کم ہے۔ ایک مزدور کو ایک دفعہ لندن میں بکنگھم محل میں پانی کے نلکے ٹھیک کرنے کے لئے جانا پڑا۔ اسے اور اس کے استاد کو محل کے سب سے ایوان خاص میں سے گزر کر جانا ہوتا تھا۔ جہاں پر تخت جس پر بادشاہ اور ملکہ جلوہ افروز ہوتے ہیں محل کا سب سے خوبصورت کمرہ یہی ہے۔ بجلی والے اس بڑے ہال کی بتیاں ٹھیک کر رہے تھے۔ اب ہمارا دوست بچارا مزدور اپنے پھٹے پرانے کپڑے پہنے کھڑا تھا۔ کہ تمام بتیاں روشن ہوگئیں۔ ہال کی تمام سنہری اور دوسری خوبصورت اشیا چمک اٹھیں۔ دیوار کے شیشے بہترین ایرانی قالین اور غالیچے۔ اور دیواروں پر روپہلی اور سنہری کام غرضیکہ ہر چیز ہیرے جواہرات کی مانند چمک اٹھی۔ مزدور نے پہلے تو اپنے کپڑوں کو دیکھا۔ پھر ہال کی چمک دمک دیکھی۔ وہ بہت ہی پژمردہ ہوگیا۔ وہ جلدی جلدی بھاگا اور ادھر اُدھر دیکھنا بھی اس نے ناپسند کیا۔ جب وہ ڈیوڑھی کے اندھیرے میں پہنچا تو اس نے خوشی اور چین کا سانس لیا۔ اگر ہمیں اپنے گناہوں میں خدا کے حضور کھڑے ہونا ہو۔ تو اسی طرح ہمیں بھی شرمندگی محسوس کرنی چاہیئے ہاں ہم گناہ گار ہیں۔ اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ انسان کس طرح گناہ گار بنا۔

۲ آزمائش :- پچھلے ہفتے ہم نے یہ معلوم کیا۔ کہ خوبصورت عدن کے باغ میں آدم اور حواؔ کیسے خوش تھے۔ کاش وہ ایسے ہی رہتے لیکن تمام خوشی کے درمیان کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ اسی طرح آج بھی ہمارے ساتھ یونہی ہوتا ہے۔ ہم ابلیس کی آواز کو سنتے ہیں اور تمام باتیں غلط ہو جاتی ہیں۔ بالکل شروع میں شیطان ایک خوبصورت فرشتہ تھا اور دوسرے فرشتوں کے ساتھ آسمان پر رہتا تھا لیکن چونکہ وہ بہت خوبصورت تھا اس لئے وہ مغرور ہو گیا۔ اور اس میں گھمنڈ سما گیا۔ اس نے سوچا کہ اسے خدا کی طرح ہونا چاہیے اس لئے اس نے بغاوت کرنا شروع کی۔ اور اس لئے وہ آسمان میں نہ رہ سکا۔ خدا نے اسے باہر نکال دیا اور وہ بہت ہی بُرا بن گیا۔ اور خدا سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس خوبصورت مرد اور عورت کو نقصان پہنچائے۔ جنہیں خدا نے بنایا تھا۔ سو ایک دن اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے رنگین سانپ کی صورت میں ڈھالا۔ اور باغ میں گیا۔ جہاں اس نے حواؔ کو پایا جب کہ وہ اکیلی تھی۔ پہلے اس نے خدا کے کلام پہ شکوک پیدا کرنے شروع کئے۔ (آیت ۱) اس نے کہا "کیا واقعی خدا نے کہا ہے۔ کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟" حواؔ نے کہا "ہم ہر ایک درخت کا پھل کھا سکتے ہیں۔ سوائے ایک درخت کے اور وہ باغ کے درمیان میں ایک بڑا سا درخت ہے۔ خدا نے کہا ہے کہ ہمیں اس کا پھل نہیں کھانا اور نہ ہی چھونا ہے۔ ورنہ ہم مر جائیں گے۔" پھر شیطان نے کھلم کھلا خدا کے کلام کی مخالفت کی۔ (آیت ۴) اس نے کہا "تم ہرگز نہ مرو گے" یہ تو اس بات کے برابر تھا کہ خدا نے جھوٹ بولا ہے۔ کیوں ٹھیک ہے نا؟ پھر شیطان نے اس کے فخر اور گھمنڈ

گو اُکسایا اس نے کہا، "کیا تم جانتی ہو کہ اگر تم اس درخت کا پھل کھاؤ گی تو خدا کی مانند بن جاؤ گی یہ حوّا کو بہت اچھا لگا۔ خدا کی مانند! واہ واہ! وہ درخت تک گئی اور اسے دیکھا پھر شیطان نے اس کو آنکھوں کے ذریعے اُکسایا۔ پھر اس نے اس میں تین چیزیں دیکھیں جو کہ دلکش تھیں۔

۱۔ وہ کھانے کے لئے اچھا تھا۔ ہم سب کھانے کے لئے اچھی چیزیں پسند کرتے ہیں اور ہم میں سے بہت تھوڑے دعوت سے انکار کر سکتے ہیں۔

۲۔ وہ دیکھنے میں بھلا تھا۔ ہم سب خوبصورت چیزیں پسند کرتے ہیں کیوں درست ہے کہ نہیں؟ لیکن خبردار —— جو چیزیں دیکھنے میں خوبصورت ہوتی ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ درحقیقت خوبصورت نہ ہوں۔ بعض لوگ جو دیکھنے میں خوبصورت ہوتے ہیں وہ دل کے بہت بُرے ہوتے ہیں۔

۳۔ اس پھل کو کھانے سے وہ اسکی مانند عقلمند ہو جائیگی اس نے سوچا "خدا کی مانند عقلمند بننے کا کیا ہی آسان اور چھوٹا طریقہ ہے۔ اور یہ کیسی افسوسناک بات ہے کہ حوّا آزمائش میں "نہیں"، نہ کہہ سکی۔ اب مجھے بتائیے کہ کیا ہم سب اپنی آزمائشوں میں "نہیں" کہتے ہیں؟ جب وہ آواز کہتی ہے "بھئی چلو جھوٹ بول دو کسی کو معلوم نہ ہونے پائے گا —— یا چلو تھوڑا سا گڑ چوری کر لو ماماں کو پتہ نہ چلے گا" کیا ہم ہمیشہ "نہیں" کہتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔ حوّا بھی "نہ" نہیں کہہ سکی۔ اس نے ہاتھ بڑھایا۔ اس نے وہ خوبصورت پھل توڑا اور کھالیا۔ یہ مزے میں اچھا تھا وہ نہ نیچے گری نہ مری سو وہ آدم کو ڈھونڈنے کے لئے گئی تاکہ وہ بھی اسے چکھے۔ پہلے وہ ہچکچایا۔ لیکن حوّا نے کہا "رہنے

بھی دو۔ کھالو۔ میں نے بھی کھایا ہے۔ بڑے مزے کا ہے" سو یہ غمناک کہانی اس طرح مکمل ہوئی کہ آدم نے بھی اس پھل کو کھایا اور اس طرح گُناہ دنیا میں داخل ہُوا۔

گناہ کے تین اثرات

الف گناہ برباد کرتا ہے :۔ رومیوں ۳ : ۲۳ ہم سب نے گناہ کیا ہے۔ پہلی بات جو انہوں نے کی وہ یہ تھی کہ انجیر کے پتوں سے تن کو ڈھانپنے کے لئے لباس بنائے ان کی خوبصورتی جاتی رہی تھی۔ اور اب وہ اپنے ننگے پن سے صرف شرمندگی محسوس کر سکتے تھے۔

ب گناہ جدائی پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ قدرے خوف زدہ رہنے لگے کہ خدا ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ اس نے ہمیں اس درخت سے پھل کھانے سے منع کیا تھا لیکن ہم نے کھالیا ہے۔ آہ! اب خدا ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ اور اس شام جب خدا آیا۔ اور باغ میں بولا تو وہ خوفزدہ تھے۔ وہ اس کے سامنے آنے سے شرماتے تھے۔ اس لئے درخت کے پیچھے چھپے رہے۔ آپ بھی گناہ کرتے وقت اسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جب ماما آجاتی ہے کیا ایسا نہیں؟ لیکن خدا نے انہیں بلند آواز سے پکارا "اے آدم تو کہاں ہے؟" اور پھر آدم گردن جھکائے۔ درخت کے پیچھے سے نکلا۔ شرمندہ آواز سے اس نے بتایا کہ وہ کیوں چھپے ہوئے تھے۔ تب خدا نے کہا "کیا تم نے وہ کیا جس بات سے میں نے تمہیں منع کیا تھا؟" تو آدم نے حوّا پر الزام رکھتے ہوئے کہا کہ "حوا نے اس پھل کو کھایا اور پھر مجھے دیا" تب خدا نے حوّا سے پوچھا اور اس نے سانپ پر الزام رکھا اور کہا "سانپ نے مجھے یہ پھل کھانے کے لئے ورغلایا"

ہے گناہ سزا لاتا ہے ۔ اگر آپ اپنا ہاتھ آگ میں ڈال دیں تو آپ کا ہاتھ جل جائے گا۔ جلنا آگ میں ہاتھ ڈالنے کا نتیجہ ہے ۔ اسی طرح جب ہم گناہ کرتے ہیں تو لازمی طور پر اس کا نتیجہ سزا ہوتا ہے اور عین یہی آدم اور حوا کے ساتھ ہوا ۔ خدا نے سانپ پر لعنت بھیجی اور کہا کہ آیندہ وہ زمین پر پیٹ کے بل رینگے گا۔ جیسے آج کل سانپ رینگتے ہیں اسے خاک چاٹنا ہوگی۔ "لیکن" خدا نے کہا ایک دن ایک انسان آئے گا۔ جو سانپ کے سر کو کچل ڈالے گا" اور ہم جانتے ہیں کہ وہ آیا۔ خداوند یسوع مسیح دنیا کا نجات دہندہ جس نے ابلیس پر صلیب میں فتح حاصل کی۔ پھر خدا نے حوّا کو بتایا کہ اسے بہت دکھ اور درد برداشت کرنا ہوگا۔ اور آدم کو اپنی تمام باقی عمر سخت محنت کرنی پڑے گی ۔ اور اس نے اس خوبصورت باغ میں سے انہیں باہر نکال دیا۔ وہ خدا کے ساتھ اب اچھی طرح بات چیت نہیں کر سکتے تھے ۔ یہی مطلب ہے ۔ جب کتاب مقدس کہتی ہے "کہ ہم گناہ میں مردہ ہیں" (افسیوں ۲: ۱) ہم میں خدا سے باتیں کرنے کی کوئی قوّت نہیں ہے جس طرح آدم اور حوّا پہلے پہل گفتگو کیا کرتے تھے ۔ وہ شاندار روحانی زندگی خدا کی زندگی جو خدا نے ان میں پھونکی تھی۔ جب انہیں خلق کیا تھا۔ ختم ہوگئی ۔ خدا اب نہیں آتا تھا۔ شام کو نہ پھرتا اور نہ ہی باتیں کرتا تھا۔ اب وہاں گناہ تھا۔ جو خدا کو روکے ہوئے تھا کہ ان کی مدد کرے ۔ یہ نہ بھولئے کہ خدا کامل ہے ۔ ایسا پاک ہے کہ گناہ پر نگاہ نہیں کر سکتا کوئی گنہگار خدا سے مدد نہیں مانگ سکتا ۔ اور ہم اپنے آپ کو پاکیزہ نہیں بنا سکتے۔ آخر پھر حل کیا ہے ؟ ہم گناہ کرنا پسند نہیں کرتے ہم پاک ہونا چاہتے ہیں۔ ہم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کی مدد چاہتے ہیں ۔ کیا جواب ہے ؟

۴ گناہ کا علاج ہ۔ اب خدا نے دیکھا کہ ہم کسی طرح اپنے آپ کو بہتر نہیں کر سکے۔ سو اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بھیج دیا۔ خداوند یسوع مسیح ہماکہ وہ ہمارے گناہوں کی خاطر سزا برداشت کرے۔ ہاں خداوند یسوع مسیح کو نہایت تکلیف دہ صلیب پر میخوں سے گاڑا گیا۔ جب وہ صلیب پر تھا۔ وہ آپ کے اور میرے متعلق سوچ رہا تھا۔ کیونکہ وہ آپ کے اور میرے گناہوں کی خاطر سزا پا رہا تھا۔ خدا یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم خداوند یسوع مسیح کو کہیں کہ وہ ہمارے دلوں میں آجائے تب وہ پھر اپنی زندگی ہمیں بخش دیتا ہے۔ اس طرح ہم پھر خدا سے آدم اور حوّا کی طرح باتیں کر سکتے ہیں۔ کیا اس وقت ہم میں سے کوئی ایسا ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح سے یہ کہنا پسند کرے۔ کہ وہ اس کے دل میں آجائے۔ اور اس کا گناہ نکال پھینکے۔ کیوں نہ ایسا اب ہی کیا جائے؟ آیئے ہم چند منٹوں کے لئے خاموش ہو جائیں اور ہر کوئی اپنے دل میں خاموشی سے یوں دعا کر سکتا ہے "خداوند یسوع میں تیرا شکر گذار ہوں۔ کہ تو میری خاطر موا۔ اور میرے گناہوں کی سزا تو نے سہی اب میرے دل میں آجا۔ میرے تمام گناہوں کو پاک صاف کر دے اور نئی زندگی بخش دے جو میں تیری خاطر بسر کروں۔ آمین۔ اور وہ آئے گا۔ کیونکہ اس نے کہا ہے۔ اور وہ اپنے وعدہ کے مطابق آئے گا۔ (ریکا شنفر ۲۰۱۲)

بڑے طلبا کے لئے

غور فرمایئے یہ ایک اہم مضمون ہے بڑے طلبا کو ضروری یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ گناہ کیا ہے۔ ورنہ وہ نجات کی خوشخبری کو کبھی نہ سمجھ سکیں

گے۔ لیکن اس سبق میں ایک ہفتے کے لحاظ سے بہت زیادہ باتیں ہیں اس لئے اس
کا کچھ حصہ سبق نمبر ۴ "کاٹن اور بابل" میں شامل کر دیا ہے۔

۱۔ یہ معلوم کریں کہ گناہ کے متعلق طلبا کے کیا خیالات ہیں تمام گفتگو کا ان باتوں میں
خلاصہ بتائیں

I۔ غیر کامل (نیچے لکھے ہوئے نوٹ پڑھیں)

II خدا کے خلاف بغاوت

ایک ایسے ملک کا تصور کریں۔ جس کے تمام شہری اپنے بادشاہ سے باغی ہوں یا
ایک ایسا سکول جہاں کے طلبا اپنے ہیڈ ماسٹر کے حکموں کی نافرمانی کرتے ہوں۔ انسانیت
آج کل ایسی ہی ہے ــــ خدا کے خلاف باغی۔ یہ خود غرضی ہے۔ یعنی خدا سے پہلے
ہم اپنی ذات کا خیال رکھتے ہیں۔

۲۔ آدم اور حوّا کی آزمائش کی کہانی بتانے کے بعد یہ پوچھیں کہ آدم اور حوّا
کی زندگی میں گناہ کے بعد کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ زیادہ سے زیادہ جوابات حاصل کریں

نوٹ پیراگراف نمبر ۳، ہم اگلے ہفتے میں پڑھاتے جائیں۔

۳۔ اب آپ یہ گفتگو شروع کر دیں۔ کہ اس پہلے گناہ کے آدم کی آئندہ نسلوں
پر کیا اثرات ہوئے؟ یہ فرق خیال میں رکھیں "گناہ جو جڑ ہے" اور گناہ جو پھل
ہوتے ہیں۔

نوٹ صرف ایک ہی انسان جو گناہ کی جڑ اپنے میں نہ رکھتے ہوئے پیدا ہوا وہ
خداوند یسوع تھا۔ رومن کیتھولک اور اسلام جو مریم کو بھی ایسا ہی درجہ دیتے ہیں

کلام مقدس سے تصدیق اور تائید نہیں پاتے۔

۴۔ خدا انسان کو اس چیز کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا کہ وہ پیدائشی گناہ گار ہے۔ لیکن خدا انسان کو اس وقت ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ جب وہ اس نجات سے مستفید نہیں ہوتا جس کے وسیلے اس کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ (یوحنا ۳: ۱۸) ایک بار پھر ان تمام آیات کو دوبارہ پڑھیں۔ اور غور کریں۔ جن کا حوالہ "ہدایات برائے اُستاد" کے عنوان کے ذیل میں دیا گیا ہے۔ وہ آیات خداوند یسوع مسیح کی موت کے بارے میں ہیں۔ کوئی ایسی تصویر دکھائیں جس کے وسیلے مضمون طلبا کے لئے اور اچھی طرح واضح ہو جائے۔

سبق کی عملی صورت

خدا کا معیار ــــــــــ کاملیت

"سب نے گناہ کیا اور خدا کے
جلال سے محروم ہیں"

خداوند یسوع مسیح

نیک لوگ

برے لوگ
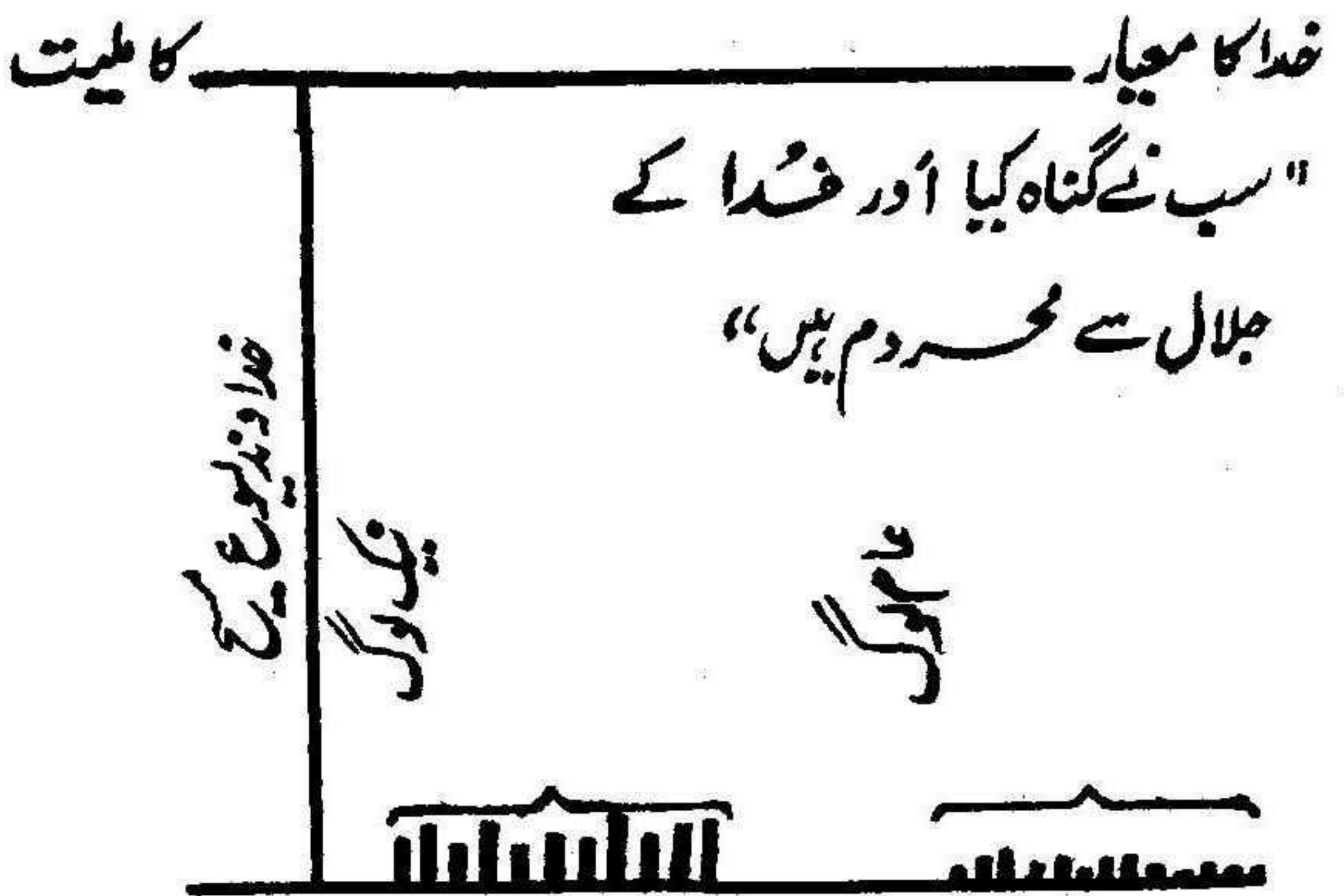
بچوں سے اسی طرح کی شکل بنوائیں۔

سبق نمبر ۴

قائن اور ہابل

پیدائش (۴: ۱ - ۱۶)

حفظ کرنے کی آیت :- (عبرانیوں ۹: ۲۲ بقیہ حصہ)

مقصد

گذشتہ ہفتہ کے سبق جو گناہ کے اثرات اور اس کی معافی کے لئے خدا کے انتظام اور خاص طور پر خدا کو قبول کئے بغیر آگے بڑھنے کے نتائج پر زور دینا۔

ہدایات برائے استاد

گناہ کے خوفناک نتائج میں سے ایک نتیجہ اس کا اثر ہے۔ جو کہ یہ دوسروں پر رکھتا ہے۔ آدم کے گناہ کرنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ صرف اس کو ہی خداوند سے جدا کر دیا گیا تھا بلکہ یہ بھی کہ وہ تمام جو اس کی نسل سے پیدا ہوئے۔ وہ اپنے میں گناہ کا بیج رکھتے تھے۔ قائن اور ہابل دونوں گنہگار تھے۔ (ہابل کو بھی گناہوں کے لئے قربانی کرنی پڑی۔)

گزشتہ ہفتہ ہم نے ۳: ۲۱ میں دیکھا کہ خداوند نے آدم کو قربانی کی ضرورت ضرور بتائی تھی - اس ہفتہ کا سبق بھی وہی کچھ پیش کرتا ہے - ان کو معلوم تھا کہ انہوں نے خداوند کے آگے ہدیے ضرور پیش کرنے ہیں - اس لئے ان کو ہدیوں کی قسم کا پتہ

ہونا چاہیئے تھا۔ جو کہ خدا چاہتا تھا۔ آپ دو لڑکوں کا اپنے باپ کو خداوند کے حضور قربانی چڑھاتے وقت کا دیکھنا تخیّل میں لا سکتے ہیں۔ قربانی کا یہ طریقہ جو کہ خداوند نے انسان کو شروع ہی میں سکھایا۔ یہ اس کامل قربانی کا پیش خیمہ تھا۔ جو خداوند خود چڑھانے کو تھا۔ (عبرانیوں کا خط ۹:۲۲) یہاں پر آپ دیکھیں گے کہ خداوند یسوع نے کس طرح اپنی قربانی دے کر گناہ کو دُور کر دیا۔ یا تو ہم اسے قبول کریں اور اعتقاد رکھیں کہ اسی نے ہماری خاطر جان دے دی۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ہم قائن کی طرح ہیں۔ جس نے سوچا کہ خداوند کے پاس اپنے راستہ سے آئے گا۔

قائن کی کہانی ظاہر کرتی ہے کہ گناہ کی ضرور سزا ملتی ہے۔ (آیات ۹-۱۲) گناہ ہمیشہ خدا سے علیحدگی کا موجب ہوتا ہے۔ (آیت ۱۶)

یہوداہ کے عام خط میں ہم پہلے کے مسیحیوں کی بابت پڑھتے ہیں۔ جنہوں نے سچے ایمان کا انکار کیا۔ (آیت ۴) اور اپنے خیالات پر بڑے نازاں تھے۔ (آیات ۸-۱۰) ان کو قائن کی راہ اختیار کیئے ہوئے بتایا جاتا ہے۔ قائن اور ہابل کی کہانی کے متعلق چار اور حوالے نئے عہد نامہ میں ملتے ہیں۔ ان کو متی ۲۳: ۳۵۔ عبرانیوں ۱۱:۴ اور ۱۲: ۲۴ اور ۱یوحنا ۳: ۱۲ میں دیکھیں۔ ہم کتاب مقدس کے ان حصوں میں سے ان دو بھائیوں کے متعلق کیا سیکھتے ہیں؟ آیت ۱۴ "جو کوئی مجھے پاتا ہے" "آیت ۱۵" اور جو کوئی قائن کو قتل کرتا ہے۔" آیت ۱۷ "اس کی بیوی" "ایک شہر" یہ تمام لوگ کہاں سے آگئے؟ ابھی تک بائبل نے آدم حوّا قائن اور ہابل کا نام لے کر ذکر کیا ہے۔ شاید ۵:۴ میں اس کا جواب مل جائے۔ آدم کے بہت سے لڑکے اور

لڑکیاں تھیں۔ جن کا فرداً فرداً ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ آدم کے ان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیئے یہ ضروری ہوا ہوگا کہ وہ آپس میں شادیاں کرتے اس طریقہ سے قائن کے دور بھگائے جانے کے وقت تک آدم کے بدیوں کی تعداد چند سو تک پہنچ چکی ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور بھی ممکن تشریح ہے جس کی چند ایک مسیحی تقلید کرتے ہیں Modern Discovery and The Bible by Rendle Shot

پیدائش کا پہلا باب ان جانوروں کے متعلق جو کہ آدم سے پہلے بنائے گئے بہت کم بتاتا ہے یہ ممکن ہے کہ ان میں آدمی کے مشابہ جاندار بھی تھے لیکن وہ خدا کی صورت پر روحانی ہستیاں نہ تھے۔ شاید یہ پرانے پتھر کے زمانے کے لوگوں کی بابت ہے۔ جن کے آثار قدیمہ اشیا کے علم کے ماہرین نے معلوم کئے ہیں۔ بائبل کی روشنی میں "خداوند کی صورت پر" آدمی نہ تھے۔ اس وقت زمین پر اس نوع کے بہت سے لوگ ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جن کا حوالہ ہماری کہانی میں دیا گیا ہے۔ جو باب ۶ کی ۱ و ۲ و ۴ آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ (دیکھیں سبق نمبر ۵)

سبق ۱۔ وہ دو نو لڑکے :۔ اس افسوسناک واقعہ کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا جس کے متعلق ہم نے گذشتہ ہفتہ سُنا۔ خداوند نے آدم اور حوا کو ایک ننھا بچہ عطا کیا۔ انہوں نے اس کا نام قائن رکھا۔ پھر انہیں ایک اور بچہ عطا ہوا جس کا نام انہوں نے ہابل رکھا۔ جیسے یہ دونوں بچے بڑھتے گئے تو انہوں نے معلوم کیا کہ ایک تو بھیڑوں کی رکھوالی کی طرف مائل تھا۔ اور دوسرا کھیتی باڑی کی طرف زیادہ راغب تھا پس ہابل چرواہا بنا۔ اور قائن کسان۔ ابھی وہ دونو بچہ ہی تھے کہ انہوں نے اپنے باپ

کو خداوند کی پرستش اس طریقہ سے کرتے دیکھا تھا۔ جو کہ بہت پہلے خدا نے اُن کو دکھایا تھا۔

۲ خدا کا طریقہ:۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ جب خداوند نے آدم اور حوّا کو باغ سے باہر نکال دیا تو اس نے انہیں پہننے کے لئے کیا دیا؟ (جواب دیا جائے) ہاں یہ درست ہے۔ کھالوں کے لباس۔ یہ کھالیں جانوروں کی تھیں۔ پس جانوروں کے ساتھ کیا ہوتا تھا؟ ضروری تھا کہ بچارے ذبح کئے جاتے۔ ان کو اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونا پڑتا۔ آدمؔ اور حوّاؔ کو چمڑے کا لباس پہننے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اور وہ باغ سے کیوں باہر نکال دیئے گئے؟ ہاں یہ گناہ ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ جانوروں کو مرنا پڑا اس کے بعد تمام عہدنامہ میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ جب بنی نوع انسان خدا کی عبادت کرنا چاہتے تو وہ ایک جانور کو ذبح کرتے اور اپنے گناہ کے پچھتاوے کو ظاہر کرنے کے لئے اسے خداوند کے حضور گزرانتے تھے۔ تب خدا ان کے گناہ معاف کرتا۔ وہ اس کی پرستش کرنے کے قابل ہو جاتے۔ اور یہی ایک خاص چیز کی عجیب تصویر ہے۔ جو کہ صدہا سالوں کے بعد واقع ہونے والی تھی۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ اس لمبے عرصہ کے بعد کون زمین پر آیا؟ (شاید کسی کو بھی اس کے جواب کا پتہ نہ ہو۔) خدا نے خداوند یسوع مسیح کو بھیجا وہ ہمارے گناہوں کے سبب مؤا۔ اور بعد ازاں جانوروں کے ذبح کرنے کی چنداں ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ اس نے تمام دنیا کا گناہ اٹھالیا۔ اور اب اگر کوئی اس پر ایمان لاتا ہے۔ خدا اس کے گناہ معاف کر سکتا ہے۔ لیکن ہم اس کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ جب آدم اپنے چھوٹے بچوں کو خدا کا راستہ بتاتا تھا۔ تو وہ ان کو ایک ایسی چیز

کرنے کو سکھا رہا تھا جس کی ایک دن خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ کامل تکمیل ہونی تھی

۳۔ ایک اِختلاف

اگرچہ قائن اور ہابل ایک ہی بات کو سنتے اور دیکھتے تھے۔ لیکن ان دونوں نے مختلف کام کئے۔ ہابل اپنے آپ سے کہتا کہ "یہی ہے جو کہ خدا نے فرمایا تھا۔ اس لئے یہی درست ہے۔ اور جب میں بڑا ہو جاؤں گا۔ تو میں اس کو اسی طریقہ سے کروں گا" لیکن قائن اپنے آپ سے کہتا کہ "یہ حماقت ہے ہم کیوں بچارے جانوروں کی جانیں لیں؟ کیوں نہ گندم اور نیشکر خداوند کے حضور گزرانا جائے۔ کیونکہ یہ بھی تو اتنا ہی اچھا ہے جب میں بڑا ہو جاؤں گا تو یوں کروں گا"۔ اب ان دو لڑکوں میں ایک اختلاف تھا ایک خدا پر ایمان رکھتا تھا اور دوسرا اس سے منکر تھا۔ آج بھی لڑکے اور لڑکیوں میں اختلاف ہے۔ ایک لڑکے سے دوسرا مختلف اور ایک لڑکی سے دوسری فرق ہے شاید آپ میں سے بعضوں نے اپنے دلوں میں خداوند یسوع مسیح کو قبول کر لیا ہوگا۔ اور شاید بعضوں نے نہ بھی کیا ہو۔ ہم اب اس کہانی سے سیکھتے ہیں کہ یہ کہنا کہ جب میں بڑا ہو جاؤں گا۔ تو اس کو اس طریقہ سے نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے طریقہ سے کروں گا کس قدر ہولناک بات ہے! یا اس وقت نہیں اور میں بڑا ہونے پر ایسا کروں گا۔ نہیں نہیں گناہ ہمیں ہرگز موقع نہیں دیتا۔ کیونکہ آدم اور حوا نے گناہ کیا اور ہم سب گناہ گار ہیں۔ اور گناہ بڑھتا ہے۔ اور جوں جوں ہم قدو قامت اور عمر میں بڑھتے ہیں۔ یہ بھی ہم میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہی قائن کے ساتھ ہوا۔

۴۔ گناہ کے نتائج:۔ ایک دن جوانی کے عالم میں قائن اور ہابل نے خداوند کو

اپنی اپنی طرف سے کچھ ہدیہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ قائن ایک کسان ہونے کی حیثیت سے کچھ گیہوں آٹا بنشکر اور مختلف پھل لے گیا ۔ اور جو قربان گاہ اس نے تیار کی ہوئی تھی اس پر رکھ دیا۔ ہابل نے اپنے باپ کے کہے کو یاد کیا۔ اور اپنی بھیڑ بکریوں کے بہترین پلوٹھے لئے ، ان کو ذبح کیا۔ اور ان کو قربان گاہ پر پیش کیا بیشک خدا نے ہابل کے ہدیے کو منظور کیا۔ کیونکہ یہ اس کے طریقے پر کیا گیا تھا۔ لیکن خدا قائن کا ہدیہ قبول نہ کر سکا۔ کیونکہ یہ قائن نے اپنے طریقے سے پیش کیا تھا۔ نہ کہ خدا کے طریقے سے ۔ قائن بہت غضبناک ہؤا اور اُس کا مُنہ بگڑا۔ اور کھیتوں میں ہابل کے پاس گیا ۔ اس کے ساتھ بے مروتی سے پیش آیا۔ اور کہا "خدا نے تمہارا ہدیہ کیوں منظور کیا ہے ، اور میرا کیوں نہیں؟ یہ طرف داری ہے۔ کیونکہ میرا ہدیہ بھی اتنا ہی اچھا تھا جتنا کہ تمہارا۔" لیکن اس کا ہابل نے جواب نہ دیا۔ اور اسی وقت قائن نے ہابل پر وار کیا۔ اور اس نے اس کو اس سختی سے مارا کہ وہ نیچے گر کر مر گیا۔

جی ہاں۔ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا۔ یہی ہے جو کہ گناہ کراتا ہے شروع شروع میں ہم بہت بُرے نہیں ہوتے۔ لیکن آخر کار ہم بہت ہولناک چیزیں کر بیٹھتے ہیں جن کے لئے بعد میں ہمیں ہمیشہ کے لئے پشیمان ہونا پڑتا ہے۔ خدا نے قائن سے کہا۔ اس نے پوچھا "تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟" کیا آپ کو معلوم ہے کہ قائن نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا "مجھے معلوم نہیں کیا مجھے لازم ہے۔ کہ اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟" تب خدا نے فرمایا "بہت اچھا اب سے تو ایک فارغ البال کسان نہ رہے گا۔ اور خانہ بدوش کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ آوارہ پھرتا رہے گا۔" کس قدر ہولناک

تھی یہ سزا! قائن نے کہا جب میں بے خانماں پھر رہا ہوں گا۔ تو لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں نے کیا کیا ہے۔ اور وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ پس خدا نے قائن پر ایک نشان ثبت کیا تاکہ لوگ وہ نشان پا کر اسے نہ ماریں لیکن اس کو اپنی بقیہ زندگی اس یاد میں گذارنی پڑی کہ وہ ایک قاتل ہے۔ یہ چیز کس قدر ہولناک ہے اور یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ اس نے خدا کی راہ پر چلنے سے انکار کیا۔ وہ خدا کی راہ پر نہ چلا تھا۔

بڑے طلبا کے لئے

آپ بڑے طلبا سے لفظ قربانی کے معنوں پر اچھی طرح بحث کر سکیں گے اور گذشتہ ہفتہ کے سبق کے پیرا نمبر ۳، ۴ کو ساتھ رکھیں۔

سبق کی عملی صورت

قاتل ہونے کے برابر بھی کوئی بری چیز ہو سکتی ہے؟ (دیکھیں ۱ یوحنا ۳:۱۵ اور آیت کا پہلا حصہ لکھ لیں۔)

۔جو کوئی اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہے وہ خونی ہے۔
اور تم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود
نہیں رہتی۔

سبق نمبر ۵

طوفانِ نوحؑ

پیدائش ۶، ۷ ابواب

حفظ کرنے کی آیت زبور ۳۴: ۱۵

مقصد

یہ ظاہر کرنا کہ خدا بدی اور نیکی دونوں کو دیکھتا اور گناہوں کی سزا ضرور دیتا ہے۔

ہدایات برائے استاد

آدمؑ سے نوحؑ تک غور کریں کہ ہر انسان کے لئے خدا کا کلام کیا کہتا ہے "تب وہ مرا" (باب ۵ آیات ۵، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۲۰، ۲۷، ۳۱؛ ماسوائے حنوکؑ کے (آیات ۲۲، ۲۴) یہوداہ ۱۴ اور عبرانیوں ۱۱: ۵) میں بھی ہم اس کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ ان تمام آیات سے ہم اس کے متعلق کیا سیکھتے ہیں؟

(۱) سچائی کا منادؑ۔ جس طرح حنوکؑ "خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا" (۵: ۲۲، ۲۴) اسی طرح نوحؑ بھی تھا۔ (۶: ۹) وہ تمام بدکرداری اور برائی کے درمیان ایک راستباز آدمی نظر آتا ہے۔ (حزقی ایل ۱۴: ۱۴، ۲۰ دیکھئے) جہاں روح القدس اسے

اعلیٰ راستباز کے نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۱: ۷ اور ۲ پطرس ۲: ۵) پطرس بتاتا ہے۔ کہ اس نے سچائی کی منادی کی۔ سو ہمیں ایسے لوگوں کی تصویر ملتی ہے۔ جنہیں وہ ۱۲۰ سال تک تنبیہ کرتا رہا۔ (پیدائش ۶: ۳)

(۲) انسان کی گناہ آلودہ حالت:۔ سب سے پہلے ہم انسان کی بیٹیوں اور خدا کے بیٹوں میں باہم شادی کرنے کا ذکر پڑھتے ہیں۔ (آیات ۱، ۲) (۲: ۵ انسان کے خیالات و تصورات میں بدی کی زیادتی ۱، ۲ اور ۴ مختلف آیات ہیں سب سے عام تفسیر یہ ہے کہ "خدا کے بیٹے" سیت کی خدا شناس نسل میں سے تھے۔ اور انسان کے بیٹوں سے مراد قائن کی نسل ہے۔ جو خدا سے دور ہو گئی تھی (شاید یہ ایسی نسلیں تھیں جن کا سبق نمبر ۳ کے اشاروں میں ذکر ہے۔) لیکن بعض مسیحیوں کا خیال ہے کہ "خدا کے بیٹوں" سے مراد گرے ہوئے فرشتے ہیں۔ بہر حال ان گناہوں کا نتیجہ "نسل انسانی کی مکمل تباہی تھا"

(۳) طوفان:۔ اہل بابل اور دوسرے قدیم لوگ یہ جانتے تھے کہ دنیا کی تواریخ میں ایک طوفان عظیم آیا تھا اور ان کی کئی پہلوؤں سے بیان کردہ حکایات ہمارے پاس اب تک محفوظ ہیں۔ کہ اس وقت کیا ہوا تھا۔ کتاب مقدس میں بیان کردہ اس کہانی کا سب سے بڑا ثبوت ۱۹۲۹ میں ملا۔ جب کہ آثار قدیمہ کے ماہرین کو اُور جو (دریائے فرات کے منہ پر عراق میں واقع ہے) کے کھنڈرات کی گہری کھدائی کرتے وقت تقریباً ۸ "موٹی دلدلی زمین کی تہ ملی۔ جس کے نیچے صدیوں کی تہذیب دبی ہوئی تھی۔ یہ ایک بڑے طوفان کا جو تین ہزار برس ق۔م۔ واقع ہوا۔ ثبوت ہے۔

غور کریں کہ بائبل طوفان کی تباہ کاریوں کو کس طرح بیان کرتی ہے۔ باب ۷ آیات ۳ا۱۳ ۱۷ ا د یاب ۷، ۲۱ ـــــ ۲۳ یہ گناہ کے خلاف خدا کا غضب تھا۔

سبق

احنوکؔ :- قائنؔ اور ہابلؔ کے بعد آدمؔ اور حواؔ کے بہت سے بچے پیدا ہوئے اور پھر اپنے وقت پر اُن کی اولاد ہوئی۔ اس طرح آدمؔ اور حواؔ کی موت کے وقت تک اس کے بہت سے پوتے پوتیاں تھیں۔ آدم کی عمر بہت لمبی یعنی ۹۳۰ برس کی تھی۔ اس کی اولاد نے شہر تعمیر کئے اور کئی گاؤں بسائے۔ انہوں نے کھیتوں میں کاشت کی۔ اور مویشی پالے۔ لیکن ان میں سے بہت سے خداوند کو بھول گئے۔ اور آدمؔ اور حواؔ کی مانند خدا کی پرستش نہ کی۔ لیکن وہاں ایک آدمی تھا جو خدا کو دل سے پیار کرتا اور ہر روز اس سے ہم کلام ہوتا تھا۔ اس آدمی کا نام حنوکؔ تھا۔ خدا نے آسمان پر سے نیچے نظر کی اور حنوکؔ اور اس کے طور طریق کو دیکھا۔ اور بہت خوش ہوا۔ کہ کوئی تو اُسے یاد کرتا ہے لیکن خدا نے دوسرے لوگوں میں بدی بھی دیکھی کہ کس طرح دوسرے آدمی اُسے بھول رہے ہیں۔ خداوند کو کبھی نہ بھُولیں! خدا ہر پوشیدہ چیز کو دیکھ سکتا ہے ہمارا دل میں یہ سوچنا بے فائدہ ہے۔ کہ اگر میں تھوڑا سا گڑ لے لوں تو کوئی نہیں دیکھے گا۔ اگر ہمیں کوئی بھی نظر نہ آئے۔ تو بھی خدا ہر جگہ موجود ہے۔ اور وہ ہر کام کو دیکھتا ہے۔ بلکہ وہ ہمارے دل کے اندرونی خیالات کو بھی جان سکتا ہے۔ تمام بُرے خیال اسے معلوم ہیں پھر ایک دن حنوکؔ کے بچے اس کی تلاش میں نکلے لیکن وہ انُہیں نہ ملا۔ انہوں نے کھیتوں میں اسے تلاش کیا۔ لیکن وہ وہاں بھی نہ تھا۔ وہ اسے کہیں بھی پا نہ سکے

کیونکہ خدا اُسے سیدھا آسمان پر اٹھا لے گیا تھا۔ یہ صرف اس وجہ سے ہُوا۔ کہ وہ خداوند کے ساتھ ساتھ چلتا اور اسے پیار کرتا تھا۔

۲ نوُح حنوک کی مانند ایک اور بھی شخص تھا۔ جو خدا کو پیار کرتا اور اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس کا نام نوح تھا۔ جب خُدا نے آسمان سے زمین کے سب باشندوں پر نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ دن بدن گناہ میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ اور اپنی عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بالکل بھول چکے ہیں۔ درحقیقت وہ بدی میں اس قدر بڑھ چکے تھے کہ خداوند نے ان کے بارے میں کہا "ان کے خیالات فقط بدی سے پُر ہیں" یہ بات کتنی خوفناک ہے۔ کہ خداوند ان کے اندرونی خیالات سے بھی واقف تھا۔ فقط ایک شخص نوح تھا۔ جو راستباز اور دین دار تھا۔ وہ ہر روز خداوند کی پرستش کرتا۔ جب کہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ نوح انہیں بتایا کرتا تھا کہ وہ کتنے گناہ گار ہیں۔ اور انہیں اپنے گناہوں کے لئے کتنا پشیمان ہونا چاہیئے تاکہ خدا سے معافی کے طالب گار ہوں لیکن وہ اس کی ہنسی اڑاتے اور اس کی باتوں کی کچھ پروا نہ کرتے تھے۔ خدا نے نوح پر بھی نظر کی اور دیکھا کہ اس کے دل کے خیالات نیک و پاک ہیں۔ آج کے دن بھی ویسے ہی خداوند ہمارے دل کے اندرونی نیک و بد خیالات کو جان سکتا ہے۔

۳۔ خدا کا غضب:۔ انسان کے تمام گناہ خدا کی برداشت سے باہر ہو گئے کیوں کہ خدا پاک اور صادق ہے۔ اس لئے اسے ان کے گناہوں کی سزا دینی پڑی۔ خدا گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے۔ جس طرح دو ہفتے گذرے ہم نے دیکھا تھا۔ خدا اتنا پاک ہے کہ وہ گناہ کو ہرگز دیکھ نہیں سکتا پس اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور ان گناہگا

انسانوں کو بالکل نیست و نابود کر دے گا۔ اور زمین سے ان کا نام و نشان مٹا دے گا۔ ان گناہگار آدمیوں کو ہلاک کرنے کا بہترین طریقہ جو خدا نے چنا وہ ایک طوفانِ عظیم تھا۔ لیکن خدا یہ بھی تو چاہتا تھا کہ زمین پر کسی جاندار چیز کا نام و نشان باقی نہ رہے سو اس نے نوحؑ کو جو درحقیقت خدا کو پیار کرنے والا تھا۔ کہا "ایک بہت بڑی کشتی بنا۔ اور جب وہ تیار ہو جائے۔ تو تُو اور تیرا خاندان اس میں جائیں اور اس طوفان سے بچ جائیں۔ جو کہ میں جلد ہی بھیجنے والا ہوں۔ تاکہ ہر آدمی کو غرقاب کر کے انہیں ان کے گناہوں کی پوری پوری سزا دوں۔"

اس طرح نوحؑ نے خدا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کشتی کو بنانا شروع کر دیا

۴۔ کشتی کا بنانا:۔ خدا نے نوح کو کشتی کی پوری پوری پیمائش بتائی تھی یہ ایک بہت بڑی کشتی تھی۔ (یہاں اس کی لمبائی و چوڑائی بتائی جا سکتی ہے۔ (ہدایات دیکھیے)

اس کشتی کے بنانے میں نوح کو ایک عرصۂ دراز لگا۔ شاید ۱۲۰ برس! اس تمام عرصہ میں خدا ان گناہگار انسانوں کو موقعوں پر موقع دیتا رہا۔ لیکن انہوں نے کوئی پروانہ کی۔ وہ پہلے کی طرح ہی اپنے بُرے کاموں میں مشغول رہے۔ نوحؑ نے بھی اس بڑے طوفان کے بارے میں اور اس بڑی کشتی کے متعلق (جسے خدا نے بنانے کا حکم دیا تھا) لوگوں کو بتایا۔ جو کہ بچنے کے لئے ایک محفوظ جگہ تھی۔ لیکن لوگوں نے اس کا ٹھٹھا اڑاتے ہوئے اس کی بابت ایک دوسرے سے کہا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ لیکن نوحؑ اور اُس کے تینوں بیٹے نہایت تن دہی سے اپنے کام میں مگن رہے۔ انہوں نے چھت میں ایک کھڑکی بنائی اور ایک دروازہ بھی جو نہایت مضبوطی

سے بند کیا جا سکتا تھا۔

کشتی کے باہر چاروں طرف انہوں نے رال لگا دی تاکہ پانی اندر داخل نہ ہو سکے۔ آخر کار کشتی بن کر تیار ہو گئی۔ تب خداوند نے کہا۔ "تو تیری بیوی اور تیرا خاندان کشتی میں داخل ہوں۔ اور اپنے ساتھ ہر جاندار کے دو دو جوڑے بھی لے جاؤ۔ تاکہ طوفان کے بعد زمین پر ان کی نسل باقی رہے۔ میں ایک اور ہفتہ انتظار کرنے کے بعد طوفان بھیجوں گا۔" سو نوحؑ نے تمام جانوروں کیڑے مکوڑوں اور ہر ایک پرندے کے دو دو جوڑے اپنے ساتھ لے لئے۔ کشتی میں دو گائیں۔ دو گھوڑے۔ دو کوے۔ دو شیر۔ دو خرگوش الغرض ہر جاندار کے دو دو جوڑے تھے۔ وہ بارش کے شروع ہو جانے کے انتظار میں تھے۔ جب نوحؑ اور اس کا خاندان بمعہ تمام جانداروں کے کشتی میں داخل ہو گئے اور بارش کے کوئی آثار نہ تھے۔ تو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے "بچارے نوح کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔"

۵ طوفان :۔ ہفتہ کے ختم ہو جانے پر خدا نے کشتی کے دروازے کو بند کر دیا۔ اور تب بارش ہونا شروع ہو گئی۔ تمام رات بارش ہوتی رہی جو دوسرے دن بھی جاری رہی۔ اب تو لوگ کچھ فکر مند ہوئے۔ نہ فقط پانی آسمان ہی سے برس رہا تھا بلکہ زمین کے نیچے سے بھی پانی آ رہا تھا۔ آہستہ آہستہ مکانوں میں پانی داخل ہو گیا۔ اور گلی کوچے اور کھیت پانی سے بھر گئے! ـــــــ پانی اب بھی آہستہ آہستہ اور بھی چڑھتا جاتا تھا۔ دوسرے دن تو لوگوں کا ڈر کے مارے بُرا حال ہو گیا۔ انہوں نے چیخنا چلانا درختوں اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن پانی اب

بھی بڑھتا ہی گیا۔ گھروں کا سامان۔ درخت جانوروں اور آدمیوں کی لاشیں ہر طرف تیرتی نظر آنے لگیں پانی لمحہ بہ لمحہ اونچا ہی اونچا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ چیختا چلاتا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خود بخود بند ہو گیا۔ اب نہ ہی کوئی مکان نظر آتا تھا۔ نہ ہی کوئی درخت پہاڑوں کی چوٹیاں بھی پانی میں ڈوب چکی تھیں۔ پانی کے اس دہشتناک سمندر پر نوحؑ کی کشتی کے بغیر اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ جس کے اندر نوحؑ اس کا خاندان اور تمام جانور محفوظ تھے۔ بارش متواتر چالیس دن اور چالیس راتیں برسنے کے بعد رُکی۔

اگلے ہفتہ ہم پڑھیں گے کہ بارش کے تھم جانے کے بعد کیا ہوا۔

سبق کی عملی صورت

بچوں سے ذیل کی اشکال کھچوائیے۔

وہ لوگ جو کشتی میں داخل ہوئے۔

نوحؑ

نوحؑ کی بیوی

نوحؑ کے تین بیٹے

نوحؑ کی تین بہوئیں

بڑے طلبا کے لئے

۱ حنوک اور نوحؑ کے "خدا کے ساتھ ساتھ چلنے کے" کیا معنی ہیں؟ کیا آج بھی یہ ممکن ہے کہ ہم خدا کے ساتھ چل سکیں؟

۲ خدا ہمیشہ گناہ کی سزا کیوں دیتا ہے؟ وہ کیوں ایسے نہیں کہتا" کوئی مضائقہ نہیں۔ اسے جانے دو" سوال کا جواب خدا کی پاکیزگی اور بزرگی کو جاننے سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس پر غور کریں۔ اور سمجھ کے لئے خدا سے مدد چاہیں۔

۳ بڑے طلبا کو مشرقی عراق میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے بارے میں کچھ بتائیں جو کہ طوفان کے واقع ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔

سبق نمبر ۶

نوحؑ کی کشتی

پیدائش ۶، ۷ ابواب

حفظ کرنے کی آیت یوحنا ۱۰: ۹ بقیہ

"اگر کوئی مجھ سے داخل ہو۔ تو نجات پائے گا۔ اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا۔"

مقصد

نوح کی کشتی کی کہانی سے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ خداوند مسیح کے وسیلے خدا نے انسان کے لئے گناہ کی سزا سے نجات پانے کا بندوبست کیا ہے۔

ہدایات برائے استاد

نوحؑ کا طوفان کتنی دیر رہا؟

یہاں ایک نقشہ دیا گیا ہے۔ اس کی مدد سے استاد اور بچے آسانی سے سمجھ جائیں گے کہ نوحؑ کا طوفان کتنی دیر رہا۔

۱۲۰ سال تک نوحؑ توبہ کی منادی کرتا رہا۔ اور کشتی بناتا رہا۔

۷ دن تک نوح اس کا خاندان اور تمام جانور کشتی میں رہے۔ ابھی کوئی بدشگن

نہ ہوئی تھی۔

نوح کی عمر	مہینہ	دن	واقعات
۶۰۰ برس	۱		
	۲	۱۷	بارش برسنا اور زمین سے پانی کے سوتے پھوٹ نکلنا
	۳	۲۷	بارش بند ہوگئی لیکن ابھی تمام روئے زمین پر پانی ٹھہرا ہوا تھا
	۴		
	۵		
	۶		
	۷	۱۷	کشتی کا ٹک جانا
	۸		
	۹		
	۱۰	۱	پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں
	۱۱	۱۰/۱۷/۲۴	نوح ایک کوے اور کبوتری کو اڑاتا ہے
	۱۲		
۶۰۱ برس	۱	۱	نوح چھت ہٹا دیتا ہے۔ اب زمین پر پانی نہ رہا
	۲	۲۷	زمین خشک ہوگئی نوح کشتی سے باہر نکل آتا ہے

کشتی۔ ایک ہاتھ ڈیڑھ فٹ کے برابر ہے۔ اس پیمانے کی مدد سے ہم کشتی کی لمبائی چوڑائی فٹوں میں معلوم کر سکتے ہیں۔ یعنی کشتی کی لمبائی۔ چوڑائی اور اونچائی ۴۵ فٹ ۷۵ فٹ اور ۴۵ فٹ تھی۔ یا یوں کہیں کہ وہ ۱۵ گز لمبی ۲۵ گز چوڑی اور ۱۵ گز اونچی تھی۔ استاد کو کوئی خاص لمبائی سوچ رکھنی چاہیئے۔ جس کی مدد سے وہ بچوں کو کشتی کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کا تصور دلا سکے۔ مثلاً استاد بچوں کو بتا سکتا ہے۔ کہ کشتی سنڈے سکول کے دروازے سے لے کر حلوائی کی دکان تک

لمبی تھی۔ یا وہ کرکٹ گراؤنڈ کی چوڑائی سے کچھ چوڑی تھی۔ یا گرجے گھر کی چوٹی سے کچھ اونچی تھی۔

اس کے علاوہ ہمیں صرف کھڑکی کا پیمانہ ہی دیا گیا ہے۔ وہ ڈیڑھ فٹ اونچی تھی۔ شاید یہ کھڑکی کشتی کے چاروں طرف اوپر کے حصے میں کھلتی تھی۔

نوح کی کشتی نجات کی تصویر ہے۔ خداوند مسیح ہمارے لئے مُوا اور وہ پھر موت پر غالب آکر جی اٹھا۔ جب کوئی شخص خداوند مسیح پر ایمان لاتا اور اس کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتا ہے۔ تو خدا باپ اس کو مسیح میں مر کر نئی زندگی حاصل کیا ہوا شخص مانتا ہے۔ ۱۔ پطرس ۳: ۲۰، ۲۱ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ہم اس نجات کی تصویر نوح کے خاندان کی زندگی میں پاتے ہیں۔ نوح کا خاندان کشتی میں چلا گیا۔ جب کہ ہلاک کرنے والا پانی چاروں طرف پھیلا ہُوا تھا۔ اور پھر وہ خاندان زندہ وسلامت باہر نکل آیا۔ (اس کہانی سے ہم یہ بھی سیکھتے ہیں۔ کہ ایک مسیحی کی زندگی بھی نوح کی کشتی کی نجات کی مانند ہے۔ لیکن ہم اس مضمون پر یہاں بحث نہیں کر رہے) اس کہانی سے نجات کے متعلق کئی اور باتیں بھی دکھائی جا سکتی ہیں۔ استاد اور بچے ان کے متعلق سوچیں۔

خدا نے گناہ کی وجہ سے جو سزا مل سکتی ہے۔ انسان کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ (اعمال ۱۷: ۳۱، عبرانیوں ۹: ۲۷، مکاشفہ ۲۰: ۱۱ - ۱۵) لیکن خدا نے اس سزا سے بچنے کا طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ (یوحنا ۳: ۱۶، یوحنا ۵: ۲۴، اعمال ۱۶: ۳۱) اور طریقہ صرف ایک ہی ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۶، اعمال ۴: ۱۲، ۱۔ تیمتھیس ۲: ۵)

خدا نے انسان کو چننے کا اختیار دے دیا ہے۔ پڑھیئے متی ۲۴: ۳۷ - ۴۴
اور لوقا ۱۷: ۲۶ - ۲۷

نوح کے زمانے میں لوگوں نے اس کے آگاہ کرنے کی پرواہ نہ کی اور جیسے وہ زندگی بسر کرتے تھے کرتے رہے۔ پھر فرداً فرداً ان کو سزا ملی۔ خداوند مسیح خود کہتا ہے۔ کہ جب وہ آئے گا۔ تو اسی طرح ہوگا۔ بہت سے لوگ جنہوں نے خدا کی نجات کو قبول نہ کیا۔ اچانک معلوم کریں گے۔ کہ اب ان کے لئے کوئی موقع نہیں رہا۔ طوفان آنے سے پیشتر اگر لوگ کشتی میں جانا چاہتے تو جا سکتے تھے۔ اب اگر ہم بھی چاہیں تو خداوند مسیح کے پاس آ سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ پیدائش ۶: ۱۹ آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے نوح کو کیا حکم دیا۔ یہ حکم شاید طوفان سے ایک سو سال پیشتر دیا گیا تھا۔ پیدائش ۷: ۲ آیت میں خدا نوح کو کچھ زیادہ جانور لینے کا حکم دیتا ہے۔ اور خدا نوح کو سب کچھ زیادہ وضاحت سے بتاتا ہے۔ شاید یہاں قربانی چڑھانے کے لئے جانور لینے کا بھی خیال رکھ لیا گیا ہے (دیکھئے پیدائش ۸: ۲۰) اور پھر خوراک کا بھی خیال رکھ لیا گیا (دیکھئے پیدائش ۹: ۳)

سبق ۔ ۱ خدا کی کشتی

پچھلے ہفتے ہم نے دیکھا کہ نوح اور اس کا خاندان کشتی میں طوفان سے محفوظ تھے۔ کیا اس زمانے میں ہم سب خدا کی کشتی میں محفوظ ہیں؟ ہمیں کشتی کی ضرورت ہے یہ لکڑی کی کشتی تو نہیں ہے۔ لیکن اس میں ہمیں اس سزا سے جو خدا تمام گناہ گاروں کو دے گا۔ محفوظ رہنا چاہیئے۔ ہمیں پناہ گاہ کی سخت ضرورت ہے۔ نہیں تو ہم بھی

ان لوگوں کی طرح جو طوفان میں رہ گئے۔ خدا سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیئے جائیں گے
خدا چاہتا ہے۔ کہ ہم اس کی کشتی یعنی خداوند مسیح میں داخل ہو جائیں۔ اگر ہم اس کے
پاس آکر اس پر ایمان لائیں۔ تو یہ کشتی میں داخل ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ خداوند مسیح
نے پہلے ہی صلیب پر موت برداشت کر کے ہمارے گناہ کی سزا اپنے اوپر لے لی ہے
اگر ہم اس کے پاس آکر اس کو کہیں کہ ہمیں گناہوں سے بچائیے تو وہ فوراً ہمیں بچائے گا
تب اپنے گناہوں کی سزا پانے کی بجائے ہم ابدالآباد بہشت میں خداوند یسوع کے
ساتھ رہیں گے۔

۲ طوفان تھم جاتا ہے:۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ کتنی دیر زمین پر طوفان رہا؟
(استاد جواب کا انتظار کرے) بچوں کے درست جواب دینے پر استاد کہہ سکتا ہے
"ہاں ٹھیک چالیس دن اور چالیس رات" پھر ایسا ہوا۔ کہ ایک دن ہوا چلنی شروع ہوئی
بارش بند ہو گئی اور زمین کے سوتوں میں سے بھی پانی پھوٹنا بند ہو گیا۔ زمین پر سے پانی
تو کم ہو رہا تھا۔ لیکن کشتی تیرتی ہی رہی۔ ایک دن نوحؑ اور اس کے خاندان نے کشتی
کو عجیب طور سے کسی چیز کے ساتھ ٹکراتے ہوئے محسوس کیا۔ انہوں نے کھڑکی میں سے
باہر دیکھا۔ تو کشتی ایک جگہ ساکن تھی۔ طوفان کے شروع ہونے سے سات ماہ بعد
کشتی ایک جگہ ٹک گئی۔ اس کے بعد نوحؑ ہر روز ادھر ادھر کھڑکی میں سے دیکھا کرتا تھا
کہ معلوم کرے۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے تین ماہ بعد اس کو پہاڑوں کی چوٹیاں
نظر آئیں۔ اب اسے معلوم تھا۔ کہ جلد ہی زمین پر سے پانی سوکھ جائے گا۔ ذرا خیال
کیجئے۔ کہ پورے دس ماہ تک جو کہ ایک کافی لمبا عرصہ تھا۔ نوحؑ کو کشتی میں بند رہنا پڑا

(بتاؤ اس ماہ سے لے کر کس ماہ تک دس مہینے پورے ہوں گے۔) اچھا جب نوحؔ نے پہاڑوں کی چوٹیاں دیکھیں۔ تو پہلی بات اس نے یہ کی۔ کہ اس نے کھڑکی کھول کر ایک کوّے کو اڑایا۔ بتائیے اس نے ایسا کیوں کیا؟ (استاد جواب کا انتظار کرے) جب تک سارا پانی سوکھ نہ گیا۔ کوّا کشتی میں سے اڑ جایا کرتا اور پھر واپس آ جایا کرتا تھا۔

۳۔ نوحؔ ایک کبوتری کو اڑاتا ہے پھر نوحؔ نے ایک کبوتری کو کھڑکی میں سے باہر اُڑایا۔ اور چونکہ اسے پانی کی وجہ سے پاؤں ٹیکنے کو کوئی جگہ نہ ملی۔ اس لئے وہ واپس کشتی میں آ گئی۔ نوحؔ نے ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد پھر کبوتری کو اڑایا اور وہ شام کے وقت ایک زیتون کی شاخ اپنی چونچ میں لئے ہوئے واپس آ گئی اس سے نوحؔ نے یہ نتیجہ نکال لیا۔ کہ اب زمین پر درخت دکھائی دینے لگ گئے ہیں پھر نوحؔ نے ایک ہفتہ اور انتظار کرنے کے بعد کبوتری کو اڑایا۔ اس دفعہ کبوتری واپس نہ آئی اس سے نوحؔ نے معلوم کر لیا۔ کہ زمین پر سے پانی خشک ہو گیا ہے۔ اس نے کشتی کی چھت کا کچھ حصّہ اتار دیا۔ اور دیکھا کہ تمام روئے زمین سے پانی سوکھ گیا ہے لیکن زمین پر کوئی انسان باقی نہ تھا۔

۴ مخلصی ۔ اب خدا نے نوحؔ کو اپنے خاندان اور تمام جانوروں سمیت کشتی میں سے نکل آنے کو کہا اس نے کشتی میں سے نکل کر ایک مذبح بنایا۔ اور اس کے حضور شکر گزاری کی قربانی گزرانی کہ اس نے اس کو طوفان سے بچا لیا۔ خدا نے نوحؔ سے وعدہ کیا۔ کہ اب وہ کبھی بھی زمین پر طوفان نہ بھیجے گا۔ اور خدا نے نوحؔ کو ایک نشان دیا۔ کہ اس نشان کو دیکھ کر تمام لوگ جان جائیں۔ کہ خدا نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ

زمین کو کبھی بھی طوفان سے تباہ نہ کرے گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کیا نشان ہے؟ ہم آج کل بھی اس نشان کو اکثر دیکھتے ہیں۔ ہاں یہ نشان خدا کی کمان یعنی قوس قزح کا نشان ہے۔ خدا نے اپنے وعدے کا جسے وہ کبھی نہ توڑے گا۔ کیسا خوبصورت نشان دیا ہے۔ ہمیں خدا کی کشتی کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ خدا کی کشتی کون ہے؟ وہ خداوند یسوع مسیح ہے

سبق کی عملی صورت

خداوند یسوع کس طرح کشتی کی مانند ہے؟

بڑے طلباء کے لئے

'ہدایات برائے اُستاد' میں 'نجات کی تصویر' کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اسے دیکھئے۔ اس کے متعلق بڑے طلبا سے گفتگو کریں۔ اور دیکھو کہ طوفان سے نوح کی کشتی کے ذریعہ نجات پانے اور آخری عدالت سے خداوند مسیح کے ذریعے نجات پانے میں وہ کس قدر مشابہت رکھنے والی باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔

ان لوگوں کی طرح جو طوفان میں رہ گئے۔ خدا سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیئے جائیں گے خدا چاہتا ہے۔ کہ ہم اس کی کشتی یعنی خداوند مسیح میں داخل ہو جائیں۔ اگر ہم اس کے پاس آکر اس پر ایمان لائیں۔ تو یہ کشتی میں داخل ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ خداوند مسیح نے پہلے ہی صلیب پر موت برداشت کر کے ہمارے گناہ کی سزا اپنے اوپر لے لی ہے اگر ہم اس کے پاس آکر اس کو کہیں کہ ہمیں گناہوں سے بچائے تو وہ فوراً ہمیں بچائے گا تب اپنے گناہوں کی سزا پانے کی بجائے ہم ابدالآباد بہشت میں خداوند یسوع کے ساتھ رہیں گے۔

۲ طوفان تھم جاتا ہے:۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ کتنی دیر زمین پر طوفان رہا؟ (استاد جواب کا انتظار کرے ، بچوں کے درست جواب دینے پر استاد کہہ سکتا ہے "ہاں ٹھیک چالیس دن اور چالیس رات" پھر ایسا ہوا۔ کہ ایک دن ہوا چلنی شروع ہوئی بارش بند ہوگئی اور زمین کے سوتوں میں سے بھی پانی پھوٹنا بند ہو گیا۔ زمین پر سے پانی تو کم ہو رہا تھا۔ لیکن کشتی تیرتی ہی رہی۔ ایک دن نوحؔ اور اس کے خاندان نے کشتی کو عجیب طور سے کسی چیز کے ساتھ ٹکراتے ہوئے محسوس کیا۔ انہوں نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا۔ تو کشتی ایک جگہ ساکن تھی۔ طوفان کے شروع ہونے سے سات ماہ بعد کشتی ایک جگہ ٹک گئی۔ اس کے بعد نوحؔ ہر روز ادھر ادھر کھڑکی میں سے دیکھا کرتا تھا کہ معلوم کرے۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے تین ماہ بعد اس کو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں۔ اب اسے معلوم تھا۔ کہ جلد ہی زمین پر سے پانی سوکھ جائے گا۔ ذرا خیال کیجئے۔ کہ پورے دس ماہ تک جو کہ ایک کافی لمبا عرصہ تھا۔ نوحؔ کو کشتی میں بند رہنا پڑا

(بتاؤ اس ماہ سے لے کر کس ماہ تک دس مہینے پورے ہوں گے۔) اچھا جب نوحؔ نے پہاڑوں کی چوٹیاں دیکھیں۔ تو پہلی بات اس نے یہ کی۔ کہ اس نے کھڑکی کھول کر ایک کوّے کو اڑایا۔ بتلایئے اس نے ایسا کیوں کیا؟ (استاد جواب کا انتظار کرے) جب تک سارا پانی سوکھ نہ گیا۔ کوا کشتی میں سے اڑ جایا کرتا اور پھر واپس آجایا کرتا تھا۔

۳۔ نوحؔ ایک کبوتری کو اڑاتا ہے پھر نوحؔ نے ایک کبوتری کو کھڑکی میں سے باہر اُڑایا۔ اور چونکہ اسے پانی کی وجہ سے پاؤں ٹکنے کو کوئی جگہ نہ ملی۔ اس لئے وہ واپس کشتی میں آگئی۔ نوحؔ نے ایک ہفتہ انتظار کرنے کے بعد پھر کبوتری کو اڑایا اور وہ شام کے وقت ایک زیتون کی شاخ اپنی چونچ میں لئے ہوئے واپس آگئی اس سے نوحؔ نے یہ نتیجہ نکال لیا۔ کہ اب زمین پر درخت دکھائی دینے لگ گئے ہیں پھر نوحؔ نے ایک ہفتہ اور انتظار کرنے کے بعد کبوتری کو اڑایا۔ اس دفعہ کبوتری واپس نہ آئی اس سے نوحؔ نے معلوم کر لیا۔ کہ زمین پر سے پانی خشک ہو گیا ہے۔ اس نے کشتی کی چھت کا کچھ حصّہ اتار دیا۔ اور دیکھا کہ تمام روئے زمین سے پانی سوکھ گیا ہے لیکن زمین پر کوئی انسان باقی نہ تھا۔

۴ مخلصی:۔ اب خدا نے نوحؔ کو اپنے خاندان اور تمام جانوروں سمیت کشتی میں سے نکل آنے کو کہا اس نے کشتی میں سے نکل کر ایک مذبح بنایا۔ اور اس کے حضور شکرگزاری کی قربانی گزرانی کہ اس نے اس کو طوفان سے بچا لیا۔ خدا نے نوحؔ سے وعدہ کیا۔ کہ اب وہ کبھی بھی زمین پر طوفان نہ بھیجے گا۔ اور خدا نے نوحؔ کو ایک نشان دیا۔ کہ اس نشان کو دیکھ کر تمام لوگ جان جائیں۔ کہ خدا نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ

زمین کو کبھی بھی طوفان سے تباہ نہ کرے گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کیا نشان ہے؟ ہم آج کل بھی اس نشان کو اکثر دیکھتے ہیں۔ ہاں یہ نشان خدا کی کمان یعنی قوس و قزح کا نشان ہے۔ خدا نے اپنے وعدے کا جسے وہ کبھی نہ توڑے گا۔ کیسا خوبصورت نشان دیا ہے۔ ہمیں خدا کی کشتی کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ خدا کی کشتی کون ہے؟ وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔

سبق کی عملی صورت

خداوند یسوع کس طرح کشتی کی مانند ہے؟

بڑے طلباء کے لئے

"ہدایات برائے اُستاد" میں، نجات کی تصویر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اسے دیکھئے۔ اس کے متعلق بڑے طلبا سے گفتگو کریں۔ اور دیکھو کہ طوفان سے نوح کی کشتی کے ذریعہ نجات پانے اور آخری عدالت سے خداوند مسیح کے ذریعے نجات پانے میں وہ کس قدر مشابہت رکھنے والی باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔

سبق نمبر ۷

بابل کا برج

پیدائش ۱۱ باب

حفظ کرنے کی آیت۔ یعقوب ۴: ۶ لقیہ

خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے۔ مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔

مقصد

اس سبق کا مقصد بابل کے برج کی کہانی کے ذریعے غرور کا اصلی مفہوم سمجھانا اور اس کے نتائج دکھانا اور اس کا فروتنی سے مقابلہ کرنا ہے۔

ہدایات برائے اُستاد

'بابل' ایک عبرانی لفظ ہے۔ جس کے معنے 'خدا کا دروازہ' یا 'گڑبڑی' ہیں۔ غالباً اس ملک کے اصلی باشندے اس لفظ کے پہلے ہی معنی لیا کرتے تھے۔ مگر اس کہانی میں بیان کردہ حالات واقع ہو چکنے کے بعد اس لفظ کا دوسرا مطلب لیا جاتا تھا۔

پیدائش ۱۰: ۸-۱۰ آیت تک پڑھیں۔ ان آیات میں ہم اس شخص کا بیان پڑھتے ہیں جس کی سلطنت میں پہلے پہل بابل کا شہر تھا۔ پرانے شہروں کی کھدائی

کے محکمہ نے کھودتے وقت جنوبی عراق میں بابل کی تاریخ کا بہت کچھ پتہ لگایا ہے۔ دسویں آیت میں اس سے بھی پرانے شہروں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بابل شہر کے فن تعمیر کے متعلق ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ وہاں سورج میں سکھائی ہوئی اینٹوں یا سیمنٹ کی طرح کے مصالحے سے مندر بنائے جاتے تھے۔ جن کے برج بڑے بڑے اونچے ہوتے تھے۔ ان مندروں (Ziggurats) کو مرمت کرنے کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اور ایک تباہ شدہ مندر کی کرسی (زمینی حصے) کا پتہ بھی چلا ہے۔ یقیناً جس برج کا ذکر پیدائش گیارہ باب میں آتا ہے۔ یہ اسی قسم کے برجوں میں سے ایک برج ہونے کو تھا۔ اور وہ ایک نئے بڑے شہر کا برج ہونا تھا۔

نمرود جو غالباً دو ہزار چھ سو برس قبل از مسیح کے زمانے کا ایک زبردست بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہ روئے زمین پر ایک سورما ہوا ہے۔ (پیدائش ۱۰: ۹) اس شہر کے بعد کے واقعات کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ پیدائش گیارہ باب کی دوسری اور تیسری آیات کے درمیان کتنے لمبے عرصے کا وقفہ ہے۔ یہاں ہم ایسے لوگوں کا حال پڑھتے ہیں۔ جو خدا کو بالکل بھول گئے تھے۔ اور انہوں نے کہا: "ہم یہاں اپنا نام کریں" سو خدا نے ان کے درمیان آکر ان کو پراگندہ کر دیا۔

دوسری تواریخ کے ۲۶ باب میں بادشاہ عزّیاہ کی کہانی پڑھیں اس کی کہانی بھی بابل کی کہانی کی طرح ہے "اس کی مدد ایسی عجیب طرح سے ہوئی کہ وہ زور آور ہو گیا۔ لیکن جب وہ زور آور ہو گیا۔ تو اس کے دل میں غرور آیا۔ جو اس کی تباہی کا

باعث ہوا۔

غرور جس کی وجہ سے شیطان بھی گرا۔ (تیسرے سبق کے نوٹ کا مطالعہ کریں اب بھی یہ انسان کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ خداوند مسیح کی تعلیم اور زندگی کی مثالیں اس کے برعکس فروتنی پر زور دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل حوالے دیکھئے۔ فلپیوں ۲: ۵ - ۸) متی ۵: ۳ - ۵ و ۱۸: ۱ - ۴) لوقا ۱۴: ۱۱) ۱ پطرس ۲: ۲۱ - ۲۳

نوٹ۔ I بائبل میں ہم اس بارے میں کچھ نہیں پڑھتے۔ کہ خدا کو ان کی زبانوں میں اختلاف پیدا کرنے میں کتنی دیر لگی۔ اور نہ ہی بائبل میں ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کی زبانوں میں اختلاف پیدا کر کے ہی ان کو تتر بتر کر دیا۔ ہاں خدا یہ ضرور کر سکتا تھا کہ لوگ فوراً مختلف زبانیں بولنے لگ پڑتے۔ اور شاید خدا نے ایسا ہی کیا۔ سو استاد بچوں کو یہ کہانی اسی طرح بتا سکتا ہے۔ پیدائش گیارہ باب آٹھ میں بھی ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے اُن کو پراگندہ کر دیا۔ یہاں ہم یہ نہیں پڑھتے۔ کہ کس ذریعہ سے خدا نے ان کو پراگندہ کیا۔ سو ہو سکتا ہے کہ اسی طرح مختلف زبانیں شروع ہو گئیں۔ مختلف زبانوں کے مطالعہ سے ہم یہ نتائج نکالتے ہیں (۱) بنی نوع انسان کی اکثر زبانوں کا منبع ایک ہی ہے۔ (۲) جب بنی نوع انسان کے مختلف گروہ مختلف جگہوں میں رہتے ہیں۔ تو ان کی زبانوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

نوٹ II شاید دس باب پچیس آیت میں زمین کے بٹنے کا بیان گیارہ باب میں لوگوں کے پراگندہ ہونے کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسی طرح ہم

اس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ۱۰: ۱۳ آیت میں کیوں مختلف زبانوں کا ذکر آیا ہے۔

سبق

۱۔ غرور کیا ہے؟ کسی کو یاد ہے۔ کہ شیطان کو کیوں بہشت سے نکال دیا گیا؟ (جواب کا انتظار کریں) درست جواب ملنے پر استاد کہے کہ ہاں یہ ٹھیک ہے شیطان کا خیال تھا کہ وہ بھی خدا کی مانند ہے۔ پھر استاد پوچھے "کسی کو یاد ہے کہ آدم اور حوا کو کیوں باغ عدن سے نکال دیا گیا تھا؟" درست جواب ملنے پر استاد کہے "ہاں ٹھیک اس لیئے کہ انہوں نے خدا کی نافرمانی کی"۔ ان تینوں کا خیال تھا کہ وہ خدا سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اکثر اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اکثر ہم اپنے آپ کو دوسرے لڑکے لڑکیوں سے بہتر خیال کرتے ہیں ایسی باتوں کے لیئے ہم ایک لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ وہ کیا لفظ ہے؟ وہ لفظ "غرور" ہے۔ یہ ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ اور خدا اس سے نفرت کرتا ہے۔ ہم کئی طرح سے مغرور بن سکتے ہیں۔ کبھی کبھی ماماجی کسی کام کے کرنے سے منع کرتی ہیں اور ہم ضد سے کہتے ہیں "میں یہی کروں گا"، بعض اوقات ہم دوسرے بچوں سے بولنا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم سوچتے ہیں۔ کہ وہ ہم سے ادنےٰ ہیں یا کبھی ہم اپنے کاموں کا دوسروں سے فخریہ بیان کرتے ہیں۔ شاید ہم کہتے ہیں "میں امتحان میں اپنی جماعت میں اوّل رہا۔ میں اپنے سکول میں کرکٹ کا کپتان ہوں۔ یا میں بڑا تیز دوڑ سکتا ہوں"۔ ایسی سب باتیں غرور میں شامل ہیں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور اعلےٰ خیال کرنا یا دوسروں کو اپنے سے کمتر خیال کرنا ہی غرور ہے۔ ترقی کرنے

کی خواہش رکھنا بڑی چیز نہیں ہے۔ اگر ہم دوسروں کا بھی خیال رکھیں۔ لیکن اکثر پہلی قسم کے خیالات ہم میں زور پکڑ جاتے ہیں۔ اور یہی غرور ہے۔

۲۔ بابل کی کہانی۔ قدیم زمانوں میں ایک مغرور قوم ہو گزری ہے۔ وہ قوم اپنے آپ کو خدا کی مانند سمجھنے لگ پڑی۔ اس قوم نے ہمیشہ کے لیے ایک ہی جگہ اکٹھا رہنے کا ایک طریقہ سوچا انہوں نے کہا "آؤ ہم ایک اتنا اونچا برج بنائیں۔ کہ وہ آسمان تک پہنچ جائے اس طرح ہم اپنا نام پیدا کر لیں گے۔ ہم اس برج کے گرد ایک شہر بنائیں گے۔ اور سب اکٹھے رہیں گے۔ اور کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے" سب سے بری بات انہوں نے یہ کی کہ انہوں نے خدا کا کبھی خیال بھی نہ کیا تھا ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کو یاد نہ رکھنا ایک بڑی تباہ کن بات ہے۔ مغرور قوموں کا ہمیشہ برا ہی حشر ہوا کرتا ہے۔ وسیع رومی سلطنت اس لئے تباہ ہوئی کہ اس کا شہنشاہ بڑا مغرور تھا۔ اور اسی طرح کئی اور مغرور بادشاہوں کو خدا نے سزا دی ہے۔ سو ہمیں خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم مغرور نہ ہوں۔ کیوں کہ خدا غرور سے نفرت کرتا ہے۔

جب خدا نے اس مغرور قوم کو دیکھا۔ جو یہ کہتی تھی "ہم یہ کریں گے اور وہ کرینگے" اور وہ خدا کو بالکل بھولے ہوئے تھے۔ سو ضروری تھا کہ خدا ان کو سزا دیتا۔ کیونکہ میں نے ابھی آپ کو بتایا۔ کہ خدا گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے۔ سو ایک رات خدا نے ایک بڑی عجیب بات ان کے درمیان کی۔ اب تک تو وہ سب ایک ہی بان بولتے اور اکٹھے رہتے تھے۔ ایک رات خدا نے ان کی زبانوں کو چھوا۔ اور جب وہ صبح

اٹھے۔ تو کوئی کچھ بول رہے تھے۔ اور کوئی کچھ۔ اور وہ ایک دوسرے کی بولی سمجھ نہ سکے۔ پہلے تو انہوں نے ایک دوسرے سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن آخر کار وہ اس قدر غصے میں آگئے کہ وہ ایک دوسرے سے خوب ناراض ہونے اور شور مچانے لگے۔ اس طرح برُج تو بالکل بننے سے رہ گیا اور وہ ایک دوسرے سے تنگ آکر دنیا کی مختلف اطراف کو بکھر گئے۔

۴۔ غرور کی سزا۔ اس طرح خدا نے انہیں وہ دو کام جو وہ کرنا چاہتے تھے کرنے سے روک لیا۔ وہ ایک برج بنانا چاہتے تھے۔ خدا نے ان کی زبانوں میں اختلاف ڈال کر انہیں اس کام سے روک لیا۔ پھر وہ ایک ہی جگہ اکٹھا رہنا چاہتے تھے۔ لیکن خدا نے انہیں بکھیر کر دنیا کی مختلف اطراف میں بھیج دیا۔

ہم یاد رکھیں کہ غرور گناہ ہے۔ اور اس کی سزا ضرور ملتی ہے۔ آؤ ہم خداوند مسیح سے دعا کریں۔ کہ وہ ہمارے دلوں سے تمام غرور نکال دے اور وہ ہمیں فروتن بننا سکھائے۔ اور ہم پہلے اس کے متعلق پھر دوسرے لوگوں کے اور سب سے آخر میں اپنے متعلق سوچا کریں۔ اور کہ ہم دوسروں کے سامنے کبھی فخر نہ کریں کہ ہم ہی یہ کر سکتے ہیں یا وہ کر سکتے ہیں۔

سبق کی عملی صورت

بچوں سے لوقا ۱۴: ۱۱ آیت کا نقشہ جیسا کہ اگلے صفحہ پر دیا گیا ہے کھینچوائیں۔

لوقا ۱۴: ۱۱

جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا ↑	وہ چھوٹا کیا جائے گا ↓	اور	جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا ↑	وہ بڑا کیا جائے گا

بڑے طلباء کے لئے

۱۔ اپنے تصور میں خداوند مسیح کو خون سے لتھڑے ہوئے۔ ارغوانی لباس اور کانٹوں کا تاج پہنے پنطوس پلاطوس ایک با اقتدار رومی گورنر کے حضور کھڑا ہوا دیکھنے کی کوشش کریں۔

۲۔ اس قسم کی مثالیں دیں۔ کہ اپنے اقوال و افعال سے خداوند مسیح نے فروتنی ہی کی تعلیم دی۔

۳۔ مغرور لوگوں کے افسوسناک حشر کی مثالیں دیجئے۔ مثلاً عزیاہ بادشاہ نمرود اور بابل۔

۴۔ غرور میں آجانا کیوں ایک بُری بات ہے۔ ایسے طور طریقوں اور باتوں کی مثالیں دیں جن سے غرور کا اظہار ہو۔

۵۔ جماعت کے ساتھ متی ۱۸: ۱-۴ پڑھیئے۔ اور ۳-۴ آیت کا مضمون خوب وضاحت سے بیان کیجئے۔

سبق نمبر ۸

نظرِ ثانی

پہلے سے ساتویں سبق تک امتحانی سوالات

نوٹ ۔ اس باب میں نمونہ کے طور پر چند سوالات دیئے جاتے ہیں۔ استاد صاحبان خود بھی اسی قسم کے اور سوالات بنا سکتے ہیں۔

امتحان لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر بچے کے لئے ایک پرچہ چھاپ لیا جائے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو پھر یا تو تختۂ سیاہ پر یا مختلف کاغذوں پر کئی پرچے لکھ لئے جائیں۔ سوالات کے وہ حصے جو خطوط وحدانی میں ہوں وہ چھوڑ دیئے جائیں۔ سوالات کے یہ حصے آپ بچوں کو پڑھ کر بتا سکتے ہیں۔

پہلی طرز کا پرچہ

مندرجہ ذیل فقرات کو مکمل کرو۔

۱۔ کیونکہ گناہ کی مزدوری .... ہے

۲۔ بغیر خون بہائے ....

۳۔ دروازہ میں ہوں........

دوسری طرز کا پرچہ

مندرجہ ذیل میں سے اس فقرے کے نیچے لکیر لگائیں۔ جو کہ یہاں لکھے ہوئے اصلی فقرے کو پورا کرنے میں بہترین جواب ہو سکتا ہے۔

اصلی فقرہ:۔ "بابل کا برج اس لئے نامکمل رہا۔ کیونکہ ..... "

ا۔ ان کے پاس اینٹیں کافی نہ تھیں۔

ب۔ بنانے والے لوگوں کو خدا نے تتر بتر کر دیا۔

ج۔ اس کے اونچا ہو جانے پر وہ ڈرنے لگے۔

تیسری طرز کا پرچہ

مندرجہ ذیل الفاظ کو ایسے جوڑوں میں ترتیب دیں۔ جو ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہر جوڑے کا ایک لفظ ایک گروہ سے اور دوسرا دوسرے گروہ سے ہو۔

پہلا گروہ	دوسرا گروہ
نجات	دھوکا
ہابل	سزا
گناہ	نوح
سانپ	کشتی
راستبازی	قربانی

چوتھی طرز کا پرچہ

مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔ ایک لفظ کو صرف

ایک ہی دفعہ استعمال کیا جائے۔

لا۔ خدا نے انسان کو اپنی........ پر بنایا

ب۔ .... خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور خدا نے اسے.....

ج۔ خدا نے کہا..... ہو جائے اور روشنی ہو گئی۔

<u>الفاظ</u>۔ روشنی ۔ حنوک ۔ شکل ۔ اٹھا لیا۔

II۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے امتحانی سوالات ایسے ہو سکتے ہیں جن کے جوابات ایک ہی لفظ میں ہوں۔ ہر سبق پہ ایسے تین چار سوال بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ سوال۔ خدا نے سب سے پہلے کیا بنایا۔ جواب روشنی

۲۔ سوال۔ سب سے آخر میں خدا نے کیا بنایا۔ جواب۔ عورت

۳۔ سوال دنیا میں کتنے انسان ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے گناہ نہ کیا۔ جواب صرف ایک یعنی خداوند مسیح

۴۔ سوال۔ قائن کی قربانی میں کون سی چیز نہ تھی۔ جو سب سے ضروری تھی۔ جواب۔ خون وغیرہ

استاد اس قسم کے سوالات بچوں کو پڑھکر بتا سکتے ہیں اور بچے ان کو لکھیں۔ زبانی جواب دینے کی بالکل اجازت نہ دی جائے۔

سبق نمبر۔ ۹

ابرہام خُدا کا دوست

پیدائش ۱۲: ۱-۹

حفظ کرنے کی آیت یوحنا ۱۵: ۱۴

مقصد

اس سبق کا مقصد یہ دکھانا ہے۔ کہ ابرہام کی خدا سے دوستی کا خاص سبب ابرہام کا خدا پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری کرنا تھا اور اسی طرح ہم بھی خداوند یسوع مسیح کے دوست بن سکتے ہیں۔

ہدایات برائے استاد

تاریخی وجغرافیائی پس منظر:۔ اگر ہم کراچی سے جہاز پر سوار ہوں۔ تو خلیج فارس میں سے اوپر شمال کو سفر کرتے ہوئے ہم ایک ہفتے کے بعد بصرہ پہنچ جائیں گے۔ یہی سفر ہم جہاز پر بھی چند گھنٹوں میں طے کر سکتے ہیں اپنے سفر کے خاتمہ پر ہم اس ملک میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں ابرہام پیدا ہوا تھا لیکن آج کل کا جنوبی عراق اس وقت کی اعلے کسدی تہذیب کے عراق سے بالکل مختلف ہے۔ دریائے فرات کے پاس پاس کاشت شدہ کھیت ہیں جو

سے عرب لوگوں کو اپنی روزی حاصل ہوتی ہے۔ باقی ملک بنجر ور نیلا صحرا ہے
جس میں کہیں کہیں اُونچے ٹیلے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے نیچے پرانے زمانے کے
تباہ شدہ شہر دبے پڑے ہیں۔ خداوند مسیح کے دو تین ہزار سال آنے سے پیشتر
ان لق ودق وسیع صحراؤں میں نہریں پائی جاتی تھیں۔ جو ان ہرے بھرے
زرخیز میدانوں میں ہر قسم کی زندگی کی کثرت کا منبع تھیں یہ تمام ویران ٹیلے
اس زمانے میں خوش حال و پُر رونق شہر تھے۔ ان شہروں کے دو منزلہ اینٹوں
کے مکانات ایک مرکزی صحن کے گرد بنے ہوئے ہوتے تھے۔ لوگ اپنی زندگی
خوب آرام اور عیش و عشرت سے بسر کرتے تھے۔ ان شہروں میں پڑھنے والوں
کے لئے لائبریریاں۔ ڈکشنریاں۔ ریاضی کی کتابیں اور کاپیاں وغیرہ بھی ملی ہیں
ان معلومات سے اس زمانے کے لوگوں کی علمی ترقی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ان شہروں
میں چاند دیوتا کے مندر اور اُن میں اس کے بُت رکھے ہوئے بھی ملے ہیں ابرہام
کے زمانے سے بیشتر کے زمانے کے شاہی مندروں کی کھدائی ایک اور قسم کی
مذہبی رسوم کا پتہ دیتی ہے۔ بیبیوں۔ خادم۔ گانے والے اور سپاہی ایک قسم
کا نشہ پی کر مردہ بادشاہ کے ساتھ بڑے مقبرے میں دفن ہونے کو لیٹ جایا
کرتے تھے۔ ابرہام کسدیوں کے اُور کا باشندہ تھا۔ جو ان بڑے شہروں میں
سے ایک شہر تھا۔ لیکن وہ سچے خدا کی پرستش نہ کرتے تھے۔

جس راستے پر ابرہام اُور سے چل کر کنعان کو آیا وہ ایک بڑی پرانی
تجارتی شاہراہ تھی مشرق کی طرف یہ شاہراہ ہندوستان اور فارس کو لبنان

ہم کے ساتھ ملاتی تھی۔ اور مغرب میں مصر کو۔ حاران اُور سے اتنے ہی فاصلے پر تھا جتنا کراچی لاہور سے ہے۔ دریائے فرات کی وادی میں سے شمال کی طرف لمبا سفر پیدل طے کیا جاتا تھا۔ آج کل کا حاران کا شہر ترکی کی شمالی سرحد کے قریب واقع ہے۔

کتاب مقدس میں ابرہام کا درجہ۔ ابرہام کے ذکر کا شروع بائیل میں ایک نئے زمانے کا آغاز ہے۔ ابرہام کے زمانے تک خدا نے انسان کی تاریخ کو مختصراً بیان کیا ہے۔ کئی دفعہ تو کئی صدیوں کا ذکر چند فقرات ہی میں ختم کر دیا گیا ہے۔ اس وقت خدا نے اپنے لئے ایک خاص قوم (یہودیوں) کو چنا ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تمام دنیا کو برکت دینا چاہتا تھا۔ اس تاریخی واقعہ کا آغاز ابرہام سے ہوتا ہے۔

ابرہام کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ کتنی بار اس کا ذکر نئے عہد نامے میں کیا گیا ہے۔ موسےٰ کے علاوہ جس کا ذکر ۷۹ دفعہ ہوا ہے۔ پرانے عہد نامے کے مشہور اشخاص میں سے ابرہام کا نئے عہد نامہ میں ۷۴ دفعہ ذکر آیا ہے۔ یہودی اس بات پر بڑا فخر کیا کرتے تھے۔ کہ وہ ابرہام کی اولاد ہیں۔ لیکن نئے عہد نامے میں ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ وہ جو خداوند یسوع پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ روحانی طور پر ابرہام کی اولاد ہیں (دیکھو۔ گلتیوں ۳ اور رومیوں ۴ باب) جب خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا۔ اس نے اس کا یقین کیا۔ اور جب اس نے اس کو حکم دیا تو اس نے اس کو مانا (عبرانیوں

۱۱:۸-۱۹) سو وہ سب ایمانداروں کا باپ کہلایا اور وہ خدا کا دوست کہلایا (یعقوب ۲: ۲۳، یسعیاہ ۴۱: ۸، ۲ تواریخ ۲۰: ۷ ان تمام آیات کو دیکھئے)

خدا نے ابرہام سے چھ دفعہ وعدہ کیا۔ وعدہ کرنے کی ہر دفعہ کا مطالعہ کریں۔ اور معلوم کریں کہ خدا نے ہر دفعہ وعدہ کرتے ہوئے کس بات کا اضافہ کیا۔ آخری دفعہ پہلی پانچ دفعہ کو مختصراً بیان کرتی ہے۔

(۱) ۱۲: ۱-۳ (۲) ۱۲: ۷ (۳) ۱۳: ۱۴-۱۷

(۴) ۱۵: ۵-۶، ۱۸-۲۱ (۵) ۱۷ باب (۶) ۲۲: ۱۵-۱۸

ابرہام کے معنے ہیں ایک بڑا عزت دار اور باوقار باپ۔ شاید ہم کہہ سکتے ہیں ایک بہت بڑا سردار۔

ابرہام کے معنے ایک بڑے گروہ کا باپ بھی ہیں۔

اضحاق کے معنے ہیں۔ "خدا شہزادہ ہے"۔

سارہ کے معنے ہیں "شہزادی"۔

نوٹ۔ جو کچھ آپ بچوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ آپ کو خود جاننا چاہیئے۔ اس سبق میں ابرہام کو خدا کا دوست جس نے اس کا حکم مانا دکھانے کے علاوہ اور زیادہ کچھ بتانے کی کوشش نہ کریں یاد رکھیں کہ ایک اچھا استاد ہونے کے لئے آپ کو اس سے دس گنا زیادہ جاننا چاہیئے۔ جتنا کہ آپ اپنی جماعت کو سکھانا چاہتے ہیں۔
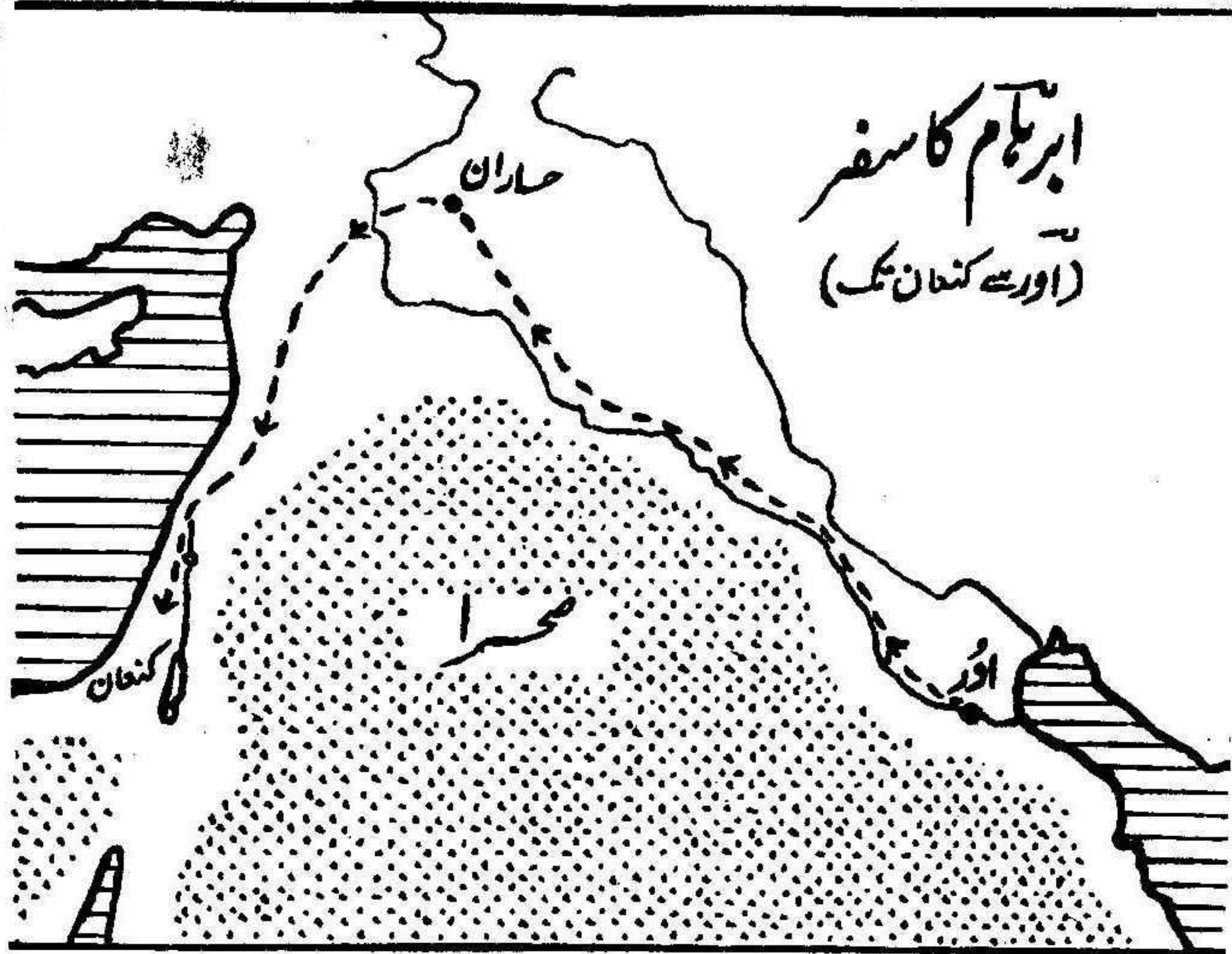
سبق

ا دیباچہ۔ دوستی۔ ہم سب اپنے اپنے اچھے دوست رکھتے ہیں۔ ہم سب دوست رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اور ایسے لڑکے لڑکیاں کم ہی ہوتے ہیں جن کے دوست نہ ہوں اور اگر کسی کا کوئی دوست نہ ہو۔ تو بڑا عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دوست ہوں اور بائبل کے مطالعہ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ خدا کے بھی کئی دوست تھے سنہلی آیت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زمین پر رہتے ہوئے خداوند یسوع کے بھی کئی دوست تھے۔ اور وہ اب بھی چاہتا ہے۔ کہ ہم اس کے دوست ہوں۔ کیا یہ ایک عجیب بات نہیں ہے؟ ذرا خیال کریں۔ کہ بادشاہوں کے

بادشاہ کا دوست ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔ فرض کریں کہ آپ مسٹر لیاقت علی خاں کے دوست ہیں۔ تو کیا آپ کو اس بات پہ فخر نہ ہوگا ؟ آپ ضرور دوسروں کو اپنے دوست وزیر اعظم کے متعلق بتایئں گے۔ خداوند یسوع کسی بادشاہ یا وزیر اعظم سے بڑھ کر قابل فخر دوست ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ ہم اس کے دوست بن سکتے ہیں۔ اس کا دوست ہونے میں ہم کو یقیناً بڑا فخر ہوگا اور اس دوست کے متعلق دوسروں کو بتانے میں ہم کو کوئی شرم نہ ہوگی۔ سب لڑکے لڑکیوں کے لئے وہ ایک بہترین دوست ہے۔ وہ کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کرتا۔ اکثر اوقات ہمارے دوست یا سہلیاں ہمارے بھید اپنے پاس نہیں رکھتے۔ یا وہ ہماری مرضی کے مطابق نہیں چلتے۔ لیکن خداوند مسیح ایسا دوست نہیں۔ وہ ایک حقیقی دوست ہے۔ وہ ہماری ساری کمزوریوں سے بھی واقف ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ دو ضروری شرائط ہیں جن سے ہم خداوند یسوع کے دوست بن سکتے ہیں۔ ہم ان کا کسی اور جگہ ذکر کریں گے

۲۔ کہانی۔ کہانی کا پس منظر ۔ قریب چار ہزار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ اس ملک میں جو جنوبی عراق سے کوئی دور فاصلے پر واقع نہیں ہے ایک بڑی تہذیب یافتہ قوم رہتی تھی۔ آج کل کی طرح ملک بنجر اور ویران نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک بڑی ہی زرخیز زمین تھی اور یہاں فصلیں پھل اور پھول کثرت سے ہوتے تھے۔ اس وقت یہ ملک پنجاب کی طرح تھا۔ کیونکہ زمین نہروں سے سیراب کی جاتی تھی۔ یہاں کثرت سے شہر اور گاؤں آباد تھے اور

لوگ بڑے ہی امیر تھے۔ اس ملک کے بادشاہ کے شاہی محلات نہایت ہی عالی شان تھے۔ وہ بڑے شاہانہ لباس اور زیورات پہنتا تھا۔ وہ خوب کھا پی کر عیش و عشرت کرتا۔ اور اس کے سینکڑوں نوکر چاکر اور غلام تھے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ عیش و عشرت سے رہنے والی قوم تھی اس قوم کے متعلق ایک بڑی افسوسناک بات تھی۔ کہ وہ حقیقی خدا کے متعلق نہ تو کچھ جانتے تھے اور نہ ہی جانتا چاہتے تھے۔ وہ اپنی خوبصورت زمین اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ ان کے اپنے خدا تو تھے۔ لیکن وہ سب دیوتا ہی تھے ان کا دیوتا چاند دیوتا تھا۔ اس کی وہ پرستش کرتے اور اس کے حضور قربانیاں گزرانتے تھے۔ وہ ایک بدکار قوم تھی۔ اور وہ اکثر ایسے کام کرتے جو بڑے ہی گھنونے کام تھے۔ وہ پڑھ لکھ سکتے بڑے خوبصورت زیورات بنا سکتے اور ہر قسم کے گانے بجانے کے ساز بھی بجا سکتے تھے۔ ان دنوں اسے کسدیوں کا اُور کہتے تھے۔ آج کل یہ بنجر اور ویران جگہ ہے۔ جہاں سوائے اونچے اونچے ٹیلوں کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ یہ ٹیلے اس بات کی نشانی ہیں کہ یہاں کسی وقت بڑے بڑے شہر آباد تھے۔ اور گرد آلود سڑکوں کی بجائے یہاں نہریں جاری تھیں۔

۴۳۔ ابرہام۔ ہمیں ان تمام باتوں کے جاننے کی کیا ضرورت ہے؟ ہاں اس لئے کہ ہمیں معلوم ہو۔ کہ اس قدر بد لوگوں کے درمیان ابرہام اور اس کی بیوی سارہ رہتے تھے۔ جو بت پرست نہ تھے۔ بلکہ سچے خدا کی پرستش

کرتے تھے۔ اور اس کی سچے دل سے خدمت کرنا چاہتے تھے۔ جب خدا نے
ان دونوں پر نگاہ کی تو اسے ان پہ پیار آیا۔ اور اس نے دیکھا۔ کہ وہ اُسے
کس قدر پیار کرتے تھے۔ ایک دن خدا نے ابرہام سے ہمکلام ہو کر کہا، "ابرہام
میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے ملک اور مال و اسباب کو چھوڑ کر ان وسیع میدانوں
میں سے سفر کر کے اس ملک میں چلا جائے۔ جو میں تجھے دکھاؤں گا"

۴۔ سفر۔ ابرہام بالکل نہ جانتا تھا۔ کہ خدا اُسے کہاں لے جانا چاہتا
تھا۔ لیکن وہ خدا پہ پورا ایمان رکھتا تھا۔ اور اس کی پوری فرمانبرداری بھی کرنا
چاہتا تھا۔ اس نے اپنا تمام مال و اسباب نوکروں اور بھیڑ بکریوں کو اکٹھا کیا
کیونکہ وہ ایک بڑا مالدار شخص تھا۔ اس نے اپنے بوڑھے باپ۔ اپنی بیوی
سارہ اور اپنے بھتیجے لُوط کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ اس نے اُور کے خوبصورت
ملک کو چھوڑ دیا۔ اور صحرا میں سفر کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اپنے گھر میں وہ
بڑے آرام اور خوشی سے زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ اب صحرا میں وہ کس قدر
مصیبتیں جھیل رہے تھے۔ ذرا خیال کریں کہ ان کے احساسات کس قسم کے
ہوں گے۔ کہاں وہ دن کہ گھر میں ہر قسم کے آرام و آسائش تھے۔ اور کہاں
یہ خشک اور ریتلا صحرا جہاں میلوں پانی کا نام نہ تھا۔ اور دن رات اُن کو سفر
کرنا پڑتا تھا۔ ابرہام اس گروہ کا سردار تھا۔ اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔
کہ وہ کس قدر خدا کو پیار کرتا تھا۔ کہ وہ ایک نامعلوم ملک کو خدا کے حکم کے
مطابق سفر کر رہا تھا۔ صحرا ایک ویران و سنسان جگہ تھی۔ تمام چیزیں خشک

دسوکھی ہوئی نظر آتی تھیں۔ گرمی اپنا پورا زور دکھاتی تھی۔ اور پانی کہیں شاذ ہی ملتا تھا۔ جہاں کہیں پانی ہوتا۔ وہاں بھیڑوں کے لئے تھوڑی سی گھاس اور چند درخت مل جاتے تھے۔ ایسی جگہوں پر وہ اپنے خیمے گاڑ لیا کرتے تھے۔ اونٹوں سے اپنا سامان اتار لیتے اور بھیڑوں کو اِدھر اُدھر گھاس چرانے کو لے جاتے۔ عورتیں اپنے گھڑوں اور صراحیوں میں پانی بھرنے چلی جاتیں اور نوکر شام کے کھانے کے لئے چند ایک معمولی چیزیں تیار کرنے میں مصروف ہو جاتے یہ ایک نہایت ہی مشکل زندگی تھی۔ اس کے ساتھی اکثر بڑبڑاتے اور گلہ کرتے تھے۔ لیکن ابرہام خدا پر پختہ ایمان رکھتا تھا۔ اور اس نے واپس جانے کا کبھی خیال بھی نہ کیا۔

۵۔ حاران۔ جب وہ جنگل میں سے سفر کرتے چلے گئے۔ تو خدا نے اکثر اوقات ابرہام سے ہمکلام ہو کر اسے بتایا۔ کہ وہ آئندہ کتنے بڑے اور عجیب کام اس کے لئے کرے گا۔ ایک دن وہ اس جگہ جسے حاران کہتے ہیں پہنچ گئے۔ ابرہام کا باپ اب بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ اور وہ اور زیادہ آگے سفر نہیں کر سکتا تھا۔ قافلے کو اس جگہ کافی دیر قیام کرنا پڑا۔ اور اس کا بوڑھا باپ یہاں مر گیا۔ ابرہام سارہ اور لوط نے پھر اپنا سفر نوکروں کے ساتھ شروع کر دیا۔ ہر شام تاروں بھرے آسمان کے نیچے وہ اپنے ڈیرے ڈال دیتے اور اس طرح وہ صحرا میں سے سفر کرتے گئے۔

۶۔ کنعان۔ بڑا لمبا سفر طے کر چکنے کے بعد وہ اس جگہ پہنچے جسے کنعان

کہتے ہیں۔ یہاں خدا نے ابرہام سے کہا "یہ وہ ملک ہے۔ جو میں تجھے تیری نسل اور تیری نسل کی نسل کو دوں گا" ابرہام سمجھ نہ سکا۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا پر اس کا پختہ ایمان تھا۔ اس لئے وہ سب کنعان کے ملک میں چلے گئے۔ اس ملک میں پہلے بھی لوگ آباد تھے۔ وہ ضرور سینکڑوں کی تعداد میں ان اجنبی لوگوں کو اپنے ملک میں آتے دیکھ کر حیران ہو گئے ہوں گے۔ اور اُن سے ڈر محسوس کرتے ہوئے وہ ضرور ان سے ناراض بھی ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان کے ملک میں بھیڑ بکریاں۔ گلے اور اونٹ لے کر گھس آئے تھے۔ اس ملک میں پہلے ہی سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ بھیڑ بکریاں اور جانور وغیرہ تھے۔ تاہم ابرہام بڑھتا چلا گیا اور اسے ایک ایسی جگہ مل گئی جہاں وہ مقیم ہو سکتا تھا۔ وہاں اس نے ایک مذبح بنایا۔ اور اس نے اپنے خدا کے حضور شکر گزاری کی قربانی گزاری کیونکہ وہ اسے صحیح و سلامت لے آیا تھا۔

۷۔ ابرہام خدا کا دوست۔ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ ہم اس سبق کے شروع میں دوستوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ اور ہم نئے اور پرانے عہد نامہ میں دونوں جگہ پڑھتے ہیں۔ کہ ابرہام خدا کا دوست تھا۔ ابرہام کو خدا کا دوست کہنا فی الحقیقت ایک بڑی بات تھی۔ اور آپ کو یاد ہو گا۔ کہ میں نے کہا تھا کہ ہم بھی دو شرائط پر خداوند مسیح کے دوست بن سکتے ہیں۔ ہم ابرہام کی زندگی میں یہ دونوں باتیں پاتے ہیں۔ اوّل بات یہ ہے کہ وُہ خدا پر ایمان

لایا۔ اُسے تو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ خدا اسے کہاں لے جائے گا۔ بلکہ ہم پڑھتے ہیں کہ "بغیر جانے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ وہ سفر کرتا گیا" اس کو خدا پر پورا یقین تھا۔ کہ وہ اسے اپنا ملک دکھانے کا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ دوم یہ کہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اس کا فرمانبردار بھی تھا۔ جو کچھ اسے کرنے کو کہا گیا۔ اس نے کیا۔ اس نے کبھی بھی بالکل چوں وچرا نہ کیا۔ اور کبھی نہ کہا "میں اب نہیں کچھ زیادہ عمر ہونے پہ جاؤں گا" وہ فوراً چل پڑا کیونکہ اُسے خدا نے کہا تھا۔

۸۔ ہم خداوند مسیح کے دوست بن سکتے ہیں۔ اگر ہم خداوند مسیح کے دوست کہلانا چاہتے ہیں، تو ہمیں مندرجہ بالا دو شرائط پوری کرنی ہیں ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ وہ ہمارا نجات دہندہ ہے۔ اور ہمیں اسکے احکام بھی ماننے چاہییں۔ پھر وہ ہم سے بھی اسی طرح کہے گا۔ جس طرح اس نے اپنے شاگردوں سے کہا "اگر تم میرے حکموں پہ عمل کرو گے۔ تو تم میرے دوست کہلاؤ گے۔"

سبق کی عملی صورت

فرض کریں کہ تم ابرہام ہو۔ اور خدا کے کہنے کے مطابق آپ نے اُور کو چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس وقت جو بھی گفتگو آپ کے اور اُور کے چاند دیوتا کے پروہت کے درمیان ہو سکتی ہے لکھیں۔

بڑے طلباء کے لئے

۱۔ خدا کا دوست ہونے پر مزید بحث کریں۔ خدا جنہیں اپنے دوست کہتا ہے۔ وہ انہیں کیوں چاہتا ہے۔ (اس کا جواب یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا ہماری طرح ہے۔ اور اس کو کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت ہے۔ سچا پیار ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے۔)
بائبل میں سے اور کن کن اشخاص کو خدا کے دوست کہا جا سکتا ہے
آدم کے گناہ کرنے سے۔ بنی نوع انسان کی خدا سے دوستی پر کیا اثر ہوا؟
۲۔ اور اب ابرہام کس طرح ایمان کی مثال تھا۔ (دیکھو عبرانیوں ۱۱ : ۸)

سبق نمبر ۱۰

لُوطؔ

پیدائش باب ۱۹

حفظ کرنے کی آیت : گلیتوں ۶ : ۲

لُوطؔ کے خود غرضانہ اور آسان انتخاب کی غلطی کو بمقابلہ ابرؔہام کے غیر خود غرضانہ رویہ کے ظاہر کرنا۔

ہدایات برائے استاد

یہ ایک ایسا سبق ہے جس میں جماعت کو سکھانے کی کوشش کرنے کے علاوہ آپ کو اپنے لئے بھی کافی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہو گی۔

سبق میں ابرؔہام کا ذکر ہے۔ غور کریں کہ کس طرح "خدا کے دوست" نے اپنے آپ کو ایک کم عمر آدمی کا سچا دوست ثابت کیا۔

(۱) جھگڑے میں اس نے اپنے آپ کو پیچھے کیا (۱۳ باب پڑھیئے)

(۲) اس نے مصیبت سے اسے مخلصی دلائی۔ (۱۴ باب پڑھیئے)

(۳) اس نے اس کے لئے دعا کی (۱۸ باب پڑھیئے)

اشارات برائے نمبر ۱۔ پیدائش ۱۴ : ۱۴ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ

ابرہام کس قدر جنگی مرد اکٹھے کر سکتا تھا۔ اسی سے آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ابرہام کے قبیلہ میں بوڑھوں۔ عورتوں۔ اور بچوں کو ملا کر کتنی جانیں ہوں گی؟ اس کے لوگ اور اس کے ریوڑ بھی ضرور کثیر تعداد میں ہوں گے۔ اسی طرح لُوط بھی ضرور ایک دوسرے قبیلے کا سردار ہوگا۔ پس یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے۔ کہ دونو کے چرواہوں میں چراگاہوں اور کنوئیں پہ جھگڑا ہوتا ہوگا۔

اس نظارے کا تصور کیجیے جب ابرہام نے لُوط کو ملک چننے کا موقع دیا وہ ضرور یہوداہ کے پہاڑی علاقہ میں کسی پہاڑ کی چوٹی پہ ہوں گے۔ ان کے چوگرد اور جنوب کی طرف بہت دور تک۔ ایک پہاڑی ملک تھا جس میں گھاس پات کی سخت قلت تھی۔ اور وہاں کی ہوا خشک تھی۔ جو دھوپ اور طوفان میں زندگی کو بہت مشکل بنا دیتی تھی۔ لیکن مشرق میں دریائے یردن کی ترائی کی طرف وُہ لمبی۔ چوڑی اور ہموار وادی کو دیکھ سکتے تھے۔ جو گرم مرطوب اور نہایت زرخیز زمین تھی۔ جس میں انگور۔ زیتون۔ اور انجیر بافراط پیدا ہوتے تھے۔ لیکن یہاں بحیرہ مردار کے نزدیک سدوم کا شہر آباد تھا۔ جو اپنی بدکرداری اور گنہگاری کے لئے بہت بدنام تھا۔ (۱۳:۱۳ و ۲ پطرس ۲:۶-۸)

اشارات برائے نمبر ۲:۔ وہ چار بادشاہ جن کا پہلی آیت میں ذکر آتا ہے مشرق میں دور دراز کی سرزمینوں پہ حکمران تھے۔ جہاں سے پہلے پہل ابرہام آیا تھا کھدائیوں سے یہ ثابت ہُوئی ہے۔ کہ بابل کی طرف سے ملک کنعان پر اکثر ایسے حملے ہوتے رہتے تھے۔ سنعار کا بادشاہ امرافل جو شاید حمورابی تھا۔ ایک بہت

زبردست بادشاہ ہوگذرا ہے۔ جوانپے اعلیٰ قوانین سلطنت کی وجہ سے جو اس کی سلطنت میں رائج تھے۔ محکمہ آثار قدیمہ میں کافی شہرت رکھتا ہے۔ جس وقت کا ذکر ۱۴باب میں آتا ہے۔ یہ ضرور حمورآبی کی بادشاہت کا ابتدائی دور تھا جب کہ وہ اپنے ہمسایہ بادشاہ عیلام کے ماتحت تھا۔

آیت ۱۴ سے معلوم کریں۔ کہ کس طرح گلہ بانوں کے ان بڑے بڑے قبیلوں نے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کرلیا۔ ابرہام کے اپنے ۳۱۸ جنگی مردوں اور ان تین قبیلوں کے جوان مل گئے تھے۔ (دیکھئے آیت ۲۴) شاید ایک ہزار مردوں کا ایک لشکر بن گیا ہوگا۔ اور اس طرح وہ حملہ آور دستوں پر جو کافی دیر تک جنگ وجدل کرنے کے بعد اپنے وطن بابل کو واپس جارہے تھے۔ غالب آگئے تھے۔ (آیات ۵ - ۸)

اشارات برائے نمبر ۳:- اجنبیوں کے لئے ابرہام کی مہمان نوازی یہ بتاتی ہے۔ کہ ان خانہ بدوش قبیلوں میں یہ رسوم کس قدر پرانی تھیں۔ آج بھی عربوں میں اگر ایک دشمن کسی کے گھر کا بطور مہمان نمک کھالے تو وہ اپنے آپ کو اس گھر میں نہایت محفوظ خیال کرسکتا ہے۔ جیسا پٹھانوں میں بھی رواج ہے اور نیا عہدنامہ بھی مسیحوں کو مہمان نوازی کا جذبہ دکھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ (دیکھئے عبرانیوں ۱۳ : ۲ اور رومیوں ۱۲ : ۱۳ اور ۱ تیمتھیس ۳ : ۲ طیطس ۱ : ۸ ، ۱ پطرس ۴ : ۹)

۱۸ : ۲ ، ۱۸ : ۲۲ و ۱۹ : ۱ کا مقابلہ کریں۔ اس جگہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان تین اشخاص میں ایک خود خدا تھا۔ تمام کہانی کے دوران میں ان تین اشخاص میں سے ایک کو خداوند کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ اس دنیا میں

مجسم ہونے سے پہلے خداوند یسوع مسیح کئی بار ظاہر ہوئے تھے۔

سبق میں لُوطؑ کا ذکر:۔ نیا عہد نامہ اس کو راستباز آدمی کہتا ہے (۲ پطرس ۲: ۷، ۸) لیکن سدوم کے سے بدکار لوگوں میں جا کر بس جانے میں وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑے خطرے میں ڈال رہا تھا۔

آگ اور گندھک کو آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے اکثر منسوب کیا جاتا ہے اور یہ بہت ممکن ہے۔ کہ وہ آگ اور گندھک جو سدوم پر آسمان سے برسی تھی۔ اُسے خدا نے نزدیک کے کسی پہاڑ سے بھیجا۔ بحیرہ مردار کا طول و عرض اغلباً آتش فشاں پہاڑ کی زد میں آتا ہوگا۔ اس حالت میں شاید لوط کی بیوی نے شہر پر آخری حسرت بھری نگاہ ڈالنے کے لئے کچھ دیر لگائی ہوگی۔ اور اس طرح شاید پہلے زہریلے دھوئیں اور بعد میں ان معدنیات کی جنہیں (نمک کہتے ہیں) زد میں آگئی ہوگی۔ اس تمام واقعہ میں ایک ضروری نقطہ یہ ہے کہ خدا نے خود اس انصاف کے معاملہ میں یقینی طور پر دخل دیا۔ چاہے اس نے یہ کسی خاص معجزانہ طریقے سے کیا۔ یا اس نے قدرتی وسائل کے ذریعہ کیا۔ اس کا بائبل مقدس میں نہ ہی کوئی ذکر ہے اور نہ ہی ضرورت ہے۔

(لُوط کی بیوی سے روحانی سبق نکالنے کے لئے لوقا ۱۷: ۲۸ - ۳۳ دیکھئے)

سبق ۱۔ لُوط کا انتخاب - میرا خیال ہے۔ کہ ہم سب جانتے ہوں گے کہ ابرہام کتنا امیر تھا۔۔۔ اس کے پاس مویشی اور ریوڑ کثرت سے تھے۔ اور سونے اور چاندی کی افراط تھی۔ لُوط جیسے کہ آپ کو یاد ہوگا۔ اُس کا بھتیجا تھا، بھی ویسا ہی امیر تھا۔ اس کے پاس بھی مویشی سونا اور چاندی بہتات سے تھے۔ ایک دن ایک نہایت افسوسناک

حادثہ پیش آیا۔ یعنی ابرہام کے نوکر جو اس کے ریوڑوں کی گلہ بانی کرتے تھے۔ لوطؔ کے چرواہوں سے جھگڑ پڑے اور دوسرے کنعانی لوگوں کے چرواہے۔ جو ہمیشہ کنعان میں رہتے تھے۔ انہوں نے بھی جھگڑے میں حصہ لیا۔ اور اس طرح اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگیا۔ جب ابرہام نے یہ ماجرا دیکھا۔ تو وہ لوطؔ کی تلاش میں نکلا۔ جو نزدیک کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا۔ (نظارے کی تصویر کھینچیں اور "اشارات برائے ممبرا" بھی ملاحظہ فرمائیے)

اب میں توقع کرتا ہوں کہ ہمیں بھی کسی نہ کسی وقت کوئی انتخاب کرنا پڑا ہوگا اور شاید ہم نے غلط چیز چُنی ہوگی۔ اکثر وہ چیز جو ہم اپنے لئے بہترین خیال کرتے ہیں۔ درحقیقت ٹھیک نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمیشہ اس چیز کو چننا جو نہایت خوبصورت دکھائی دیتی ہو ٹھیک نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہم اپنے چناؤ میں نہایت خود غرض ہوتے ہیں۔ اور کسی دوسرے کا ہرگز خیال نہیں کرتے۔ یہ طریقہ بھی غلط ہے۔ کسی چیز کے چناؤ کے فیصلہ کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم درست چیز کے لئے خداوند سے دُعا و درخواست کریں۔ اور ابرہام بھی یہی طریقہ اختیار کرتا۔ لیکن لوطؔ کا حال بالکل فرق تھا۔ لوطؔ ابرہام کی طرح خدا کا خیال نہ کرتا تھا۔ پس جب انتخاب کرنے کا وقت آیا تو اس نے وہی چُنا جو دیکھنے میں نہایت بھلا معلوم دیتا تھا۔ ابرہام نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ انہیں ایک ہی ڈیرے میں دیر تک اکٹھے رہنا نہیں چاہیئے۔ اور لُوطؔ کو چاہیئے کہ کسی دوسری جگہ چلا جائے۔ لُوطؔ رضامند ہوگیا۔ اور اس نے نظر اٹھاکر یردن کی تمام ترائی پر جو اس کے سامنے تھی نگاہ ڈالی۔ لوطؔ نے دیکھا کہ وہ زمین

بہت زرخیز اور خوشنما ہے۔ تو اس نے اس جگہ کو چن لیا۔ لیکن اس علاقہ کے شہروں کے باشندے نہایت بدکردار تھے۔ وہ ابرہام کو کنعان ہی میں چھوڑ کر چلا گیا۔ لُوطؔ نے ابرہام سے ہرگز یہ نہ پوچھا کہ وہ کون سی جگہ پسند کرے گا۔ لیکن ابرہام نے کچھ بُرا نہ منایا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔

۲۔ لُوطؔ کی گرفتاری و رہائی:۔ اس واقعہ کے کچھ دیر بعد چند بادشاہوں نے سدومؔ اور عمورا کے بادشاہوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ لُوطؔ اس وقت سدومؔ میں رہتا تھا۔ اور جلد ہی دشمن شہر میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے آدمیوں کو لوٹا اور ان کا تمام مال و اسباب لے گئے۔ سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ وہ لُوطؔ اور اس کے مال و متاع کو بھی لے گئے۔ خوش قسمتی سے ایک آدمی سدومؔ کے شہر سے نکل بھاگا۔ اور اس نے جا کر ابرہام کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ابرہام کہہ سکتا تھا "میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں لُوطؔ نے خود وہاں جانا پسند کیا تھا۔ اور اب اسے اپنی فکر خود کرنا چاہیئے"۔ لیکن نہیں ابرہام خدا کا دوست تھا۔ اور خدا کے دوست ایسے کام نہیں کرتے ہیں۔ برعکس اس کے ابرہام نے نہایت تیزی سے اپنے قبیلہ کے ۳۱۸ جنگی مردوں کو یکجا کیا۔ اور دشمن کے تعاقب میں نکل پڑا جس نے لُوطؔ کو اسیر کیا تھا۔ ایک عرصہ تک ان کا پیچھا کرنے کے بعد اس نے انہیں جا لیا۔ اور ان کا سب مال و اسباب عورتوں بچوں اور لُوطؔ کو بھی دشمن کے چنگل سے چھڑا لیا۔ اور بحفاظت تمام ان کے گھروں کو واپس پہنچا دیا۔ سدومؔ کے بادشاہ نے ابرہام کو بطور انعام کچھ پیش کرنا چاہا۔ لیکن ابرہام نے بالکل کوئی چیز نہ لی۔ کیونکہ

سدوم کا بادشاہ درحقیقت بدکردار تھا۔ اور خداوند کو پیار نہیں کرتا تھا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ نیک ابرہام نے لوط کے حق میں جس نے کہ کبھی اس کا بھلا نہ چاہا تھا کس قدر محبت کا اظہار کیا۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں سکھاتے ہیں۔ کہ کسی کام کو بجا طور سے کرنے کا طریقہ یہی ہے۔ اگرچہ لوگ ہم سے اچھا سلوک نہ کریں۔ تو بھی ہمیں ان کے ساتھ ہمدردانہ و مشفقانہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

۳۔ ابرہام کا لوط کو یاد کرنا۔ وقت گزرتا گیا۔ اور لوط نے سدوم میں بود و باش اختیار کر لی۔ اور ابرہام کنعان میں ہی زندگی گذارتا رہا۔ ایک دن جب گرمی شدید تھی۔ ابرہام اپنے خیمہ کے دروازے کے نزدیک بیٹھا تھا۔ وہاں بیٹھے ہوئے اچانک اسے تین آدمی اس کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ اس نے انہیں اندر آنے کی دعوت دی۔ سارہ نے ان کے لئے کھانا تیار کرنا شروع کیا۔ جب کہ وہ بات چیت میں مشغول تھے۔ ان میں سے ایک نے ابرہام سے کہا کہ جلد ہی سارہ کے ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ تب اس نے جانا کہ وہ خدا خود تھا اور دوسرے دو آدمی فرشتے تھے۔ تب خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ سدوم اور عمورہ کے لوگوں سے سخت ناراض ہے۔ اور جلد ہی وہ ان شہروں کے آدمیوں۔ عورتوں۔ جانوروں اور گھروں کو نیست و نابود کر دے گا۔ افسوس! ابرہام کے چہرہ پر عمورہ کے باشندوں کے لئے حسرت و یاس کے بادل چھا گئے۔ اب ابرہام لوط کے غیر مشفقانہ رویہ کا خیال نہ کرتے ہوئے اس سے محبت رکھتا تھا۔ اور فوراً اسے بچانے کی چارہ جوئی کرنا چاہی۔ ان دونوں شہروں کے باشندگان کے لئے بھی اسے بے حد رنج ہوا

پس اس نے خدا سے پوچھا کہ اگر اس شہر میں چند راستباز ہی بستے ہوں تو بھی کیا وہ اس شہر کو تباہ کرے گا؟ لیکن خدا نے کہا: اگر مجھے وہاں دس راستباز آدمی بھی ملیں۔ تو میں اُن کی خاطر سدوم کو تباہ نہ کروں گا۔ تب ابرہام واپس اپنے گھر چلا گیا اور خدا اور اس کے فرشتوں نے اپنی راہ لی۔

۸ لُوطؑ کا افسوسناک انجام:۔ دور سدوم کے شہر میں لُوطؑ کا ایک خوبصورت مکان اور زمین تھی۔ اس کی ایک بیوی اور دو بیٹیاں تھیں۔ وہ وہاں بہت خوش تھا اور ابرہام کی جو کنعان میں پیچھے رہ گیا تھا کچھ پرواہ نہ کرتا تھا۔ لیکن ابرہامؑ اسے یاد کیا کرتا۔ اور ابرہام کی التجا پر اسی شام دو فرشتے لُوطؑ کے پاس گئے۔ لوط نے انہیں اندر بلایا۔ اور اپنے ہاں کھانا کھلایا۔ اور جب وہ اندر تھے تو شہر کے چند بدمعاشوں نے مکان کو گھیر لیا۔ اور دروازہ پیٹتے ہوئے کہا، "وہ دو آدمی کہاں ہیں جو ابھی اندر گئے تھے۔ انہیں باہر لاؤ۔ ہم انہیں جاننا چاہتے ہیں" انہوں نے دروازے کو زور زور سے پیٹا اور بڑی طرح دھکیلتے تھے حتیٰ کہ وہ لُوطؑ پر تقریباً غلبہ پا ہی چکے تھے۔ اور قریب تھا کہ وہ دروازہ کو اکھاڑ پھینکتے تب فرشتوں نے لُوطؑ کو اندر کھینچ کر دروازہ بند کر دیا۔ پھر انہوں نے اس سے مخاطب ہو کر کہا، "اے لُوطؑ خداوند ان شہروں کی بدکرداری اور بد اعمالی کو دیکھتا ہے۔ اور وہ ان پر آگ اور گندھک کی بارش کر کے انکو تباہ و برباد کرنے والا ہے"۔ اس پر لوط بہت ڈر گیا۔ لیکن فرشتوں نے کہا۔ صبح کے وقت تو تیری بیوی اور تیرے بچے اس شہر میں اپنی ہر ایک چیز چھوڑ کر

پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں"۔ لُوطؑ اس قدر خوفزدہ ہو چکا تھا۔ کہ اسے اپنے مکان۔ نوکر اور جو سامان وہ پیچھے چھوڑ رہا تھا۔ اس کی بابت اسے ذرا بھی سوچنے کی فرصت نہ تھی۔ لیکن دوسرے دن علی الصبح اس نے اپنے بیوی بچوں کو تیار ہونے اور شہر چھوڑنے کے لئے کہا۔ فرشتوں نے ان سے جلدی کروائی۔ اور وہ چل پڑے فرشتوں نے کہا "جلد بھاگ جاؤ اور ہرگز ہرگز پیچھے گھوم کر نہ دیکھو" اور جب وہ تیزی سے بھاگے جا رہے تھے تو آگ کے برسنے کی آواز — لوگوں کی چیخ و پکار — اور جانوروں کے شور و غل کو بڑی صفائی سے سن سکتے تھے۔ وہ مکانوں کے جلنے کی بُو سونگھ اور آگ کی چنگاریوں کو جو ان کے پیچھے برس رہی تھیں محسوس کر رہے تھے۔ فرشتوں نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر کہا۔ "جلدی کرو" لُوط کی بیوی رُکی اور پیچھے رہ گئی۔ اور اس نے جلتے ہوئے شہر پر بڑے خوف سے نگاہ کی۔ لُوطؑ اور دوسرے لوگ تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ لیکن لُوطؑ کی بیوی؟ جب وہ پیچھے رہ گئی۔ تو وہ گرم اور نمکین مواد کی لپیٹ میں آ گئی۔ اس مواد نے جلد ہی اسے ڈھانپ لیا۔ اور اس کا خاکی جسم وہیں کا وہیں رہ گیا! — نمک کا ستون! — جو زمین میں مضبوطی سے گڑا ہوا تھا۔ خدا نے انہیں ٹھہرنے اور پیچھے دیکھنے سے منع کیا تھا اس نے حکم عدولی کی۔ اور اسے اپنے گناہ کی سزا بھگتنی پڑی۔ خدا نے اسے مواقع پہ مواقع دیئے۔ لیکن اس نے اپنی مرضی کی۔ لُوطؑ اور اس کی بیٹیاں بھاگتے ہی گئے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا پہنچے جہاں انہیں رہنے کے لئے ایک غار ملی۔ کتنی عجیب تبدیلی واقع ہوئی۔ وہاں نہ ہی ان کے پاس مال و اسباب نہ گھر نہ ماں اور نہ

ہی زمین تھی! لُوطؔ کے انتخاب کا کس قدر افسوسناک انجام ہوا — اگر وہ ذرا عقلمندی کرتا اور خود غرضی نہ کرتا۔ کاش! وہ جگہ کی ظاہری خوبصورتی ہی کو دیکھ کر اس فنا ہونے والی جگہ کو نہ چُنتا!!!

سبق کی عملی صورت

کیا آپ سوچتے ہیں کہ فرشتوں کے انہیں بار بار کہنے اور تاکید کرنے پر بھی لُوطؔ کی بیوی نے کیوں شہر کو چھوڑنے میں تاخیر کی۔؟

(لوقا ۱۷ : ۳۲ تجزیہ کیجئے)

بڑے طلبا کے لئے

چھوٹے بچوں کو بائبل کی حکایات فقط کہانیوں کے طور پر ہی سنائی جاتی ہیں لیکن بڑے طلبہ وطالبات کو یہ حکایات ذیل کے نقاط پر زور دیتے ہوئے سنائی جائیں۔

۱:۔ ابرہام ایک قابل تقلید ہیرو ہے (ہدایات برائے استاد دیکھئے)

۲:۔ لُوطؔ کے سدومؔ میں بسنے کا اخلاقی پہلو (مکاشفہ ۱۱ : ۸) میں آپ دیکھیں گے کہ وہ جگہ "جہاں ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا تھا۔ وہ یہی دنیا ہے جسے سدومؔ کا تشبیہی نام دیا جاتا ہے"۔ اس طرح ہم لُوطؔ کے سدومؔ کے چناؤ میں ان مسیحیوں کی تصویر دیکھ سکتے ہیں جنہوں نے لُوطؔ کی طرح اس دنیا کی خوشیاں اس کا لباس اس کا حلقۂ احباب اور اس کی عادات وخصائل کو اپنا لیا ہے۔ دیکھنا ۱۷ : ۹) ۱ ام ۱۵ — ۱۶ : ۱۸) مسیح کے سچے بندوں اور دنیا داروں میں فرق

معلوم کرنے کے لئے ان آیات کا مطالعہ کیجئے۔ (گلیتوں ۶ : ۱۴ اور ۱یوحنا ۲ : ۱۵ - ۱۷ بھی پڑھیئے)

آج کل کے مسیحی نوجوان جو اپنے آپ کو سچا مسیحی خیال کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سبق نہایت ضروری ہے۔

سبق نمبر ۱۱

ہاجرہ اور اسمٰعیل

پیدائش ۲۱: ۹-۲۱

حفظ کرنے کی آیت زبور ۴۰: ۱۷-الف

مقصد

ہاجرہ اور اسمٰعیل کی کہانی سے یہ ظاہر کرنا کہ خدا مصیبت زدہ لوگوں پر نگاہ رکھتا ہے۔ اور ان کی سنتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتے ہیں۔

ہدایات برائے استاد

آخر کے دو سبقوں کے لئے آپ کو معمول سے زیادہ مطالعہ کرنا پڑا ہے لیکن اس ہفتے آپ کو زیادہ مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی لیکن یہ یاد رکھئے کہ ہر ہفتے کی تیاری کا اہم جزو دُعا ہے اپنے ذاتی مطالعہ اور سکھانے کے لئے اور اپنی جماعت کے ہر لڑکے اور لڑکی کے لئے دُعا کرنا۔ کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

اپنے سبق کی تیاری کے لئے خداوند سے دُعا مانگنے کے بعد کلام مقدس میں سے پیدائش ۱۶: ۱-۱۶ اور ۲۱: ۹-۱۱ اور گلتیوں ۴: ۲۱-۳۱ پڑھیں

پہلے اس بات پر غور کریں کہ ابرہام کے گھرانے میں تمام تکالیف ہاجرہ اور اسمٰعیل کی وجہ سے شروع ہوئیں۔ کیونکہ ابرہام اور سارہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ خدا کے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے انہیں خدا کی مدد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے کہا تھا۔ کہ ابرہام کے ہاں بہت اولاد ہوگی۔ لیکن اس وقت تک اس کے ہاں کوئی اولادِ نرینہ نہ تھی۔ پس سارہ اور ابرہام خداوند کے انتظام میں مخل ہوئے۔ علاوہ ازیں سارہ نے ادر کیا کیا۔ جو کہ درست معلوم نہیں دیتا؟ (۶ آیت دیکھئے۔)

کیا آپ کا خیال ہے کہ ہاجرہ کو ابرہام کے گھرانے سے بھاگ جانا چاہیئے تھا؟ (آیت ۹ دیکھئے۔)

اسمٰعیل کے نام کے معنی ہیں "خدا سُنے گا" جو نام ہاجرہ نے خداوند کو دیا اس کے کیا معنی ہیں؟ (دیکھئے آیت ۱۳) کہانی کے دوسرے حصّہ (آیت ۲۴) سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا نے واقعی اُن پر نگاہ کی۔ اور ان کی فریاد سنی۔

نئے عہدنامہ میں پولُس رسول ہاجرہ اور سارہ کی اولاد کو ان لوگوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ جو شریعت کے ماتحت ہیں۔ (یعنی یہودی) اور جو نئے سرے سے پیدا ہو چکے ہیں۔ (یعنی سچے مسیحی) لیکن یہ ہمارے سنڈے سکول کے سبق میں شامل نہیں۔ کہانی بیان کرنے میں آیت ۲۹ ہماری بہت زیادہ راہنمائی کرے گی۔ اس کا پیدائش ۲۱: ۹ سے مقابلہ کیجئے۔ ننھے اضحاق

پر اسمٰعیل مہربان نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعد میں اس کو اس کی سزا جھیلنی پڑی۔ اس طرح خدا نے اس کی بھی سنی۔ اسمٰعیل اضحاق سے عمر میں کتنا بڑا تھا؟ (دیکھئے ۱۶:۱۶، ۲۱:۵ پس اسمٰعیل ۲۱:۱۴-۱۹ آیات کی کہانی کے مطابق کم از کم ۱۴ برس کا ہوگا۔

سبق

ا۔ سارہ کی بے صبری۔ شروع ہی سے خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ اس کے ایک بیٹا ہوگا۔ اور جس سے ایک بہت بڑی قوم پیدا ہو گی۔ لیکن ابرہام اور سارہ بوڑھے ہو رہے تھے۔ اور ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا تھا۔ اب صبر کے ساتھ خدا کے مقررہ وقت کے منتظر رہنے کے بغیر سارہ نے خود "مدد" کرنے کی ٹھانی۔ پس سارہ نے اپنی لونڈی ہاجرہ اسے دی تاکہ وہ اس کی بیوی بنے۔ جب ہاجرہ کو یہ معلوم ہوا کہ اس کے بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ تو وہ بہت مغرور ہو گئی اور سارہ کو حقیر جاننے لگی کیونکہ اس کے کوئی بچہ نہ تھا۔ تب سارہ اس سے سخت ناراض ہو گئی اور اس سے اتنا برا سلوک کرنے لگی۔ کہ ہاجرہ ڈر کر اس کے پاس سے صحرا کو بھاگ گئی۔ جب وہ ایک چشمہ پر بیٹھی تھی۔ تو خدا نے اس پر نظر ڈالی۔ اور اس سے ہمکلام ہوا ۔ پہلے اس نے ہاجرہ کو اپنی مالکہ کے پاس واپس جانے کو کہا۔ پھر اس نے کہا۔ "تیرے ایک بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام اسمٰعیل رکھنا" اس نام کے معنی ہیں: "خدا سنے گا" اور اس نے

یہ وعدہ بھی کیا۔ کہ اسمٰعیل کی نسل ہزاروں کی تعداد میں بڑھے گی۔ اور اسمٰعیل ایک آزاد مرد ہوگا۔ اور اس کے خلاف سب ہاتھ اٹھائیں گے۔ جب خدا اس سے یہ کہہ چکا تو اس کو بہت اطمینان ہوا۔ اور اس نے اس کنویں کو ایک خاص نام سے پکارا۔ جس کا مطلب ہے "اے خدا تو مجھے دیکھتا ہے"۔ ہاں خدا نے اسے صحرا میں دیکھا —— اور اس کی حفاظت کی۔ اسی طرح خدا ہر چیز پہ اور ہر شخص پر نگاہ رکھتا ہے۔ وہ ہمیں بھی دیکھتا اور ہماری بھی حفاظت کرتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کے لئے ہم اس کا شکریہ ادا کرنا نہیں بھولتے۔

تقریباً ۱۳ برس کے بعد خدا سارہ سے ہمکلام ہوا۔ اس نے کہا کہ اس کے بھی ایک بیٹا ہوگا اور وہ اپنا پرانا وعدہ پورا کرے گا۔ پہلے تو سارہ یقین نہ کرتی تھی۔ لیکن جب اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ تو وہ اتنی خوش ہوئی۔ کہ اس بچے کا نام اس نے اضحاق رکھا۔ جس کا مطلب ہے "ہنسی"۔ جب وہ بچہ بڑا ہوا تو ہاجرہ اور اسمٰعیل اس کو حاسدانہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ اضحاق کی پیدائش سے پہلے ہر چیز درست تھی۔ اسمٰعیل اپنے باپ کا چہیتا بیٹا تھا اور اپنے آپ کو ابرہام کے مال و متاع کا وارث خیال کرتا تھا۔ فطرتی طور پر اس کا خیال تھا کہ وہ خدا کے ابرہام سے وعدے کا مکمل جواب ہے۔ ہاجرہ بھی اپنے بیٹے سے بہت محبت رکھتی تھی۔ اور اس کے لئے بہترین چیزیں چاہتی تھی۔ لیکن جب اضحاق پیدا ہوا۔ تو اسے اپنی تمام امیدوں کا خاتمہ ہوتا نظر آیا۔ کیا

یہی وہ لڑکا تھا۔ جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا! اسمٰعیل وعدہ کا فرزند نہ تھا
اسمٰعیل نے جس کی عمر اس وقت ۱۴ برس کی تھی۔ اس مشکل کو مردانہ وار برداشت
کرنے کی بجائے نہایت ذلیل رویہ اختیار کیا ـــــ وہ اپنے چھوٹے بھائی
کو تنگ کرتا۔ اور اس کی زندگی اس کے لئے وبالِ جان بنا دیتا۔ میں امید کرتا
ہوں۔ کہ یہاں کوئی بچہ بھی اپنے چھوٹے بھائی یا بہن کو اس قدر تنگ نہ کرتا
ہو گا۔ ایسا کرنا نہایت بُرا ہے۔ خدا ہمارے کاموں کو دیکھ سکتا ہے۔ خُدا
اسمٰعیل کے کاموں کو دیکھتا تھا۔ جب کہ کوئی دوسرا اس کی اُن حرکات کا کچھ
خیال نہ کرتا تھا۔ لیکن ایک دن سارہ نے اسے دیکھ لیا۔ اور جیسا کہ ماؤں
کی عادت ہوتی ہے۔ وہ ہاجرہ کے بیٹے سے جو اس کے بیٹے سے بُرا سلوک کر رہا
تھا۔ سخت ناراض ہو گئی۔ نہایت غصہ کی حالت میں وہ سیدھی ابرہام کے پاس
پہنچی اور کہنے لگی "دیکھ! یہ عورت اور اس کا لڑکا لمحہ بھر کے لئے بھی اور زیادہ
ہمارے گھر میں نہ ٹھہرنے پائیں۔ یک لخت ان دونوں کو گھر سے باہر نکال دے
اسمٰعیل تیرا وارث نہیں بلکہ اضحاق حقیقی وارث ہے۔ اسمٰعیل یہاں ٹھہر نہیں
سکتا۔ بچارے ابرہام کے لئے یہ بڑی مشکل بات تھی۔ کیونکہ اسمٰعیل اس کا چہیتا
بیٹا تھا۔ وہ بہت افسردہ ہوا۔ اور اسی وقت اس نے خدا سے دُعا کی۔ وہ ہمیشہ
ایسا کرتا تھا۔ یہ کتنی اچھی بات ہے۔ کہ ہم تمام تفکرات کو خداوند کے حضور دُعا
میں پیش کریں۔ بعض اوقات ہمیں ہمارے حسبِ منشا جواب نہیں ملتا۔ لیکن خدا
بہتر جانتا ہے۔ اور ہمیں کبھی بھی غلط کام کرنے کو نہیں کہتا ابرہام کو خدا کا یہ جواب

ملاؤ کہ جو کچھ سارہ کہے وہ کرے۔۔۔۔ اور اس سے رنجیدہ نہ ہو۔ اضحاق ہی وہ بچہ ہے جس میں کہ میرا وعدہ پورا ہوگا۔ اور تیری خاطر میں اسمٰعیل کی اولاد سے بھی ایک بڑی قوم پیدا کروں گا" ابرہام بغیر کسی پس و پیش کے خدا کے فرمان کی تعمیل کے لئے کمربستہ ہو گیا۔

۳۔ صحرا میں ہاجرہ اور اسمٰعیل۔ دوسرے دن علی الصبح ابرہام اٹھا اور پانی کی ایک مشک بھر کے اور کچھ روٹی ہاجرہ کو دے کر کہا مجھے افسوس ہے کہ تجھے اور تیرے بیٹے کو یہ گھر چھوڑنا ہوگا۔ لیکن خدا تمہارا نگہبان ہو۔ یہ روٹی اور پانی لے کر جلدی سے چلے جاؤ۔ اگر سارہ کے اٹھنے تک تم یہیں پائے گئے تو وہ سخت ناراض ہو گی۔

پس دلی افسوس کے ساتھ انہوں نے ابرہام کو الوداع کہی اور روانہ ہوئے ہنوز ہلکی ہلکی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ کیونکہ ابھی تک سورج طلوع نہ ہوا تھا وہ ابرہام کے مسکن سے دور صحرا میں بھٹکتے پھرتے تھے۔ جہاں ریت کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ جو افق تک پھیلی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ اس سرزمین میں چٹیل میدان اور برہنہ چٹانوں اور کہیں کہیں ناگ پھنی کے پودوں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا جونہی سورج بلند ہوا۔ گرمی زیادہ ہونا شروع ہو گئی۔ اور جتنا وہ آگے بڑھتے اتنا ہی زیادہ گرمی کی وجہ سے نڈھال اور پیاسے ہو گئے۔ اُف کتنا بھیانک تھا وہ منظر! وہ گرتے پڑتے آگے بڑھے اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے قیمتی پانی کے چند گھونٹ بھرتے انہوں نے اپنی روٹیاں جلد ہی ختم کر لی تھیں۔ اور

اب پانی بھی بہت کم رہ گیا تھا۔ وہ ہائے ماں میں کتنا پیاسا ہوں۔ مجھے مشکیزہ دے دے "اور اس نے مشک کا تمام پانی پی لیا۔ لیکن ابھی تک دن کی گرمی ختم نہ ہوئی تھی۔ اور جلد ہی ایک دفعہ پھر ان پر پیاس کا غلبہ ہوا پیاس کی شدت نے لڑکے کو اس قدر نڈھال کر دیا۔ کہ اس میں چلنے کی سکت باقی نہ رہی۔ اسے ناگ پھنی کی جھاڑی تلے لٹا کر اس کی ماں کس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی۔ جب وہ پیاس کے مارے مر رہا تھا۔ تو اس کا کراہنا کس قدر دردناک تھا۔ ہاجرہ اس کی دردبھری آواز کی برداشت نہ کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ جا بیٹھی جہاں سے وہ اس کی آہ و فغاں نہ سن سکتی اور نہ ہی مرنا دیکھ سکتی تھی۔ وہاں وہ گریہ و زاری کرتی رہی۔

۴۔ خدا دیکھتا اور سنتا ہے۔ لیکن خدا نے اسمٰعیل کی چیخ و پکار کو سنتے اور اس کی تکلیف کو دیکھتے ہوئے۔ اس کی دعا کا جواب دیا۔ ہاجرہ نے اچانک ایک عجیب آواز سنی "ہاجرہ تو کیوں روتی ہے۔ خدا نے اسمٰعیل کے رونے کو سن کر جواب دیا ہے۔ اٹھ اور اسمٰعیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا؛" تب ہاجرہ نے اپنا اوپر اٹھایا۔ اور اسے نزدیک ہی ایک کنواں نظر آیا۔ اس گرم اور خشک صحرا میں پانی کا ایک کنواں ملنا کتنی حیرت انگیز بات ہے فوراً مشکیزہ بھر کر اس نے اسمٰعیل کو پانی پلایا۔ اس کے بعد اسمٰعیل کے ہوش و حواس قائم ہوئے۔ اور دعا کے جواب کے لئے انہوں نے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔ اگرچہ اسمٰعیل ایک نیک لڑکا نہ تھا۔ تو بھی خدا اس پر نہایت مہربان اور کریم تھا۔ ہمیں پیش آنے والی تمام باتوں کو وہ دیکھتا اور جانتا ہے۔ اور ان سب کی جو اسے پکارتے ہیں

دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ یہ کتنا اچھا ہوگا۔ اگر ہم دوسروں سے ہمیشہ مہربانی اور محبت سے پیش آنے کی کوشش کریں۔ تب ہم ضرورت کے وقت خدا کو پکارنے کا حق رکھتے ہیں۔ خدا ہمیشہ ہم پر مہربان ہے۔ اس لئے ہمیں دوسروں پر مہربان ہونا چاہیئے۔ اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو تنگ کرنا اور نہ ہی بُرا سلوک کرنا چاہیئے۔ خدا اسمٰعیل پر بڑا مہربان تھا۔ اور اس نے ان سے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اسمٰعیل ایک بڑی قوم کا باپ بن گیا۔ آج بھی ہم اس کی نسل کو دیکھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ عرب ہیں۔

سبق کی عملی صورت

(۱) اسمٰعیل کا مطلب ہے ”خدا سنے گا“ ہاجرہ کا بیٹا اس نام سے کیوں کہلایا؟

(۲) اس کنوئیں کے نام کا جس کے قریب خداوند پہلی مرتبہ ہاجرہ سے ہمکلام ہوا تھا۔ کیا مطلب ہے؟

بڑے طلبا کے لئے

سبق تیار کرنے کے لئے رومیوں ۴، ۹ اور گلیتوں ۴ باب کو دوبارہ پڑھیئے

نئے عہد نامہ کہاں پراؤں سے ہم سیکھتے ہیں کہ خدا کے ابرہام کیساتھ اُن (پیدائش ۱۲ : ۳ و ۲۲ : ۱۸) کا مطلب یہ تھا کہ مسیح اضحاق کی نسل سے پیدا ہوگا اور اس پر ایمان لانے سے ہر قوم کے لوگ برکت پائیں گے اضحاق کی پیدائش سے پہلے ابرہام اور سارہ نے خدا کے وعدوں کو پورا کرنے میں اس کی مدد کرنے کا خیال کیا۔ اُنکی تجویز کا نتیجہ اسمٰعیل تھا۔ اسمٰعیل کی نسل سے عرب ہیں۔ جن میں پیغمبرِ اسلام پیدا ہوئے۔ کیا اسلام ہر قوم کے لوگوں

کی خداوند یسوع مسیح پر جو ان کے لئے مؤا اور پھر جی اٹھا۔ ایمان لانے اور خدا سے برکتیں حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے؟ نہیں وہ تو انجیل (خوشخبری) کے صحیح مفہوم کی سخت مخالفت کرتا ہے۔

اس طرح ابرہام اور سارہ کی تجویز کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ وہ خدا کے وعدوں کی تکمیل میں رکاوٹ کا سبب بنے۔ ہاجرہ اور اسمٰعیل کی کہانی بیان کرنے کے بعد سوالات پوچھ کر جماعت سے کہانی کے سب نقاط لکھوانے کی کوشش کریں۔

سبق نمبر-۱۲

ابرہام اور اضحاق

پیدائش ۲۲: ۱-۱۹

حفظ کرنے کی آیت رومیوں ۸: ۳۲

مقصد

اس سبق کا خاص مقصد یہ دکھانا ہے۔ کہ خدا ایسے لوگوں کی تلاش کرتا ہے۔ جو اپنی زندگی میں اسے اوّل جگہ دینے کو تیار ہیں۔

ہدایات برائے استاد

۱۔ خدا نے ابرہام کی آزمائش کی۔ اس کہانی میں ہم اس آزمائش کا ذکر پڑھتے ہیں۔ ہم اکثر جگہ پڑھتے ہیں۔ کہ خدا نے اپنے لوگوں کو آزمایا۔ مثلاً (خروج ۱۶: ۴-۲، استثنا ۸: ۲-۱۶، استثنا ۱۳: ۳، وغیرہ وغیرہ) خدا نے کیوں ایسا کیا؟ کیا وہ ان لوگوں کو غلط راستے پر لانا چاہتا تھا؟ ہرگز نہیں شیطان ہمیں آزمائش میں ڈالتا ہے۔ خدا ایسے موقعوں سے ہمیں درست راستے پر چلنا سکھانا چاہتا ہے۔ (یعقوب ۱: ۱۳)

کیا خدا کو پیشتر سے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ اس آزمائش کا نتیجہ کیا ہوگا؟

نہیں۔ خدا اس وجہ سے تو نہیں آزماتا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی سب کچھ جانتا ہوتا ہے۔ تو بھی خدا یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آیا ابرہام آزمائش میں پورا اترتا ہے کہ نہیں۔ اس آزمائش سے خدا کو ابرہام کا فائدہ ملحوظ تھا (دیکھو استثنا ۸:۱۶) سو خدا ابرہام کے ایمان کو مضبوط کرنا چاہتا تھا۔ اِس لیے اُس نے اِس کو اُس آزمائش میں ڈالا۔

۲۔ مندرجہ ذیل پر غور کریں:۔ (۱) ابرہام کی فرمانبرداری (۲) ۳ آیات صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب خدا نے اسے بلایا۔ تو وہ فوراً چل پڑا۔

(۱۱) ابرہام کا خدا پر بھروسہ۔ کیا وہ نوجوانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کررہا تھا؟ جب اس نے کہا "میں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں۔ اور سجدہ کرکے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے۔" ہرگز نہیں۔ عبرانیوں ۱۱:۱۹ آیت سے ہم معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ ابرہام کے دل میں کیا تھا۔ اُسے پورا یقین تھا۔ کہ اگر اضحاق مر بھی گیا۔ تو خدا اُسے مردوں میں سے زندہ کریگا

انسان کی قربانی چڑھانے کے متعلق نوٹ

بنی اسرائیل کے اردگرد رہنے والی غیر اقوام اس رونگٹے کھڑے کردینے والی رسم کو عمل میں لایا کرتے تھے۔ (دیکھو ۲ سلاطین ۳:۲۶، ۲۷ اور ۱۷:۳۱) لیکن خدا ابرہام سے اس قسم کی بات نہیں چاہتا تھا۔ بعدازاں نبیوں اور شریعت کے ذریعہ خدا نے اس بات کو صاف صاف بتا دیا۔ کہ وہ اس بات سے بڑی نفرت کرتا ہے۔ (دیکھو احبار ۲۰:۲۔ اِستثنا ۱۲:۳۱ یرمیاہ

(۹ : ۱۱ : ۳) خدا کبھی نہ چاہتا تھا۔ کہ ابرہام سے اضحاق کو لے لے وہ ابرہام کی آزمائش کر رہا تھا۔ کہ آیا وہ خدا کو اپنی سب سے قیمتی چیز دینے کو تیار ہے کہ نہیں۔

اس کہانی کے خداوند یسوع کی تمثیل ہونے کے متعلق نوٹ

نئے عہد نامہ میں صاف الفاظ میں تو نہیں بتایا گیا۔ لیکن مسیحی لوگوں نے ابتدائی صدیوں ہی سے اس تصویر میں خدا باپ کے پیار کی تصویر کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دے دیا۔ اضحاق اس طرح خداوند مسیح کی تصویر ہے۔ لیکن ایک نامکمل تصویر۔ کیونکہ اضحاق فی الحقیقت قربان نہ ہوا۔ لیکن خداوند مسیح نے ہماری خاطر موت سہی (یوحنا ۳ : ۱۶)

سبق

۱۔ آزمائش۔ خدا اکثر ہمیں آزماتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ ہمیں برائی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اور نہ ہی وہ یہ جاننا چاہتا ہے۔ کہ ہم کیا کریں گے کیونکہ خدا تو پیشتر ہی سے سب کچھ جانتا ہے۔ وہ صرف اس لئے اکثر اوقات ہمیں آزماتا ہے۔ کہ ہمارا ایمان اس میں زیادہ مضبوط اور گہرا ہو جائے۔ اسی طرح ایک دفعہ خدا نے ابرہام کی بھی آزمائش کی۔ اضحاق اب ایک بڑا خوبصورت اور مضبوط نوجوان ہو چکا تھا۔ اور اس کا باپ اسے بڑا پیار کرتا تھا۔ ایک دن خدا ابرہام سے ہمکلام ہوا۔ اور اس سے کہا۔ اے ابرہام میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے اکلوتے بیٹے کو اس پہاڑ پر جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ لے چل اور میں

چاہتا ہوں۔ کہ وہاں تو اسے میرے لئے سوختنی قربانی گزرانے

"ہیں! میں کیا سن رہا ہوں؟ آہ! اضحاق!! اپنے ہی پیارے اور جگر کے ٹکڑے اضحاق کو قربان کروں۔ یہی تو میری ساری عمر کی پونجی ہے۔ اور خدا نے بھی تو اپنے تمام وعدے اضحاق ہی کے ذریعے پورے کرنے ہیں" ابرہام نے فی الفور یہ سب کچھ کہہ دیا۔ ابرہام نے اکثر دیکھا تھا۔ کہ اسکے اردگرد رہنے والی غیر اقوام انسانی قربانی کیا کرتی ہیں۔ سو اس بات سے اُسے کچھ خاص صدمہ نہ ہوا۔ اسے تو ایک چیلنج دیا جا رہا تھا۔ خدا اضحاق مانگ رہا تھا۔ کیا ابرہام خدا کو اوّل جگہ دیتے ہوئے اپنی سب سے قیمتی چیز دینے کو تیار تھا۔ یا وہ اضحاق کو خدا سے اعلےٰ جگہ پر رکھنے کو تیار تھا؟ سوال یہ تھا۔ کہ وہ اس چیلنج کو کس طور سے لے گا؟ ابرہام اس بات میں کمزور نہ نکلا۔ کیا وہ خدا کا دوست نہ تھا؟ اس نے خدا کو اوّل جگہ دی۔ اور اس نے پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ چاہے اسے اپنا سب کچھ ہی نہ دینا پڑے وہ ضرور خدا کے حکم کو بجا لائے گا۔

۲۔ ابرہام کا سفر۔ دوسرے دن صبح سویرے اٹھ کر ابرہام نے اپنے گدھے پر پلان وغیرہ ڈال دیا۔ اور پھر اضحاق کو کندھے سے پکڑ کر جگاتے ہوئے کہا "اضحاق اٹھو۔ آج ہمیں بڑی دور جانا ہے۔ کہ خدا کے حضور قربانی گزرانیں میں نے گدھے پر پلان تو ڈال لیا ہے۔ اب اٹھو اور اس پر لکڑیاں لادنے میں میری مدد کرو" اضحاق اٹھ بیٹھا اور اس نے گدھے پر لکڑیاں لادنے میں باپ کی مدد کی۔ تب ابرہام نے کچھ آگ بھی ایک برتن میں ڈال لی۔ اور ایک چاقو بھی لے

لیا۔ تب باپ بیٹا اور دو نوکر بھی سفر کو چل پڑے۔ ابرہام کا دل تو غم کے بوجھ سے دبا جا رہا تھا۔ لیکن اضحاق اپنی توانائی میں خوشی کے مارے بھاگا جا رہا تھا۔ وہ سارا دن چلتے رہے۔ شام کو انہوں نے ایک جگہ خیمہ گاڑا۔ دوسرے دن وہ اور بھی سویرے اٹھے اور سارا دن آہستہ آہستہ صحرا میں چلتے رہے۔ دوسرا دن بھی ختم ہو گیا۔ اور انہوں نے شام کو پھر ایک جگہ ڈیرہ ڈال دیا۔ تیسرے دن سفر کرتے کرتے خدا ابرہام سے ہمکلام ہوا۔ اور کہا "ابرہام تم سامنے وہ پہاڑ دیکھتے ہو۔ وہی جگہ ہے جہاں میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے قربانی گزرانو"

ابرہام کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ تاہم بڑی ہمت سے قدم اٹھاتا ہوا۔ وہ پہاڑی کے دامن تک پہنچ گیا۔ اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے گدھے کی پیٹھ سے اُتار کر اضحاق کی پیٹھ پر لکڑیاں لادیں۔ تب اس نے ایک ہاتھ میں چھری اور دوسرے میں آگ لے کر اپنے دونوں نوکروں سے مخاطب ہو کر کہا "میں اور لڑکا ہم دونوں عبادت کرنے پہاڑ پر جا رہے ہیں۔ تم دونوں یہاں انتظار کرو ہم جلد واپس آجائیں گے"۔ یہ کہنا کہ ہم دونوں واپس آجائیں گے۔ ایک بڑی عجیب سی بات معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ ابرہام کو تو پتہ تھا۔ کہ وہ اضحاق کو قربانی کے طور پر گزرانے گا۔ نئے عہد نامے کے دوسرے حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ابرہام کا خدا پر اتنا پختہ ایمان تھا کہ اگر اضحاق مر بھی جائے گا۔ تو خدا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔

۳۔ تیاری۔ جب وہ قدم بہ قدم پہاڑ پر چڑھتے جا رہے تھے۔ تو اضحاق بڑا خوش معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ دھیمی آواز میں کچھ گنگنا تا بھی جا رہا تھا۔ اچانک اسے اپنے باپ کی خاموشی کا احساس ہوا۔ اور اس نے دیکھا کہ وہ اپنا سر نیچے جھکائے ہوئے جا رہا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے۔ تب اضحاق کو فی الفور خیال آیا۔ اور اس نے کہا "ابا ہمارے پاس لکڑیاں۔ آگ اور چھری تو ہے۔ لیکن سوختنی قربانی کے لئے برا کہاں ہے"؟ اور اس کا دل کچھ دھڑکنے لگا۔ اور وہ سوچنے لگا۔ "اس کا کیا مطلب ہے؟ ہمارے پاس برا ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن برا کوئی بھی نہیں۔ بے شک میرا باپ مجھے قربان نہیں کرے گا"۔ اضحاق جانتا تھا کہ بہت سے غیر اقوام اپنے بچوں کو قربان کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ فکر و تشویش سے اپنے باپ کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ بوڑھے آدمی نے اپنے منہ میں انگلی ڈالتے ہوئے کہا "بیٹا فکر نہ کرو۔ خدا خود اپنے لئے سوختنی قربانی کے برے کا انتظام کرے گا"۔ اضحاق کی اس سے تسکین ہو گئی۔ اور اس نے اور کچھ نہ پوچھا۔ اور وہ آہستہ آہستہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ ابرہام نے بڑی خاموشی سے ایک مذبح بنایا۔ اور اس پر لکڑیاں چن کر آگ رکھ دی اب اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے اپنے جگر کے ٹکڑے اضحاق کو جسے وہ خدا سے دوسرے درجہ پر پیار کرتا تھا باندھ لیا۔ لڑکے نے حیران بلکہ خوف زدہ ہو کر کہا "ابا جان! آپ تو کہتے ...." ابرہام نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ گویا کہ وہ کہہ رہا تھا "بیٹا خاموش۔ خدا خود مہیا کرے ...." اور اس کی آنکھوں

سے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی تھی۔ اب اس نے اضحاق کو باندھ کر لکڑیوں پر رکھ دیا۔

۴۔ مخلصی۔ ابرہام نے ذبح کرنے کے لئے اپنی چھری کو اپنے سر سے بھی اوپر اٹھایا۔ اور وہ پورے زور سے چھری چلانے ہی کو تھا کہ اس نے آواز سُنی "ابرہام! ابرہام"! بوڑھے ابرہام کے چہرے کی ہیئت بدل گئی۔ اور اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اور کہا "ہاں۔ میں یہاں ہوں" اب اس آواز نے دوبارہ کہا "اے ابرہام۔ لڑکے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا۔ میں جان گیا ہوں کہ تو خدا کو پیار کرتا ہے اور اپنی سب سے عزیز چیز کو بھی خدا کو دینے کو تیار ہے"۔ ابرہام کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ اور اس کے چہرے سے خدا کے چہرے کا سا نور برس رہا تھا۔ اس نے مذبح پر سے دوسری طرف دیکھا تو اُسے ایک عجیب ترین معجزہ نظر آیا۔ کانٹے دار جھاڑیوں میں ایک مینڈھے کے سینگ پھنسے ہوئے تھے۔ ابرہام نے خوشی خوشی بیٹے کی رسیوں کو کھول کر اسے کھڑا کر دیا باپ بیٹے دونوں نے مل کر مینڈھے کو پکڑ کر قربانی چڑھائی۔ اب جب کہ اس شام کی قربانی کی خوشبو دھوئیں کے ساتھ آسمان کو چڑھ رہی تھی۔ تو ان دونوں نے زندہ خدا کے حضور عبادت کو گھٹنے ٹیک دیئے۔ اور انہوں نے فدیہ دینے کے لئے اس کے حضور شکرانہ پیش کیا۔

تب وہ خدا کے پیار اور بخششوں کے لئے حمد و ثنا گاتے ہوئے پہاڑ پر سے واپس نیچے چلے گئے۔

ابرہام نے خدا کو اوّل جگہ دی ۔ خدا ابرہام سے اضحاق کو لینا نہیں چاہتا تھا ۔ وہ صرف ابرہام کے خدا پر ایمان کو مضبوط کرنا چاہتا تھا ۔ ابرہام نے خدا سے کسی چیز کا دریغ نہ کیا ۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کو اوّل جگہ دیں ۔ اور اسے ہر شخص اور ہر چیز سے زیادہ پیار کریں ۔ کیا ہم کرتے ہیں ؟

۵ ۔ خداوند یسوع کی تصویر ۔ اس کہانی میں ایک اور بات بھی ہے جس کے متعلق میں چاہتا ہوں ۔ کہ ہم سب غور کریں یہ خدا کی ایک کیسی خوبصورت تصویر ہے ۔ جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہماری خاطر دے دیا ۔ ابرہام کو اپنے پیارے بیٹے کے ساتھ دیکھ کر ہمیں خدا باپ یاد آتا ہے ۔ جو ابتدا ہی سے بیٹے کو پیار کرتا تھا ۔ اور جو اسے ہماری خاطر قربان کرنے کو بھی تیار تھا ۔ اور اضحاق میں ہم خداوند کے بیٹے خداوند یسوع مسیح کی خوبصورت تصویر دیکھتے ہیں جو ہماری خاطر اپنے آپ کو قربان کرنے کو تیار تھا ۔ تاہم یہ ایک مکمل تصویر نہیں ہے ۔ کیونکہ اضحاق کو تو ذبح نہ کیا گیا ۔ لیکن خداوند مسیح نے ہماری خاطر موت برداشت کی ۔

سبق کی عملی صورت

ابرہام اور اضحاق کی کہانی کس طرح اس کہانی کی مانند ہے ۔ کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا ؟

اس میں کون کون سی فرق باتیں ملتی ہیں ۔

بڑے طلبا کے لئے

یہ کہانی دو طرح سے خداوند یسوع کی تصویر ہے۔

۱۔ (مندرجہ بالا نوٹ بھی دیکھئے) وہ اکلوتا بیٹا تھا۔ جس کا خدا نے دریغ نہ کیا۔ اضحاق مسیح کی مثال ہے۔

۲۔ لیکن وہ مینڈھا بھی مسیح کی مثال ہے۔ کیونکہ دراصل وہ مینڈھا تھا جو اضحاق کی جگہ ذبح ہوا۔ اور اضحاق آزاد کیا گیا۔ اس کہانی میں اضحاق میری اور آپ کی مثال ہے۔ اور خداوند مسیح خدا کا برّہ ہماری خاطر ذبح ہوا۔

سبق نمبر ۱۳

اضحاق اور ربقہ

پیدائش ۲۴ : ۱ - ۶۷

حفظ کرنے کی آیت : - اپنی سب راہوں میں اس کو پہچان - اور وہ تیری رہنمائی کرے گا - امثال ۳ : ۶ -

مقصد

اس سبق کا مقصد بچّوں کو یہ دکھانا ہے . کہ خدا اپنے پیار کرنے والوں اور اس کی راہوں پر چلنے والوں کی دعاؤں کو کس طرح سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے -

ہدایات برائے اُستاد

اُستاد اس باب کو خود ہی دو تین دفعہ پڑھے . اسے جماعت کے سامنے یا ساتھ پڑھنے کی ضرورت نہیں -

اُستاد کہانی کی چیدہ چیدہ باتوں کو نوٹ کرلے -

اُستاد اس کہانی کے مرکزی خیال کو تلاش کرے . آیت ۲۷ "اور مجھ کو خداوند ٹھیک راہ پر چلا کر میرے آقا کے بھائیوں کے گھر لایا" -

کہانی کو اپنے تصوّر میں لانے کی کوشش کریں اور کہانی میں ذکر کردہ واقعات کا ان واقعات سے مقابلہ کریں جن سے بچّے واقف ہوں مثلاً ایک اُونٹوں کا قافلہ گردوغبار سے پُرسٹرکیں۔ ایک کنوآں اور شام کے وقت عورتوں کا گروہ در گروہ پانی بھرنے آنا۔

نوٹ۔ آیت ۲۔ ران کے نیچے ہاتھ رکھ کر کھائی قسم ایک بڑی پختہ قسم ہُوا کرتی تھی۔ آیات ۳ و ۴۔ بیاہ کرنے کے متعلق پرانے عہدنامے میں بتایا ہُوا خیال خدا کا بہترین اور اعلےٰ ترین خیال نہیں ہے۔ مثلاً ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا یہ کہانی بالکل اس وقت کے رسومات کے مطابق تھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسیحی لوگ اس کے نمونے پر چلیں۔ مسیح بیاہ کے متعلق خدا کے آئیڈیل (نظریہ) کو اس دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں خدا کے برگزیدہ لوگ بھی ہمیں بڑی مفید باتیں بیاہ کے متعلق بتاتے ہیں۔ اور اس کہانی میں تین مفید باتیں ہیں۔ جنہیں ہمیں غور سے دیکھنا چاہیئے :۔

(i) ابرہام صرف یہی نہیں چاہتا تھا۔ کہ اضحاق غیر قوموں میں سے کسی لڑکی سے شادی نہ کرے۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ وہ اس ملک میں واپس نہ جائے جس سے وہ نکل آیا تھا۔ آیات ۳، ۶

(ii) زیادہ زور خدا کے چننے پر دیا گیا ہے۔ ابرہام یا اضحاق نے نہیں بلکہ خدا نے خود چننا تھا۔ آیت ۷۔

(iii) ابرہام اور ربقہ کا خاندان اس بات پر زور دیتے تھے کہ ربقہ خود بیاہ

کہانی کو اپنے تصوّر میں لانے کی کوشش کریں اور کہانی میں ذکر کردہ احتیاط کا ان واقعات سے مقابلہ کریں جن سے بچے واقف ہوں مثلاً ایک اُونٹوں کا قافلہ گرد وغبار سے پُرسٹرکیں۔ ایک کنوآں اور شام کے وقت عورتوں کا گروہ در گروہ پانی بھرنے آنا۔

نوٹ۔ آیت ۲۔ ران کے نیچے ہاتھ رکھ کر کھائی قسم ایک بڑی پختہ قسم ہُوا کرتی تھی۔ آیات ۳ و ۴۔ بیاہ کرنے کے متعلق پرانے عہدنامے میں بتایا ہُوا خیال خدا کا بہترین اور اعلےٰ ترین خیال نہیں ہے۔ مثلاً ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا یہ کہانی بالکل اس وقت کے رسومات کے مطابق تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسیحی لوگ اس کے نمونے پر چلیں۔ مسیح بیاہ کے متعلق خدا کے آئیڈیل (نظریہ) کو اس دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں خدا کے برگزیدہ لوگ بھی ہمیں بڑی مفید باتیں بیاہ کے متعلق بتاتے ہیں۔ اور اس کہانی میں تین مفید باتیں ہیں۔ جنہیں ہمیں غور سے دیکھنا چاہیئے:۔

(i) ابرہام صرف یہی نہیں چاہتا تھا۔ کہ اضحاق غیر قوموں میں سے کسی لڑکی سے شادی نہ کرے۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ وہ اس ملک میں واپس نہ جائے جس سے وہ نکل آیا تھا۔ آیات ۳، ۶

(ii) زیادہ زور خدا کے چننے پر دیا گیا ہے۔ ابرہام یا اضحاق نے نہیں بلکہ خدا نے خود چننا تھا۔ آیت ۷۔

(iii) ابرہام اور ربقہ کا خاندان اس بات پر زور دیتے تھے کہ ربقہ خود بیاہ

کے لئے رضامند ہو۔ آیات ۵۷، ۵۸، ۵۸

آیت ۱۰۔ خادم کے سفر کو نقشہ پر دیکھیئے، وہ بیر سبع سے جو کنعان کے جنوب میں تھا شمال کی طرف دمشق ہیں سے جو کہ موجودہ شام کا ملک ہے حاران کو جاتا ہے۔ جو کہ ابرہام کے بھائی نحور کا شہر تھا۔ موجودہ ترکی میں بھی اس شہر کا نام حاران ہے۔ اور وہ سیریا (شام) کی سرحد پر واقع ہے۔

آیت ۶۵۔ 'برقع' یہ عبرانی کا لفظ اردو میں بعینہٖ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اور بائبل میں دو تین دفعہ آتا ہے۔ ایک دفعہ تو اس آیت میں۔ اور آپ یہاں ان باتوں پر غور کریں۔ (ا) کہ کسی اور موقع پر اس نے پردہ نہیں کیا۔ (ب) اس نے صرف اسی وقت پردہ کیا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ وہ شخص تھا جس سے اس کا بیاہ ہونا تھا اور وہ اس کا خاوند ہونے کو تھا۔ اس لئے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ اکثر لڑکیوں کی طرح اس نے اضحاق سے پہلی دفعہ ملتے وقت شرم محسوس کی۔ دوسری دفعہ لفظ برقع اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب ہم پیدائش ۳۸: ۱۲-۲۶ میں پڑھتے ہیں۔ اس موقع پر چہرہ ڈھانکنا ایک بدقماش عورت کا پتہ دیتا ہے۔ (آیت ۱۵) ایسے حالات کے ماتحت برقع ایک شرمناک چیز تھی۔ عورتوں کا مردوں کے سامنے چہرہ ڈھانکنا ایک مسلمانوں کی رسم ہے۔ بائبل میں اس کو کہیں واجب قرار نہیں دیا گیا۔

سبق

کون کوئی خاص بات ابرہام کے متعلق جانتا ہے؟ (بچوں سے یہ

سوال کر کے جواب کا انتظار کریں) ابرہام کے متعلق خاص بات یہ ہے کہ وہ خدا کو پیار کرتا تھا۔ اور وہ خدا کے حکموں کو مانتا تھا۔ اس کے بیٹے کا کیا نام تھا؟ پچھلے ہفتے ہم نے اس کے متعلق کیا پڑھا؟

کہانی

خادم کو تلاش کے لئے روانہ کیا جاتا ہے:۔ ایک روز ابرہام کے گھر ایک بڑی افسوسناک بات واقع ہوئی۔ اس کی بیوی سارہ وفات پا گئی۔ وہ ایک سو ستائیس برس کی بڑھیا تھی۔ اس کی وفات کے بعد ابرہام بہت اکیلا سا محسوس کرتا تھا۔ اب اس کے پاس صرف اضحاق ہی تھا۔ جس کو وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اب وہ اضحاق کے لئے فکرمند ہونے لگا۔ کیونکہ اس نے ابھی تک اپنے لئے بیوی تلاش نہ کی تھی۔ یقیناً آج کل بھی بہت سے باپ ہیں۔ جو اپنے بیٹوں کے لئے فکرمند ہیں۔ کہ وہ بیاہ کریں۔ اور اگر وہ مسیحی باپ ہونگے تو وہ ضرور فکرمند ہوں گے۔ کہ ان کے بیٹے اپنے لئے مسیحی بیویاں تلاش کریں۔ کیونکہ کسی مسیحی مرد یا عورت کا کسی غیر مسیحی سے شادی کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہے۔ ابرہام بھی آج کل کے مسیحی باپوں کی طرح یہ نہ چاہتا تھا کہ اضحاق کنعانی لڑکیوں میں سے کسی کے ساتھ شادی کرے۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ کیوں ایسا چاہتا تھا؟ کیونکہ وہ بُت پرست تھے۔ اور سچے خُدا کو پیار نہ کرتے تھے۔ سو ابرہام نے اپنے پرانے خادم کو بلایا۔ جو بڑا ہی وفادار تھا۔ اور اپنے مالک کو بڑا ہی پیار کرتا تھا۔ اور ابرہام نے اس سے

قسم لی۔ کہ وہ اضحاق کو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی کے ساتھ شادی کرنے نہ دے گا۔ تب ابرہام نے کہا" میں چاہتا ہوں۔ کہ تو یہ لمبا سفر طے کر کے میرے رشتہ داروں میں میرے ملک کو واپس جائے۔ اور ان میں سے ایک لڑکی لائے۔ ہاں ممکن ہے کہ لڑکی تمہارے ساتھ اتنی دُور آنا نہ چاہے لیکن اگر وہ نہ آنا چاہے تو تو واپس آ جانا۔ خدا ضرور تمہاری رہبری کرے گا۔" سو نوکر نے قسم کھائی۔ اور وہ اپنے لمبے سفر کے لئے تیاری کرنے کو چلا گیا۔

سفر:۔ اس نے ابرہام کے دس بہترین اُونٹ تیار کر لئے۔ آج کل بھی ہم اُونٹوں کو اسی کام کے لئے استعمال ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یعنی وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان اُٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کس کس بچے نے گرد سے پُر سڑکوں پر اُونٹوں کو سامان اُٹھا کر لئے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نوکر نے جس کا نام الیعزر تھا سفر کا تمام سامان اُونٹوں پر لاد دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے سونے چاندی کے زیورات بھی رکھ لئے۔ بعد میں ہم دیکھیں گے کہ اس نے اس زیور سے کیا کیا۔

سو وہ سفر کو چل پڑا۔ سفر بڑا لمبا تھا۔ اور سڑکیں ریت سے پُر تھیں۔ وہ آگے بڑھتا گیا۔ اور آخر کار وہ اس شہر میں پہنچ گیا۔ جہاں ابرہام رہا کرتا تھا۔

ربقہ سے ملاقات:۔ سُورج تیزی سے غروب ہو رہا تھا اور شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اور وہ دُور سے شہر پناہ کو دیکھ کر

بڑا خوش ہوا۔ اس نے شہر پناہ کے باہر ایک کنواں بھی دیکھا۔ کنویں پر شام کے وقت کون آیا کرتا ہے؟ ہاں ٹھیک عورتیں اور لڑکیاں پانی کے گھڑے اُٹھائے ہوئے آرہی تھیں۔ اور خادم ان کی لمبی قطار کو دیکھ رہا تھا۔ ان کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نے خدا سے دُعا بھی کی۔ اور اس سے پیشتر کہ وہ کچھ کرے۔ اس نے خدا سے دعا مانگی۔ کیونکہ وہ ایک بڑا دانا نوکر تھا۔ اگر ہم سب ایسا ہی کریں۔ تو ہمیں کس قدر خوشی حاصل ہوگی۔ اس نے ایک بڑی عجیب دُعا مانگی۔ اس نے کہا" اے خدا۔ عورتیں پانی بھرنے آرہی ہیں۔ میں ان میں سے ایک کو مجھے پانی پلانے کو کہوں گا۔ اور اگر وہ پلائے اور کہے "میں تیرے اُونٹوں کو بھی پلاؤں گی" تو وہی لڑکی ہو جسے تو نے میرے آقا کے لئے چُن لیا ہے۔" دُعا ختم کرکے وہ انتظار کرتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہاں ایک بڑی خوبصورت لڑکی آگئی۔ جس کا نام ربقہ تھا۔

نوکر نے اس سے کہا" مہربانی سے مجھے پانی پلانا۔" آپ کو پتہ ہے کہ اس نے کیا جواب دیا۔؟ اس نے کہا" ہاں میں آپ کو اور آپ کے اُونٹوں کو بھی پانی پلاؤں گی۔" خدا نے خادم کی دُعا سنی۔ اور وہ اسے درست جگہ لے گیا۔ خدا ہمیشہ دعائیں سنتا ہے اور وہ ہمیں درست راستے پر لے چلتا ہے۔

سو خادم نے اپنے سامان میں سے ایک خوبصورت نتھ نکال کر اس کی ناک میں ڈالی۔ اور خوبصورت کڑے اس کے ہاتھوں میں ڈال دیئے۔ ایک لڑکی کے لئے یہ کیسا ہی خوبصورت انعام تھا! اور ان کو دیکھ کر اس کی آنکھیں خوشی سے

چمک اُٹھیں۔ تب اس نے اس سے پوچھا "تم کون ہو۔ اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟" اور آپ سُن کر حیران ہو گئے کہ وہ اضحاق کی دُور کے رشتے میں بہن تھی۔ اس نے خادم کو اپنے باپ کے گھر میں چل کر ٹھہرنے کو کہا۔ اور اسے بتایا "تمہارے اور تمہارے اونٹوں کے لئے ہمارے گھر میں کافی جگہ ہے۔ میں جلدی جا کر گھر میں بتاؤں گی کہ تم یہاں ہو۔"

ربقہ اپنے گھر خبر لے جاتی ہے :- جب وہ خوشی خوشی بھاگی ہوئی گھر آئی تو اس نے سارا واقعہ اپنی ماں۔ باپ اور بھائی کو بتایا۔ اس نے کہا "کنوئیں پر ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس کے پاس دس اونٹ تھے۔ میں نے اس کو اور اس کے اونٹوں کو کچھ پانی پلایا۔ اور دیکھو اس نے مجھے یہ نتھ اور کڑے انعام دیئے۔" اس کا بھائی لابن یہ سارا انعام دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ اور اس نے کہا "میں اس کو جا کر گھر لے آؤں گا۔" لابن اسے گھر لے آیا۔ اس نے اُسے ہاتھ پاؤں دھونے کو پانی دیا۔ اور نوکروں کو کھانا تیار کرنے کو کہا۔ اور خود اس کے اونٹوں کی دیکھ بھال کی۔ لیکن اس بوڑھے آدمی نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جب تک کہ میں اپنا مقصد بیان نہ کر لوں۔ سو وہ سب سُننے کو اکٹھے بیٹھ گئے۔

خادم اپنی درخواست پیش کرتا ہے :- پہلے اس نے بتایا۔ کہ وہ ابرہام کا خادم ہے۔ اور کہ ابرہام کس قدر مالدار ہے۔ اس کے پاس کس قدر بے شمار بھیڑ بکریاں۔ بیل بھینس۔ سونا چاندی اور نوکر چاکر ہیں۔ اس نے کہا کہ ابرہام نے یہ سب کچھ اپنے بیٹے اضحاق کو دے دیا۔ اور اس نے اسے کہا کہ وہ جا کر

اس کے بیٹے اضحاق کے لئے اس کے اپنے لوگوں میں سے ایک بیوی تلاش کرے تب اس نے اپنے سارے سفر کا حال کہہ سُنایا۔ کہ کس طرح اس نے کنوئیں کے پاس بیٹھ کر دُعا کی۔ اور کس طرح خدا نے اس کی دُعا کا جواب دیا۔ اور ربقہ نے بعینہ وہی الفاظ کہے۔ اور اس نے کہا "کیا آپ میرے آقا سے مہربانی سے پیش آئیں گے۔؟ اور کیا آپ ربقہ کو میرے ساتھ بھیج دیں گے۔ کہ وہ اضحاق کی بیوی ہو"؟

لابن اس کی ماں اور باپ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اور انہوں نے کہا۔ "بے شک خدا تجھے یہاں لے آیا ہے۔ ہم انکار نہیں کر سکتے۔ تم ربقہ کو لے جا سکتے ہو" خدا نے بڑے عجیب طریقے سے دُعا کا جواب دیا۔ اور وہ بوڑھا آدمی خدا کا شکر ادا کرنا نہ بھولا۔ ہاں خدا ضرور ہماری دعائیں سُنتا اور ہماری رہبری کرتا ہے۔ اور چاہیئے کہ ہم اس کا شکر ادا کرنا بھول نہ جائیں۔

ان کا رخصت ہونا:۔ دوسرے ہی دن خادم ربقہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ قدرتاً ربقہ کی ماں اس سے بڑی افسردہ ہوئی۔ اور اس نے کہا" اس کو اور دس دن میرے ساتھ رہنے دے۔ اور پھر اس کو لے جانا" لیکن خادم جلد جانا چاہتا تھا سو انہوں نے ربقہ سے پوچھا۔ وہ ذرا بھی نہ جھجکی۔ اور اس نے فوراً کہا" ہاں میں جاؤں گی" اسے معلوم تھا۔ کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنے سے ڈرتی نہ تھی۔ اکثر اوقات لوگ درست بات تو جانتے ہیں — لیکن وہ اسے کرنے سے ڈرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ شاید جو وہ کرنا چاہتے

ہیں۔ اگر نہ کر سکے تو لوگ ان کی ہنسی اُڑائیں گے۔ ربقہ ایسی نہ تھی سب کچھ تیار کیا گیا۔ اور وہ اپنے سامان اور سہیلیوں کو لے کر اونٹوں پر سوار ہو کر چل پڑی۔ اور وہ اس خادم کے پیچھے پیچھے اس دُور دراز ملک تک جہاں ابرہام رہتا تھا۔ چلی گئی۔

اضحاق ربقہ سے ملاقات کرتا ہے :۔ وہ شام کے وقت گھر کے نزدیک پہنچے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اضحاق اس وقت باہر کھیتوں میں جا کر سوچنا پسند کیا کرتا تھا۔ اچانک جو اس نے دُور فاصلے پر دیکھا۔ تو اسے گرد کا بادل سا دکھائی دیا۔ اور اُونٹوں کی ایک لمبی قطار نزدیک بڑھی چلی آرہی تھی وہ جلدی جلدی ان کے استقبال کو بڑھا۔ اور جب وہ نزدیک آیا۔ تو ربقہ نے خادم سے پوچھا "وہ کون شخص ہے؟" اس نے جواب دیا۔ "وہ اضحاق ہے۔" ربقہ نے اپنے دوپٹے سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔ اس نے کیوں ایسا کیا؟ میرے خیال میں اس لئے کہ اسے شرم آتی تھی۔ خادم نے اضحاق سے سفر کا تمام عجیب واقعہ کہہ سنایا۔ تب اضحاق ربقہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے خیمے میں لے گیا۔ جب اس نے اُسکا نقاب اُٹھایا۔ تو اضحاق نے دیکھا۔ کہ وہ کس قدر خوبصورت ہے۔ اور اس نے اس سے بڑا پیار کیا۔ اور وہ اس کی بیوی ہوئی۔

یہ کیسی عجیب کہانی ہے۔ جو ہم کو بتاتی ہے کہ خدا ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے۔ آیئے ہم ضرور خدا سے ہر بات کے لئے جو ہم کرتے ہیں دُعا کیا کریں۔ اور جب ہم سنہلی آیت زبانی یاد کرتے ہیں تو ہمیں جاننا چاہیئے کہ

اصلی خوشی حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

سبق کی عملی صورت

فرض کیجئے کہ ربقہ کی سلومی نام ایک سہیلی تھی جس طرح وہ کنوئیں پر کے تمام واقعات سلومی کو بتائے گی۔ان کو اپنے الفاظ میں لکھیئے۔

بڑے طلبا کے لئے

۱۔ اس کہانی سے مسیحی بیاہ پر بحث کرنے کے لئے ایک اچھا خاصہ موقع پیدا ہوتا ہے۔(اُستاد کے لئے ہدایات اور اشارات بھی پڑھیں)

ا۔ ایک تمثیل کے طور پر بھی یہ کہانی بیان کی جاتی ہے۔

ابرہام کو خدا فرض کیا جا سکتا ہے۔جو کہ باپ یا دشاہ ہو کر اپنے بیٹے کی شادی کا انتظام کرتا ہے۔(متی ۲۲ : ۲)

اضحاق مسیح یعنی دولہے کی مثال ہو سکتا ہے۔جس سے دیکھے بغیر ہم پیار کرتے ہیں۔(۱۔ پطرس ۱ : ۸) اور دولہے کی گواہی خادم یعنی رُوح پاک دیتا ہے۔دوسری آمد پر مسیح اضحاق کی طرح تیار شدہ دلہن یعنی کلیسیا سے ملے گا۔

الیعزر رُوح القدس کی مثال ہے۔جو اپنے متعلق کچھ نہیں کہتا۔(یوحنا ۱۶ : ۱۳) یہ وہ ہے جو دلہن کا سنگار کرتا ہے۔(گلیتوں ۵ : ۲۲، ۲۳) اور اسے دولہے کی ملاقات کے لئے تیار کرتا ہے۔

ربقہ برگزیدوں اور چُنے ہوؤں کی مثال ہے۔جو کہ مسیح کی دلہن ہیں۔

(یونانی میں کلیسیا' کے یہی معنی ہیں۔)

اس طرح اس کہانی کے ذریعہ بچّوں سے اپیل کی جاسکتی ہے کہ اپنی زندگیاں مسیح کو دے دیں۔ اور اس کی یعنی یسوع کی پیروی کریں جس طرح ربقہ نے اضحاق کی کی۔ اس کہانی کا ارتقاء ۵۸ آیت میں پایا جاتا ہے۔ "کیا تو آدمی کے ساتھ جائے گی؟" کیا ہم پاک روح کی اس درخواست کو سُننے کو تیار ہیں؟

سبق نمبر۔ ۱۴

یعقوبؔ اور عیسوؔ

(پیدائش ۲۵ : ۲۰ — ۳۴
۲۷ : ۱ — ۴۵)

حفظ کرنے کی آیت۔ گلتیوں ۶ : ۷

مقصد

یعقوب کی کہانی سے یہ واضح کرنا کہ دھوکا بازی کے کاموں کا ظاہری فائدہ آخری نقصان کی رقم مجرا سے زیادہ ہوتا ہے۔

ہدایات برائے اُستاد

ابرؔہام کے بارے میں ۱۲ ابواب کے بعد کلام۔ نسبتاً اختصار کے ساتھ اضحاقؔ کی زندگی کا تذکرہ کرتا ہے۔ پھر آگے کے ۱۰ ابواب یعقوبؔ کے بارے میں ہیں۔ اس جگہ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ شخص جسے اتنی امتیازی حیثیت دی جاتی ہے۔ وہ اپنی کسی خوبی کے باعث قابل تقلید کردار معلوم نہیں دیتا۔ بار بار ہم ایک کمینے فریبی اور چالاک آدمی کو دیکھتے ہیں۔ بائبل میں ایک بات خاص طور سے نمایاں ہے۔ کہ یہ فرضی قابل قدر ہستیاں نہیں گھڑتی (اسلام سے مقابلہ کیجئے جو کہتا ہے کہ تمام انبیا بغیر گناہ کے ہیں) اس کی باتیں زندگی سے مطابقت رکھتی

ہیں اور بائبل اپنے تمام بڑے بڑے کرداروں کے گناہوں اور اسی طرح خوبیوں کو بھی صاف صاف بغیر ردّ و بدل کئے پیش کرتی ہے۔ اور یہ سچائی ہی اس کا ایک ثبوت ہے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے نہ کہ آدمیوں کی گھڑی ہوئی باتیں۔

لیکن یعقوب کے کردار میں بھی عمدہ نقاط موجود ہیں۔ جو کہ خصوصاً اس کے بھائی عیسو سے اس کا مقابلہ کرنے سے کہانی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی تمام کمزوریوں کے باوجود یعقوب ایک ایسا آدمی تھا۔ جس نے کہ روحانی اشیاء کی قدر و قیمت کو جانا۔ (دیکھئے ۲ کرنتھیوں ۴ : ۱۸) عبرانیوں کے گیارھویں باب میں یعقوب کا نام ایمانداروں کی فہرست میں آتا ہے (آیت ۲۱)

پہلوٹھے کا حق نہ صرف باپ کی جائیداد کا وارث ہونا یا قبیلے کی سرداری کا جانشین ہونا ہی تھا۔ بلکہ اس کے یہ معنی بھی ہوتے۔ کہ خداوند کے ابرہام کے ساتھ عجیب و غریب وعدے اس کی نسل سے پورے ہوں گے۔ اور یہی وہ حصّہ تھا۔ جس کی یعقوب نے قدر کی۔ اور عیسو نے اسے حقیر جانا۔

ہارونی پاسبانی کی تقرری سے پہلے ایک خاندان کا بزرگ اس کا مذہبی راہنما بھی ہوتا تھا۔ اور وہی ان کا خدا کے سامنے نمائندہ بھی ہوتا تھا۔ اس لئے خداترس بوڑھوں کی آخری برکات دُعا اور ایمان کی رُوح میں دی جاتیں (دیکھئے عبرانیوں ۱۱ : ۲۰، ۲۱) اور جو خدا کی برکت کی پیشین گوئیاں ثابت ہوئیں اور یہ ایک اور چیز تھی جس کو یعقوب ڈھونڈتا تھا۔ خدا کا یعقوب سے وعدہ پڑھیے (باب ۲۵ آیت ۲۳ کا رومیوں ۹ : ۱۰ — ۱۲ سے مقابلہ کریں) یعقوب کے لئے

خدا کا یہ ارادہ تھا۔ اور یہ اس کی کمینی اور دھوکے بازی کی چالوں کے بغیر ہی پورا ہو جاتا۔ اس کی تدبیر نے فوراً اس کے بھائی سے اس کی دشمنی کرا دی۔ اور اسے اپنے ملک سے مفرور ہونا پڑا۔ دھوکہ دینے والے نے خود بھی پہلے اپنے چچا سے (۲۹: ۲۵) اور بعد میں اپنے بیٹوں سے (۳۷: ۳۱ - ۳۲) دھوکہ کھایا تھا۔ در اصل اس کی زندگی کے آخری سالوں میں اسے اس کے پہلے گناہوں کا مکمل بدلہ ملا ــــ اس کی بیٹی دینہ ذلیل ہوئی۔ (باب ۳۴) اس کی عزیز بیوی راخل بنیمین کو جنم دیتے مر گئی۔ (۳۵: ۱۸ ــ ۱۹) اس کے بیٹے اس کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث بنے۔ (۳۵: ۲۲-۳۷: ۲
ــــ باب ۳۸) "جو کچھ کوئی بوئے گا سو کاٹے گا"

عیسو پر نوٹ

عبرانیوں ۱۲: ۱۶، ۱۷ آیات میں اس کے کردار کا خلاصہ ملتا ہے اُسے بے دین کہا گیا ہے۔ گو کہ بعد میں اس نے برکت حاصل کرنا چاہی۔ لیکن وہ نہ کر سکا۔

اس کی اولاد ادومی کے نام سے کہلاتی ہے اور پُرانے عہد نامے میں اکثر ان کا ذکر آتا ہے۔ (مثلاً گنتی ۲۰: ۱۴ــ ۲۱ اور عبدیاہ ۱ــ ۱۵) یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ ہیرودیس جو کہ مسیح کی پیدائش کے وقت یہوداہ کا بادشاہ تھا۔ وہ ایک اُدومی ہی تھا۔

اسی وجہ سے کئی یہودی اس سے

بغض رکھتے تھے۔ اور وہاں ایک زیلوتیس نامی جماعت تھی۔ جو کہ خصوصاً اس کی مخالفت میں بڑے سرگرم تھے۔ بارہ شاگردوں میں سے ایک شاگرد بھی پہلے اسی جماعت سے تھا (دیکھئے لوقا ۶ : ۱۵)

سبق ۱۔ توأم

اضحاق اور ربقہ کی شادی کے کچھ عرصہ بعد خداوند نے انہیں اولاد بخشی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلے توأم ان کے ہاں ہی پیدا ہوئے ہاں! درست ہے کہ دو جڑواں لڑکے پیدا ہوئے۔ پہلے کا نام انہوں نے عیسو رکھا اور دوسرا یعقوب کہلایا۔ عموماً توأم بچے شکل و صورت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اکثر ان میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے مگر عیسو اور یعقوب کا معاملہ دِگرگوں تھا۔ اور وہ یہاں تک فرق تھے کہ کسی اجنبی کو بھی یہ گمان نہ گذر سکتا کہ وہ بھائی ہیں۔

عیسو قدرے سیاہ فام تھا۔ اس کے بازوؤں۔ ہاتھوں اور گلے پر بال تھے۔ وہ بالکل شکاری معلوم دیتا تھا۔ اس کی خوشی محض باہر شکار کھیلنے میں ہوتی تھی۔ اور اس کے علاوہ وہ کسی چیز کی بھی چنداں پرواہ نہ کرتا بعض اوقات وہ باہر کھیتوں اور جنگلوں میں کئی کئی دن ٹھہرا رہتا۔ اور تھکا ماندہ اور بھوکا ہو کر گھر لوٹتا۔ اور ہر ایک سے خدمت کی توقع رکھتا تھا وہ اپنے باپ کا چہیتا بیٹا تھا۔ اضحاق شکار کا بڑا دلدادہ تھا۔ اور عیسو اس کے لئے پلے ہوئے ہرن گھر لایا کرتا۔ جو کہ کھانے میں بہت لذیذ اور

جٹے پیٹے ہوتے تھے۔ لیکن اس کی ماں اسے اتنا پسند نہ کرتی تھی۔ کیونکہ وہ گھر پر کبھی نہ رہتا تھا۔ اس کے برعکس یعقوب اپنے بھائی سے بالکل فرق تھا اس کا رنگ پیلا سفید۔ نرم کھال اور وہ خوبصورت جوان تھا۔ وہ خاموش رہتا۔ اور بڑے اطمینان اور صبر سے گھر پر رہتا۔ اور اپنی بھیڑ بکریوں کی نگہبانی کرتا تھا۔ یہ اپنی ماں کا چہیتا تھا۔ کیونکہ یہ اس کا تنہائی کا ساتھی تھا۔

۲ پلوٹھے کا حق :۔ اُن دنوں یہ رواج تھا۔ کہ سب سے بڑے لڑکے کو خاندان کا سردار بننے اور خدا کی خاص برکات حاصل کرنے کے خاص حقوق حاصل ہوتے تھے۔ چونکہ عیسو یعقوب سے کچھ بڑا تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر پلوٹھے کا حق اُسے پہنچتا تھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ کس طرح خداوند نے ابرہام سے اضحاق کو خاص برکات بخشنے اور اس کی نسل کو بھی بڑی بڑی برکتیں دینے کا وعدہ کیا تھا؟ خوب! تو یہ ایک خاص روحانی برکت تھی۔ جو عیسو کو ملنی تھی۔ لیکن وہ صرف وقتی (عارضی) چیزوں میں دلچسپی لیتا تھا۔ اس کے برعکس یعقوب پلوٹھے کے حق میں بہت دلچسپی لیتا تھا۔ اور درحقیقت اگر یہ ممکن ہوتا تو وہ خود اُسے چُن لیتا۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ عیسو حسب معمول شکار سے نڈھال اور بھوکا گھر آیا۔ اور اس نے یعقوب کو سُرخ دال پکاتے دیکھا۔ اور اس کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے کہا "مجھے تھوڑی سی سُرخ دال دے دے۔ میں فاقہ سے بیدم ہوا جاتا ہوں۔" اب یعقوب نے دیکھا کہ موقع اچھا ہے ــــــ اس نے کہا "بہت اچھا" میں یہ

ایک شرط پر تجھے دوں گا۔ کہ اس کے عوض تو مجھے پہلوٹھے کا حق دے دے عیسو نے لمحہ بھر کے لئے سوچا "میں بھوک سے مرا جاتا ہوں۔ تو پہلوٹھے کے حق کا مجھے کیا فائدہ؟" "کیا تو وعدہ کرتا ہے" یعقوب اس بات پر مُصّر رہا۔ "اوہ اچھا بھئی" عیسو نے کہا کہ تو پہلوٹھے کا حق لے لے اور مجھے دال تو دے دے۔" پس سودا ہو گیا۔ اور عیسو کھا پی کر یعقوب کو مطمعن چھوڑ کر چلا گیا۔ جو کچھ وہ چاہتا تھا وہ اُسے مل گیا۔ یعقوب کیسا مکّار آدمی تھا۔ اور (عنقریب) ابھی ہم پھر دیکھیں گے کہ وہ بعد میں اس سے بھی زیادہ فریبی اور دھوکا باز نکلا۔ حالانکہ یہ یعقوب ہی تھا جو خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ اور عیسو رتی بھر بھی مذہب کی پرواہ نہ کرتا تھا۔

۳۔ برکت :۔ جب اضحاق ضعیف اور نابینا ہو گیا۔ اور اسے اپنی موت کے دن قریب ہوتے نظر آئے۔ تو قدرتی طور سے اس نے چاہا کہ وہ اپنے پہلوٹھے عیسو کو پدرانہ دعائیں دے۔ اس وقت کا یہ بھی ایک دستور تھا کہ خدا پر ایمان رکھنے والا باپ جو کہتا وہ ان کاموں کی ایک قسم کی پیشنگوئی ہوتی جو کہ واقعی خدا نے کرنے ہوتے تھے۔ اس برکت کو حاصل کرنا ایک بیش بہا چیز کو حاصل کرنا ہوتا تھا پس ایک دن اضحاق نے عیسو کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے! میں بہت ضعیف ہو گیا ہوں۔ اور ضرور جلد ہی مر جاؤں گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تو کھیتوں میں جا کر شکار کھیلے۔ اور ایک موٹا تازہ ہرن شکار کر کے گھر لائے۔ اور میری حسب پسند لذیذ کھانا تیار کر کے میرے پاس لائے۔ تاکہ میں اسے کھاؤں اور مرنے سے پہلے تجھے دل سے دُعا دوں۔"

۴ چالاک ماں :۔ لیکن پردے کے پیچھے کوئی کھڑی تھی۔ جو یہ سب کچھ سُن رہی تھی۔ یہ ربقہ تھی۔ اور جو کچھ اضحاق نے عیسو سے کہا اس کو بھی سُن لیا اور فوراً اسے یعقوب کا خیال کیا ـــــ وہ یعقوب جو اس کا چہیتا تھا اور جسے پلوٹھے کا حق ملا ہوا تھا ـــــ "اس کی بابت کیا کیا جائے کیوں نہ ہو کہ اُسے دُعا ملے عیسو کو کیوں ملے" ؟ جو کہ سوائے شکار کے اور کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور پھر یعقوب اس دُعا کی قدر بھی تو زیادہ کرے گا"۔ تب وہ خاموشی سے یعقوب کو ڈھونڈنے باہر نکل گئی۔ تو اس کی سیاہ آنکھوں میں مکّاری کی لہر دوڑ گئی۔ ربقہ جو کچھ سُن چکی تھی۔ اُسے بھی کہہ سُنایا۔ اور دھوکا اور مکّاری کی تدبیر پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی۔ "بیٹا یعقوب اب جو کچھ میں کہوں تو ضرور وہی کرنا۔ ریوڑ میں جا اور بھیڑ کے دو بچے لے آ۔ ـــــ موٹے تازے لانا ـــــ ہم انہیں ذبح کریں گے۔ اور میں ایک لذیذ کھانا تیار کروں گی ـــــ بالکل تیرے باپ کی حسب پسند ـــــ پھر تو اُسے اپنے باپ کے پاس لے جانا تو وہ تجھے دُعا دے گا"

ایسا کرنا کس قدر غضبناک اور کمینہ کام تھا۔ ربقہ جانتے ہوئے کہ وہ (اضحاق) اندھا تھا ضعیف کو دھوکا دینے اور اپنے توامی بھائی سے دُعا چھیننے کے لئے اپنے بیٹے کی حوصلہ افزائی کرتی رہی۔ اور یعقوب نے اس خیال پر بالکل کوئی نقطہ چینی نہ کی ـــــ لیکن جہاں تک وہ قیاس کر سکتا تھا۔ اسے اس کام میں دو ایک مشکلات نظر آئیں۔ "لیکن ماں" اس نے کہا "عیسو کے

جسم پر تو بہت سے بال ہیں۔ اور میرے ہاتھوں اور گلے پر تو کوئی بال نہیں ہیں اگر باپ نے مجھے ٹٹولا تو اسے پتہ چل جائے گا کہ میں عیسو نہیں ہوں۔ شاید وہ مجھے دُعا دینے کی بجائے لعنت ملامت کرے۔

"بہت اچھا" اس کی ماں نے کہا۔ "اگر اسی طرح ہوا بھی تو وہ لعنت مجھ پر آئے گی۔ تو صرف وہ کر جو کچھ میں کہتی ہوں۔ تو وہ بکری کے بچے لے آ۔" پس اس نے حکم مانا۔ اور وہ بکری کے بچّے لے آیا۔ اور اُنہوں نے اُنہیں ذبح کیا۔ تب ربقہ نے گوشت سے عمدہ کھانا تیار کیا۔ بالکل اضحاق کی دل پسند قسم کا کھانا —— پھر اس نے عیسو کے چند کپڑے تلاش کئے۔ اور یعقوب کو پہنا دیئے۔ اور اس کے ہاتھوں اور اس کے گلے پر بکریوں کی کھالیں لپیٹ دیں۔ اور اسے یہ کہتے ہوئے کھانا اور روٹی دی۔ "اب یہ تو اپنے باپ کے پاس لے جا۔" اُف یہ کام کس قدر زبردست تھا۔ یقیناً اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا! یہاں پر یعقوب بھی دراصل بُرا کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

۵ (برکت) دُعا چھینی گئی:۔ پھر یعقوب نے کھانا لیا۔ اور اپنے باپ کے کمرہ کی طرف چل دیا۔ اس نے پکارا۔ "اے باپ" بوڑھے اضحاق نے جس طرف سے آواز آئی تھی۔ اندھی آنکھیں اس طرف اُٹھائیں۔ "ہاں! تو کون ہے؟" "میں ہوں تیرا پلوٹھا بیٹا عیسو" یعقوب نے جواب دیا۔ جو کچھ تو نے کرنے کو کہا سو میں نے کیا۔ اب تو یہ شکار کھا اور مجھے دل سے دُعا دے۔ "تجھے ہرن بہت جلد مل گیا؟" "یہ کیسے ہوا۔؟" اضحاق نے پوچھا۔ "اوہ یہ

تو خداوند نے مجھے دیا ہے"۔ یعقوب نے بڑی پارسائی سے کہا۔ اس طرح کا جھوٹ گھڑنا اور اس میں خدا کا نام بھی لانا کس قدر بُری بات ہے۔ لیکن اضحاق قدرے مشکوک تھا۔ اس لئے اس نے کہا۔ "ذرا نزدیک آ تاکہ میں تجھے ٹٹولوں اور مجھے یقین ہو جائے۔ کہ تو عیسو ہی ہے۔" دیکھئے ربقہ کو ہر بات یاد تھی لیکن وہ یعقوب کو اس کی آواز تبدیل کرنے کے لئے کہنا بھول گئی تھی، (جب بوڑھے اضحاق نے یعقوب کے ہاتھ ٹٹولے اور بال محسوس کئے۔ تو اس نے کہا یہ عجیب بات ہے۔ آواز تو یعقوب کی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ ہاتھ بالوں والے ہیں۔ اور یہ عیسو ہے۔ کیا تو واقعی میرا بیٹا عیسو ہے۔" اس نے پوچھا اور یعقوب نے جواب دیا۔ "میں وہی ہوں"۔ پس اضحاق نے کھانا کھایا اور کچھ مے پی۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ "اے میرے بیٹے اب میرے پاس آ۔ اور مجھے چوم اور جونہی یعقوب جھکا۔ بوڑھے باپ نے یعقوب کے کپڑوں سے خوشبو سونگھی اور کہا۔ "او ہو میرے بیٹے کی مہک کھیتوں کی سی مہک ہے۔ خدا تیرے کھیتوں کو زرخیزی بخشے۔ اوس۔ زمین کی زرخیزی اور تیرے پاس مے اور گندم بہتات سے ہو۔ اور باقی کا قبیلہ تیری خدمت کرے تو اپنے بھائیوں پر حکمرانی کرے۔ اور وہ تیرے آگے جھکیں۔ اور جو کوئی تجھ پر لعنت دے خود ملعون ہو اور جو تجھے دعا دے۔ وہ برکت پائے"۔ یہی وہ دُعا تھی جو اضحاق نے دی تھی۔ کیونکہ یہی چیزیں تھیں۔ جو کہ ان دنوں بہت اہم سمجھی جاتی تھیں۔

۶ عیسو کا لوٹنا:۔ یعقوب اپنے باپ کے پاس سے نکلا ہی تھا۔ کہ اس کا بھائی عیسو شکار سے ہرن لے کر لوٹا۔ اس نے بھی لذیذ کھانا پکایا۔ اور اپنے باپ کے پاس لے جا کر کہا۔" اے باپ! شکار کا گوشت حاضر ہے۔ اسے کھا اور مجھے برکت دے"۔ لمحہ بھر کے لئے وہاں خاموشی رہی۔ پھر اضحاق نے گھبرا کر کہا۔" تو کون ہے"۔ اور عیسو نے جواب دیا۔" کہ میں تیرا پلوٹھا بیٹا عیسو ہوں"۔ اس کا باپ بہت ہراساں ہوا۔ اور خوفزدہ ہو کر —— وہ ہانپنے لگا۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں۔ کہ بوڑھے کو کیا محسوس ہوتا ہوگا۔ "! اُف ۔ وہ بہت کراہا۔" وہ کہاں ہے؟ جو تیرے آنے سے پہلے میرے پاس شکار لایا۔ اور میں نے اسے دُعا دی۔" اس پر عیسو زار زار چلانے لگا۔ اور روتے ہوئے باپ کے پلنگ کے ایک طرف اپنے زانوں پر گر پڑا۔" اے میرے باپ" عیسو زور سے چلایا۔" مجھے بھی برکت دے۔" مگر اضحاق نے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے جواب دیا۔" کہ تیرا بھائی مکاری سے آیا اور تیری برکتیں چرا لے گیا"۔ ہائے ہائے پکار کر عیسو آہ و زاری کرنے لگا۔" اس نے ایسا بُرا کام دوسری دفعہ کیا ہے۔ پہلے تو اس نے میرا پلوٹھے کا حق لے لیا۔ اور اب اس نے برکت بھی لے لی ہے۔ اے باپ تیرے پاس میرے لئے کوئی برکت بھی نہیں رہی؟" بوڑھے نے آہ بھری اور کہا۔" میں نے اُسے ہر چیز سے برکت دی ہے"۔" لیکن اے باپ" عیسو چلایا۔" مجھے صرف ایک ہی برکت دے۔" مہربان باپ مجھے دُعا دے۔ اور وہ چلا چلا کر رونے لگا۔ تب اضحاق نے کہا۔" بہت اچھا بیٹا! تیری بسر اوقات زمین کی پیداوار پر ہوگی۔ اور تو ایک تلوار

چلانے والا بنے۔ اور اپنے بھائی کی خدمت کرے۔ اور تو ایک دن اپنے بھائی کی خدمت سے آزاد ہو جائے گا۔ لیکن آخر کار یعقوبؔ کے اس بُرے دھوکے کے نتائج افسوس ناک ہوں گے۔" اور اسی سبب سے یعقوبؔ کی زندگی میں بہت سے نتائج ظاہر ہوئے۔ سب سے پہلا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ عیسوؔ یعقوبؔ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک توامی بھائی دوسرے بھائی سے بُغض رکھے۔ اس سے بدتر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ عیسوؔ نے یعقوبؔ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہؤا تھا۔ لیکن کسی نے عیسوؔ کو ایسی باتیں اپنے آپ سے کہتے سُن لیا اور ربقہ کو بتا دیا۔ اور اس نے یعقوبؔ کو کہیں اور چلے جانے کی صلاح دی۔ ایک اور نتیجہ بھی نکلا کہ یعقوبؔ بھاگ جاتا ہے۔ کیسا یاؤس کُن انجام ہے! گو ہمیں معلوم ہے کہ اپنی بقیہ زندگی میں یعقوبؔ کو اپنی دغا بازی کے باعث بہت سے رنج و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ خود پہلے اپنے چچا اور بعد میں اپنے سگے بچّوں سے دھوکا کھا گیا۔ اس کی بیوی مقابلتاً کم عمری میں مر گئی اور اس کے بیٹے بدکار اور بُرے اور اپنے باپ کے لئے بڑی شرم کا باعث ہوئے پس دیکھئے ہماری سنہلی آیت کس قدر سچی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ شائد سب سے زیادہ افسوس ناک چیز یہ ہے۔ کہ خدا بہر حال یعقوبؔ کو برکت دینا چاہتا تھا۔ (باب ۲۵: ۲۳) ہر چند وہ ایسے دھوکے کے طریقہ سے نہ دیتا۔ پس اگرچہ یعقوبؔ نے برکت حاصل کر لی لیکن اس نے نقصان بھی بہت اُٹھایا۔ کیونکہ ہمیشہ اس کو ایسے کمینے طریقہ کے لئے پشیمان ہونا پڑا

اور آج ہمیں بھی اس چیز سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ ایک غلطی کے مرتکب ہونے پر ہم بہت پشیمان بھی ہو جاتے ہیں۔ تاہم اس کا بدلہ ہمیں ضرور ملیگا اور جو کچھ ہم نے بویا ہو گا۔ اس کی کٹائی سے ہم نہ بچ سکیں گے۔ اور ہمیں صرف اسی زندگی میں نہ کاٹنا ہو گا۔ بلکہ ایک دن ہمیں خدا کے سامنے بھی حاضر ہونا ہو گا۔ جو ہمارے اس زمین (دُنیا) کے اعمال کے مطابق ہمارا انصاف کرے گا۔ وہ جنہوں نے اچھا بیج بویا ہو گا۔ خدا کے وعدہ کے مطابق اجر پائیں گے۔ اور جنہوں نے بُرے کام کیئے ہوں گے۔ سزا پائیں گے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا سچائی۔ نیک خیالات۔ خوش کلامی اور نیک کاموں کا بیج کس قدر ضروری ہے۔

سبق کی عملی صورت

مندرجہ ذیل اضمان میں جس قدر زیادہ نقصانات آپ سوچ سکتے ہیں۔ نقل کیجئے۔

ا یعقوب نے اپنے بھائی کو دو دفعہ دھوکہ دیا

نتیجہ کے طور پر
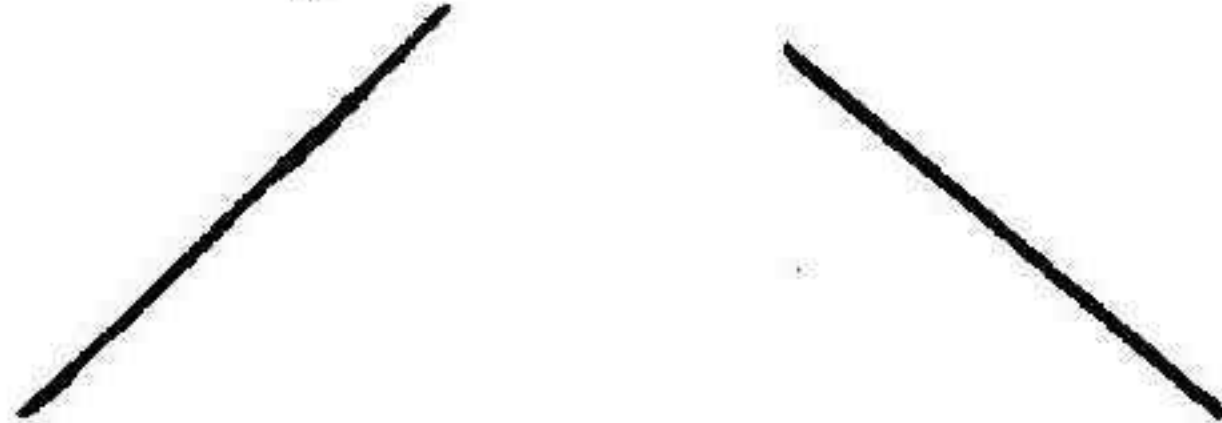
ذیل کے اضمان میں اسے نقصان ہُوا

اس میں شک نہیں کہ اس کو پہلوٹھے کا حق اور برکت مل

گئی۔ (لیکن خدا اس کو یہ چیزیں
(۲) کسی صورت میں بھی دے
(۳) سکتا تھا)

۲ ایک لڑکا امتحان میں دھوکہ دیتا ہے
نتیجہ کے طور پر

ذیل کے اضمان میں اسے نقصان اُٹھانا پڑیگا	شاید وہ امتحان میں کامیاب ہو جائے۔ (لیکن کیا خدا اسے
(۱)	بغیر دھوکہ دہی پاس کرانے میں
(۲)	اُس کی مدد نہیں کرسکتا؟)
(۳)	

بڑے طلباء کے لئے

بڑے طلباء سے مندرجہ ذیل نقاط پر بحث کیجئے:۔

۱ یعقوب نے کیا کیا خوبیاں دکھائیں۔ جن کے باعث خدا نے آخر کار اُسے ایمان میں مضبوط بنایا۔ (دیکھئے "برائے اُستاد")

۲ اخلاقی و دیگر نقصانات جو کہ یعقوب کے سے چال چلن سے ہوتے ہیں۔

سبق نمبر ۱۵
یعقوب کی سیڑھی

پیدائش ۲۸ باب

حفظ کرنے کی آیت - یوحنا ۱۴: ۶

مقصد

بیت ایل کے مقام پر یعقوب کی کہانی بتانا۔ خداوند مسیح کو سیڑھی کی مثال دینا کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان میل ملاپ کا ذریعہ ہے۔

ہدایات برائے استاد

سب سے پہلے اس باب کو پڑھیں۔ اس کے بعد یوحنا ۱: ۴۵ - ۵۱ کا مطالعہ کریں۔ آیت ۵۱ میں خداوند مسیح یعقوب کی بیت ایل کی رویا کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ شاید انجیر کے درخت کے نیچے نتن ایل اسی کے متعلق سوچ رہا تھا خداوند مسیح نے نتن ایل کو بتایا کہ وہ اِن سے بھی بڑے بڑے ماجرے دیکھے گا اور اُسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کے وسیلے سے زمین و آسمان کے درمیان براہِ راست میل ملاپ کا سلسلہ قائم ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے آسمان آدمیوں کے لئے کھُل جائے گا۔ (عبرانیوں ۱۰: ۱۹-۲۲) یعقوب رویا دیکھ کر کہنے لگا۔ یہ خدا کے گھر

اور آسمان کے آستانہ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا"۔ نتن ایل بھی ایسا ہی محسوس کرے گا جب اُسے خداوند مسیح کے متعلق زیادہ علم حاصل ہوجائے گا۔ (یوحنا ۱: ۹، ۱۰) وہ زمین اور آسمان کے درمیان سیڑھی اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ہے (۱ تیمتھیس ۲: ۵)

فرشتوں کی آسمان سے نیچے اُترنے اور اوپر جانے کی رویا ہمیں بتاتی ہے کہ وہ پیامبر ہیں۔ جنہیں خدا آسمان سے زمین پر بھیجتا ہے۔ (زبور ۱۰۳: ۲۰۔ عبرانیوں ۱: ۱۴) لیکن وہ نگہبان بھی ہیں۔ (دانی ایل ۴: ۱۳، ۱۷، ۲۳) جو زمین پر کی سب چیزوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (۱ کرنتھیوں ۴: ۹ اور ۱۱: ۱۰) ایک فرشتے کو مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ عُود سوز چڑھاتے ہُوئے دکھایا گیا ہے (مکاشفہ ۸: ۴-۴ اور ۵: ۸)۔ شاید ہم انہیں خدا کے "ڈاکئے" یا "ہرکارے" کہہ سکتے ہیں۔ ہم ان سے دُعا نہیں مانگتے (کلسیوں ۲: ۱۸) بلکہ یہ فرشتے ہمارے پیغام یا مناجاتیں خدا کے حضور لے جاتے ہیں۔ اور خدا ہماری دُعاؤں کا مناسب جواب دیتا ہے جب خداوند مسیح زمین پر تھا تو وہ اس کی خدمت کرتے تھے۔ (متی ۴: ۱۱ اور لوقا ۲۲: ۴۳) اب یہ فرشتے خداوند مسیح کے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں (عبرانیوں ۱: ۱۴) اور ۱۲: ۲۲) گویا فرشتوں کی سیڑھی پر چڑھنے اترنے کی مثال کا مطلب یہ ہے کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان پیام رسانی کا ذریعہ ہیں۔

اگر آپ کی جماعت میں سے کوئی پوچھ بیٹھے کہ خداوند مسیح کس طرح ہمارے اور خدا کے درمیان سیڑھی کا کام دیتا ہے تو کیا آپ اس کی تشریح کر سکتے ہیں؟

شاید سب سے بہتر جواب یہ ہے کہ وہ گناہوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے جو ہمارے اور خدا کے درمیان جدائی کی دیواریں ہیں۔ (یسعیاہ ۵۹: ۲) اور اسی لئے اس نے اپنی جان دی (۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱) ۱۔ پطرس ۲: ۲۴) ۳: ۱۸) اور اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسے قبول کریں۔ (یوحنا ۱: ۱۲) (اگر آپ نے تمام حوالہ جات اچھی طرح سے مطالعہ نہیں کئے تو آپ نے اس ہفتہ کے سبق کی اچھی طرح سے تیاری نہیں کی)

نوٹ:۔ اول۔ ۱۹۔ آیت۔ بیت ایل کے معنی خدا کا گھر

دوم:۔ ۲۰۔ آیت کتاب مقدس میں سب سے پہلی منت یہی ہے۔ اِس سے یعقوب کے چال چلن پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ اُس نے خدا کے ساتھ کس قسم کی منت مانی دہ یکی کا دوسری مرتبہ ذکر آیا ہے۔ پہلی مرتبہ کہاں ذکر ہے؟ (پیدائش ۱۴: ۲۰)

سبق

تمہید:۔ آپ نے زیادہ سے زیادہ کتنی لمبی سیڑھی دیکھی ہے؟ بعض سیڑھیاں بہت لمبی ہوتی ہیں خصوصاً وہ سیڑھیاں جنہیں مستری لوگ شہروں کی بہت اونچی عمارتوں پر رنگ وروغن کرنے کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اگر تمام دنیا کی لمبی لمبی سیڑھیاں اکٹھی باندھ دی جائیں تو کس قدر لمبی سیڑھی بن جائے گی؟ میں تو اس پر کبھی بھی نہ چڑھوں۔ کیا آپ اس پر چڑھنا پسند کرینگے؟ اگر میں چڑھوں میرا سر تو چکر آنا شروع کر دے۔ کیا آپ کا سر چکر آنا شروع نہ کرے گا؟ میرا خیال ہے کہ اس قسم کی سیڑھی ضرور آسمان کے نزدیک پہنچ جائے گی۔ لیکن آج ہم دنیا

کی سب سے زیادہ لمبی سیڑھی کی کہانی پڑھیں گے جو فی الحقیقت آسمان تک پہنچ گئی تھی۔

۱۱۔ یعقوب کی روانگی۔ جب اضحاق کو یعقوب کے جانے کی خبر ہوئی، تو اس نے اپنے بیٹے کو بُلا کر برکت دی اور کہا "تُو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا (کیا آپ کو یاد ہے کہ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو بھی تاکید کی تھی - کیوں؟) پس تُو اپنے نانا کے گھر جا اور اپنے ماموں لابن کی بیٹیوں میں سے ایک کو بیاہ لا۔ اور قادرِ مطلق خُدا تجھے برکت دے اور تجھے برومند کرے۔ اور تجھ سے قوموں کے جتھے پیدا ہوں اور وُہ ابرہام کی برکت تجھے اور تیرے ساتھ تیری نسل کو دے" یہ کہکر اضحاق نے یعقوب کو رخصت کیا۔ پہلے تو یعقوب نے اپنی تمام چیزوں کو اکٹھا کیا۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے دل میں کس قسم کے جذبات پیدا ہو رہے تھے؟ بے شک وُہ بے حد غمگین تھا۔ اور اپنا گھر چھوڑنے کو اس کا جی نہیں چاہتا تھا۔ اُسے اپنے گھر سے بے حد محبت تھی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ جب اُسے خیال آتا ہوگا کہ اپنے نانا کے گھر پہنچ کر میری شادی ہو جائے گی تو وُہ خوش بھی ہو جاتا ہوگا اس نے اپنی ہونے والی بیوی کے لئے چند زیورات اور کچھ قیمتی کپڑے باندھ لئے کچھ سامان اور سفر کے لئے کھانا وغیرہ لے کر اُس نے اپنے خاندان کو خدا حافظ کہا اُس کی ماں کے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس نے اپنے لاڈلے بیٹے کو گلے سے لگا لیا اور خدا سے اس کی سلامتی کی دُعائیں مانگنے لگی۔ اُس کے بوڑھے باپ نے بھی اُسے اپنے سینے سے لگایا۔ اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اُسے الوداع کہی وُہ دل میں

سوچتا ہوگا۔ کہ شاید جیتے جی اُسے بیٹے کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ پھر یعقوب نے اپنے توام بھائی عیسَو کو اِدھر اُدھر دیکھا تاکہ اُسے بھی خدا حافظ کہے مگر وہ کہیں نہ ملا۔ وہ باہر شکار کرنے گیا ہوا تھا۔ اس کے دل میں یعقوب کے لئے نفرت اور حقارت بھری تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ یعقوب نے اُس سے دغا کی ہے۔ یعقوب نے اپنے ہاتھ میں عصا لیا اور غمگین اور اُداس سفر پہ روانہ ہوا۔

۲۔ رات کے وقت۔ پہلے پہل تو سفر بڑا خوشگوار تھا۔ سڑک صحرا میں سے ہو کر جاتی تھی۔ اس پہ بڑی گرد تھی۔ یعقوب آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ راستے میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں اور جھاڑیاں بھی تھیں۔ جُوں جُوں سورج ڈھل رہا تھا (یعقوب راستہ بھر طرح طرح کے خیالات میں ڈوبا جا رہا تھا) ان خیالات کی وجہ سے وہ پریشان ہوگیا۔ جب سائے بڑھنے لگے اور سُورج دُور اُفق میں ڈوبنے لگا تو اُسے اپنی تنہائی کا خیال آنے لگا۔ اب سماں بالکل بدل گیا تھا۔ جھاڑیوں، خشک چٹانوں۔ پتھروں اور بنجر زمین نے ڈراؤنی شکل اختیار کر لی تھی۔ رات کی تاریکی میں یہ جگہ کتنی خوفناک نظر آتی تھی۔ یعقوب کو خوف آنے لگا لیکن وہ بے حد تھکا ہوا تھا اس نے ایک دو پتھر اپنے سرہانے رکھے اور گہری نیند سو گیا۔ جنگل سنسان تھا۔ کسی پرندے کی آواز بھی اس سکوت کو نہیں توڑتی تھی چاروں طرف ہُو کا عالم تھا۔ لیکن پتھر سرہانے رکھے ایک آدمی اس سنسان و ویران جنگل میں سو رہا تھا۔

۳۔ خواب۔ جب یعقوب سو رہا تھا تو اُسے خواب آیا۔ اُس نے ایک بہت

ہی لمبی سیڑھی دیکھی جو آسمان تک پہنچ گئی۔ اس کے اردگرد عجیب قسم کی جلالی روشنی تھی اور دیکھو نورانی فرشتے اس پر چڑھتے اترتے تھے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ یعقوب نے خداوند کو خواب میں اس سیڑھی کے سرے پر کھڑا دیکھا۔ اس نے سوئے ہوئے آدمی کو کہا: "میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں میں زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔ اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذرّوں کی مانند ہوگی اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔" اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کروں گا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا۔ اور جو میں نے تجھ سے کہا جب تک اسے پورا نہ کر لوں تجھے نہیں چھوڑوں گا" یہ وعدے کتنے شاندار ہیں۔ ان وعدوں نے یعقوب کے دل کے تمام شکوک رفع کر دیئے میں سوچتا ہوں کہ یہ سیڑھی کس کی تصویر ہے؟ آج کل ہم کس طریقہ سے یقینی طور پر آسمان پر پہنچ سکتے ہیں؟ ہم خدا تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ سنہری آیت کسے یاد ہے؟ ہم اس کے وسیلہ سے آسمان پر جا سکتے ہیں۔ اس نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی جان دی۔ اور ہم اسے اپنا منجی قبول کر سکتے ہیں۔ وہ زندہ ہے۔ اور پھر اس کے وسیلہ سے اور اس کے نام سے ہم خدا کے ساتھ باتیں کر سکتے ہیں۔ یعقوب خداوند یسوع مسیح کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن خدا نے اسے سمجھانے کی خاطر اسے سیڑھی دکھائی کہ ایک "راہ" یا وسیلہ ہے جس سے ہم خدا سے باتیں کر سکتے ہیں۔

ہم یعقوب کی منّت۔ اچانک یعقوب جاگ اٹھا۔ اس تنہائی اور تاریکی

میں اُسے خوف آرہا تھا۔ وہ کہنے لگا "یہ کیسی بھیانک جگہ ہے! سو یہ خدا کے گھر آسمان کے آستانہ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔" اگلی صبح وہ بہت سویرے اُٹھا ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ اس نے سرہانے کے پتھر کو نکالا۔ اُسے ستون کی طرح کھڑا کیا اور اس کے اُوپر تیل ڈالا۔ اس طرح اس نے ایک قربانگاہ بنائی اس نے اس کا عبرانی نام رکھا "بیت ایل یعنی خدا کا گھر" پھر یعقوب نے منت مانی "اگر خدا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دیتا رہے۔ اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خدا ہوگا۔ اور یہ پتھر جو میں نے ستون سا کھڑا کیا ہے خدا کا گھر ہوگا۔ اور جو کچھ تو مجھے دے اس کا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا کروں گا"

کیا یعقوب کو اِس قسم کی بات کرنی چاہیئے تھی ؟ کیا یہ حقیقت میں سودا بازی نہ تھی؟ لیکن چونکہ خدا مہربان ہے اس لئے غصّے ہونے کی بجائے اُس نے اُس کی حفاظت کی۔

نئے عہدنامہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ یہ عجیب و غریب سیڑھی میری مانند ہے۔ آیئے ہم ایمان رکھیں کہ ہم اس سیڑھی پہ چڑھ رہے ہیں۔ جو آسمان کو جاتی ہے۔ یہ سیڑھی خداوند یسوع مسیح ہے۔

سبق کی عملی صورت

مندرجہ ذیل خاکہ اپنی کاپیوں پر بنائیں۔

آسمان اور زمین
کی درمیانی سیڑھی

خدا

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا

کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ایک ہے یعنی یسوع جو انسان ہے

انسان

بڑے طلبا کے لئے

۱- فرشتوں کے متعلق طلبا سے مزید گفتگو کریں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا کے پاک کلام کا مقصد یہ نہیں کہ ہم اس مضمون کے متعلق بہت کچھ طلبا کو بتائیں
۲- اس بات کی بڑی وضاحت کریں کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح زمین اور آسمان کے درمیان سیڑھی ہے۔

سبق نمبر ۱۶

یعقوب کی کشتی

پیدائش ۳۲- باب

حفظ کرنے کی آیت ۲- کرنتھیوں ۵ : ۱۷

مقصد

یہ دکھانا کہ جس قسم کی تبدیلی کا تجربہ یعقوب کو فنی ایل کے مقام پہ ہوا اسی قسم کی تبدیلی کی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ہدایات برائے استاد

۱- پیدائش ۲۹ باب کا مطالعہ کریں اور یہ شجرہ نسب غور سے پڑھیں۔

- تارح
  - ابرہام
    - اسمٰعیل
    - اضحاق
      - عیسو
      - یعقوب
  - نحور
    - بتوایل
      - ربقہ (اضحاق کی بیوی)
      - لابن
        - لیاہ اور راخل
  - حاران
    - ملکہ (نحور کی بیوی)
    - لوط
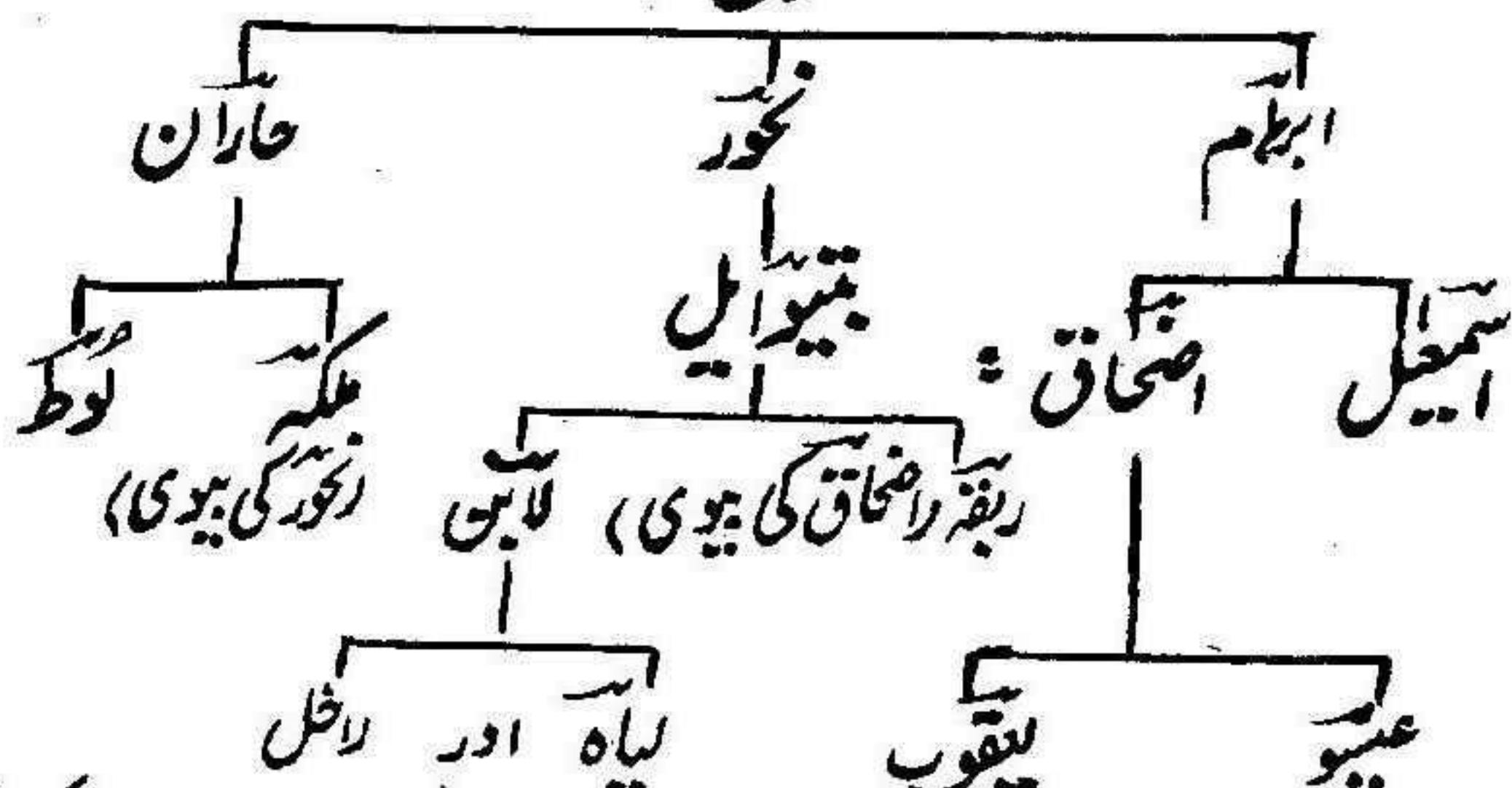
۲- پیدائش ۳۰، ۳۱ باب کا مطالعہ کریں اور یعقوب کی اولاد کے متعلق پڑھیں

لیاہ کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۱) روبن (۲) شمعون (۳) لیوی (۴) یہوداہ (۹) اشکار (۱۰) زبولون

بلہاہ (راخل کی لونڈی) سے جو بچے پیدا ہوئے

(۵) دان (۶) نفتالی

زلفہ (لیاہ کی لونڈی) سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۷) جد (۸) آشر

راخل کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۱۱) یوسف (۱۲) بنیمین

نوٹ:- پیدائش ۳۵- باب ۱۶ - ۲۰ کا مطالعہ کریں۔

۳ پیدائش ۳۲ باب پڑھیں۔ اس ہفتے کے سبق کا یہی خاص حصہ ہے اب یعقوب عمر رسیدہ اور دانا آدمی ہے۔ مگر ابھی اُسے زیادہ روحانی تجربہ نہیں ہے اسے اپنی قابلیت پہ بھروسہ ہے۔ غور کریں کہ اس نے کس چالاکی سے اپنے آپ کو عیسو سے چھڑایا جس سے وہ ڈرتا تھا۔

ا- وُہ قاصدوں کو بھیجتا ہے۔ (آیات۔ ۳ سے ۶)

ب- اس نے اپنی ساری چیزوں کے دو غول کئے (آیات ۷ سے ۸)

ج۔ وُہ اپنے بھائی کے لئے دو حصے کر کے نذرانے بھیجتا ہے (آیات ۱۳ سے ۲۱)

د- اس نے اپنی بیویوں، لونڈیوں اور بیٹوں کو یبوق کے گھاٹ سے پار اُتارا اور خود ندی کے اس طرف عیسو سے دور رہا۔ (آیات ۲۲ سے ۲۴)

لیاہ کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۱) روبن (۲) شمعون (۳) لیوی (۴) یہوداہ (۹) اشکار (۱۰) زبولون

بلہاہ (راخل کی لونڈی) سے جو بچے پیدا ہوئے

(۵) دان (۶) نفتالی

زلفہ (لیاہ کی لونڈی) سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۷) جد (۸) آشر

راخل کے بطن سے جو بچے پیدا ہوئے۔

(۱۱) یوسف (۱۲) بنیمین

نوٹ:۔ پیدائش ۳۵۔ باب ۱۶ - ۲۰ کا مطالعہ کریں۔

۳ پیدائش ۳۲ باب پڑھیں:۔ اس ہفتے کے سبق کا یہی خاص حصہ ہے اب یعقوب عمر رسیدہ اور دانا آدمی ہے۔ مگر ابھی اُسے زیادہ روحانی تجربہ نہیں ہے اسے اپنی قابلیت پہ بھروسہ ہے۔ غور کریں کہ اس نے کس چالاکی سے اپنے آپ کو عیسو سے چھڑایا جس سے وہ ڈرتا تھا۔

ا ۔ وہ قاصدوں کو بھیجتا ہے۔ (آیات ۔ ۳ سے ۶)

ب۔ اس نے اپنی ساری چیزوں کے دو غول کئے (آیات ۷ سے ۸)

ج۔ وہ اپنے بھائی کے لئے دو حصے کر کے نذرانے بھیجتا ہے (آیات ۱۳ سے ۲۱)

د ۔ اس نے اپنی بیویوں، لونڈیوں اور بیٹوں کو یبوق کے گھاٹ سے پار اُتارا اور خود ندی کے اس طرف عیسو سے دور رہا۔ (آیات ۲۲ سے ۲۴)

خاکہ

(یبوق ندی پہ فنی ایل کا مقام دکھایا گیا ہے)

جب یعقوب نے فرشتوں کی فوج کی رویا دیکھی تو اسے بڑی دلیری ہوئی (محنایم عبرانی میں دو فوجوں کو کہتے ہیں)۔ (آیت ۱، ۲) اس نے خدا سے دعا بھی کی (آیات ۹، ۱۰) لیکن وہ خدا پہ پورا پورا بھروسہ نہیں کرتا تھا۔

جب یعقوب نے خدا کو رُوبرُو دیکھا تو وہ بالکل تبدیل ہوگیا۔ اسی باب کی ۲۹، ۳۰ آیت اور ۱۲: ۳-۴ سے معلوم ہوتا ہے وہ فرشتہ خدا ہی تھا سبق دس میں ابرہام کی رویا کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں۔ یعقوب کے معنی ہیں دغا دینے والا اور اسرائیل کے معنی "خدا کے ساتھ شہزادہ"۔ یعقوب اپنی زندگی میں بہترین چیز حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یعنی وہ خدا کی برکت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ (آیات ۲۶، ۲۸) اسی لئے خدا نے اُسے نیا انسان بنا دیا۔ فنی ایل کے معنی ہیں "خدا کا چہرہ"

۴- آپ سبق کی تیاری کے لئے باب ۳۳ کا مطالعہ کریں اور باب ۳۴ ، ۳۵ کو سرسری طور سے پڑھیں - پیدائش کی کتاب میں یعقوب کی زندگی کی کہانی ۵۰ باب تک چلتی ہے - نئے عہد نامہ میں اُس کے آخری ایام کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اُسے پڑھیں - عبرانیوں ۱۱ : ۲۱ میں اُسے مرتے دم تک ایماندار دکھایا گیا ہے -

سبق

۱- یعقوبؑ حاران میں - پچھلے ہفتے ہم نے یہ سُنا تھا کہ ایک رات جنگل میں یعقوبؑ پر کیا گزری - اس نے اپنے خواب کی سیڑھی کے متعلق کئی بار سوچا تو ہوگا اس کے کئی سالوں کے بعد رات کے وقت اُسے ایک اور تجربہ ہُوا جو اُسے اُس کی ساری عمر یاد رہنے والا تھا - اُس رات اُس کے ساتھ ایک واقعہ ہوا - اور وہ بالکل تبدیل ہو گیا - ——— لیکن جب یعقوبؑ اپنے ماموں لابنؔ کے گھر کی طرف جا رہا تھا - گھر میں داخل ہونے سے پیشتر اس نے ایک کنواں دیکھا جس پر بہت سی بھیڑ بکریاں پانی پینے کے لئے جمع تھیں - یعقوب نے اِدھر اُدھر دیکھا - اس نے ایک بڑی خوبصورت لڑکی دیکھی جو بہت سی بھیڑیں لے کر آرہی تھی - اُس کے دل میں اس لڑکی کے لئے محبت پیدا ہو گئی - کنوئیں کے ارد گرد جو آدمی کھڑے تھے - وہ کہنے لگے "لابنؔ کی بیٹی راخلؔ آرہی ہے" جب یعقوبؑ کو معلوم ہوا کہ وہ اُس کے ماموں کی بیٹی اس کی بہن ہے تو اس نے اس کی بھیڑوں کو پانی پلانے میں مدد کی راخلؔ دوڑ کر اپنے باپ کے پاس گئی - اور اسے کہنے لگی "بھائی یعقوبؑ کنعان سے آیا ہے" لابنؔ یہ سُن کر بڑا خوش ہُوا - وہ دوڑتا ہُوا باہر گیا اور اپنے بھانجے یعقوبؑ

کی بڑی آؤبھگت کی۔ یعقوب نے راخل کی بڑی بہن لیاہ سے بھی ملاقات کی۔ لیاہ خوبصورت نہ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد یعقوب نے راخل سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے اپنے ماموں سے کہا "میرا خیال ہے کہ میں سات سال تک راخل کے لئے آپ کی خدمت کروں اور آپ سے ایک پائی تک نہ لوں"۔ لابن فوراً رضامند ہو گیا۔ یعقوب نے کام شروع کر دیا اُسے راخل سے سچی محبت تھی۔ اس لئے یہ سات سال اسے چند دن معلوم ہوئے۔ سات سال گزرتے دیر نہ لگی سات سال گزرنے پر شادی کا دن آیا۔ یعقوب کی اپنی ماموں زاد بہن سے شادی ہو گئی۔ اس کا ماموں اپنی بیٹی کو پردے میں لایا۔ شادی کے بعد جب اُس نے گھونگٹ اُٹھایا تو یعقوب کو یہ دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی کہ یہ راخل نہیں بلکہ لیاہ ہے۔ لابن نے بڑی ہوشیاری سے اُسے دھوکا دیا تھا۔ اُس زمانہ میں ایک سے زیادہ شادی کرنا گناہ خیال نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے لابن نے کہا "اچھا! اگلے ہفتہ میں راخل بھی تجھے بیاہ دوں گا۔ لیکن تجھے سات برس اور رہ کر میری خدمت کرنی ہوگی"۔ یعقوب نے بخوشی یہ بات مان لی۔ آخرکار اس کی راخل کے ساتھ شادی ہو گئی۔ وہ اپنے ماموں کے ہاں ٹھہرا۔ اُس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ حاران میں اس کے گیارہ بیٹے پیدا ہوئے۔

آخرکار یعقوب نے اپنے والدین کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے ماموں سے اجازت چاہی لیکن لابن نے کہا "نہیں۔ تم نہ جاؤ تم میرے ساتھ ٹھہرو۔ مجھے بتاؤ کہ میں تمہیں کیا اُجرت دوں"۔ ہم جانتے ہیں کہ یعقوب بڑا ہوشیار اور چالاک

آدمی تھا پس اُس نے کہا "جتنی بھیڑیں چتلی اور ابلق اور کالی ہوں، اور جتنی بکریاں ابلق اور چتلی ہوں وہ سب مجھے دے دے۔" لابنؔ راضی ہو گیا۔
تب یعقوبؔ نے اپنے ماموں سے چالاکی کی اور ریوڑ کے تمام اچھے جانور خود لے لیئے اور کمزور جانور اپنے ماموں کے لیئے رہنے دیئے۔

۲۔ یعقوبؔ کی فراری:- اب یعقوبؔ بڑا تنگ آ چکا تھا۔ کیونکہ اس کا ماموں اُسے جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس لیئے ایک دن صبح سویرے جب اس کا ماموں بھیڑوں کی اون کترنے باہر گیا ہُوا تھا اس نے اپنا سامان باندھا۔ اپنی دونو بیویوں لیاہ اور راخلؔ اور بچوں کو اونٹوں پر بٹھایا اور چپکے سے روانہ ہو گیا۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ تین دن کے بعد لابنؔ کو اس کا عِلم ہُوا۔ وُہ فوراً یعقوبؔ کے پیچھے گیا۔ اور اُسے ٹھہرا کر کہنے لگا "تُو نے یہ کیا کیا کہ میرے پاس سے چوری چلا آیا اور مجھے کچھ کہا بھی نہیں ورنہ میں تجھے خوشی خوشی طبلے اور بربط کے ساتھ گاتے بجاتے روانہ کرتا۔" یعقوبؔ نے کہا "اس لیئے کہ میں ڈرا کیونکہ میں نے سوچا کہ کہیں تُو اپنی بیٹیوں کو جبراً مجھ سے چھین نہ لے۔" پس انہوں نے وہاں ایک ستون نصب کیا اور ایک عہد باندھا۔ اس کے بعد لابنؔ نے اپنی بیٹیوں کو الوداع کہی اور انہیں رُخصت کیا۔ اور گھر واپس آیا۔

۳۔ یعقوبؔ کی واپسی:- جب یعقوبؔ اپنے گھر آ رہا تھا۔ تو وہ اپنے بھائی عیسوؔ کے متعلق سوچنے لگا۔ کہ کیا ابھی تک وہ اس سے ناراض ہی ہے۔ پس اس نے عیسوؔ سے بچنے کی ایک ترکیب سوچی۔ سب سے پہلے اس نے اپنی آمد کی اطلاع

دینے کے لئے اس کی طرف قاصد بھیجے۔ قاصدوں نے یعقوبؔ کو بتایا کہ عیسوؔ چار سو آدمی لے کر اُسے ملنے آ رہا ہے۔ یہ سُن کر یعقوبؔ بڑا پریشان ہُوا۔ یہ تعداد کچھ کم نہیں۔ یہ تو پُورا لشکر ہے۔ یقیناً عیسوؔ ابھی تک اس سے ناراض ہے۔ اور اس فوج سے وہ اُسے قتل کروا ڈالے گا۔ پس اس نے اپنے ڈیرے کے دو حصے کئے کہ اگر عیسوؔ ایک کو مار ڈالے تو دوسرا تو بچا رہے۔ تب اس نے خدا سے مدد کی درخواست کی لیکن اُسے اپنے پر بھی بھروسہ تھا اور خدا پر بھی۔ اس نے عیسوؔ کے لئے نذرانے بھیجے۔ یعنی بھیڑ بکریاں۔ اونٹ اور گدھے اور اس نے نوکروں کو کہا "غولوں کو ذرا دُور دُور رکھنا"۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی تعداد سے زیادہ دکھائی دیں اس شام اس نے اپنی بیویوں۔ بیٹوں اور نوکروں کو ندی کی دوسری طرف بھیجا اور خود ندی کے کنارے فنی ایلؔ کے مقام پر ٹھہرا رہا۔

۴۔ ایک یادگار رات۔ وہ اندھیرے میں بیٹھا تھا لیکن دیکھو اندھیرے میں وہ کیا نظر آ رہا ہے؟ کوئی یعقوبؔ کے ساتھ کُشتی لڑ رہا ہے۔ ایک آدمی یعقوبؔ کے ساتھ کُشتی لڑ رہا ہے۔ اس کے ساتھ کُشتی لڑنے والا اجنبی یعقوبؔ سے زیادہ زور آور ہے۔ لیکن وہ اُس پر غالب آ رہا ہے۔ اچانک اس اجنبی نے اس کی ران کو چھُوا اور اُس کی نس چڑھ گئی۔ اس نے لنگڑانا شروع کیا اور اُس میں مقابلے کی تاب نہ رہی یہ اجنبی کون ہے؟ یعقوبؔ جانتا تھا کہ یہ کُشتی لڑنے والا آدمی اس سے زیادہ زور آور ہے۔ پس اُس نے اُسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اور کہا "تیرا کیا نام ہے؟ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہ دوں گا۔" آدمی کی

شکل میں وہ خدا تھا۔ یعقوب اب خدا کے روبرو تھا۔ خدا نے اُسے برکت دی اور یعقوب کی بجائے اس کا نام اسرائیل رکھا۔ اسرائیل کے معنی ہیں "خدا کے ساتھ شہزادہ" اس کے بعد اسرائیل ایک نیا انسان تھا۔ اب وُہ چالاک اور عیار نہیں تھا۔ اور اُسے خدا پہ پُورا بھروسہ تھا۔ اس دن سے خدا نے اُسے بڑی طاقت دی۔ تاکہ وہ اپنی گناہ والی فطرت پر غالب آسکے۔ آج کل کے لوگ بھی یعقوب کی طرح ہیں ہمیں تبدیل ہونے کی ضرورت ہے ہم نے بُرے کام کئے ہیں۔ لیکن خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم خدا سے ملاپ کر سکتے ہیں۔ جب ہم خداوند مسیح کے پاس آتے ہیں اور اُس پر ایمان لاتے ہیں تو وہ ہمیں نئی فطرت عطا کرتا ہے۔ وہ ہمیں تبدیل کر دیتا ہے اور ہم پہلے کی نسبت اچھے آدمی بن جاتے ہیں۔ وُہ ہمیں گناہ پر غالب آنے کی طاقت دیتا ہے اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ جب یعقوب عیسوؔ سے ملا تو اسے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اب اس کے دل میں کوئی ناراضگی نہیں اور وہ اسے قتل کرنے کے خیال کو بھُول چکا ہے۔ پس وہ ایک دوسرے کو مل کر بے حد خوش ہوئے۔

عیسوؔ اپنے ملک کو واپس چلا گیا اور یعقوب جس کا نام اب اسرائیل رکھا گیا کنعان کی طرف لوٹا اور وہیں اپنا گھر بنایا۔

سبق کی عملی صورت

۱۔ یعقوب کا نیا اور پُرانا نام کیا ہے اور اُن ناموں کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ یعقوب کی فطرت میں وہ کونسی چیزیں تھیں جنہیں تبدیل ہونے کی

ضرورت تھی ؟

بڑے طلبا کے لئے

یعقوب کی تبدیلی کی مثال کا "نئے سرے سے پیدا ہونے" کے ساتھ مقابلہ کریں۔ یوحنا ۳: ۱ – ۸ اور ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۷ کا غور سے مطالعہ کریں۔ (جب تک آپ خود نئے سرے سے پیدا نہ ہوئے ہوں۔ آپ کے شاگرد اس نئی زندگی کا تجربہ حاصل نہیں کر سکتے۔)

سبق نمبر ۱۷

نظرِ ثانی

سبق نمبر ۸ کی طرح ۹ سے ۱۶ تک کے اسباق پر درسی سوالات تیار کیجیے۔

سبق نمبر ۱۸

یُوسؔف خوابوں والا

پیدائش ۳۷ باب

حفظ کرنے کی آیت رُومیوں ۸: ۲۸

مقصد

یہ بتانا کہ خُدا کے بچّوں کی زندگی میں کئی باتیں جو ہمیں غم پیدا کرنے والی نظر آتی ہیں بعض اوقات اُسی ذریعہ سے خُدا اُنکو برکت دیتا ہے۔

ہدایات برائے اُستاد

پیدائش کی کتاب میں جن تین مشہور ہستیوں کا ذکر ہے۔ یہ کہانی ان میں سے ایک کی ہے۔ ا۔ ابرہاؔم۔ ب۔ یعقوؔب۔ ج۔ یوُسؔف۔ یوسؔف کی کہانی سے معلُوم ہوتا ہے کہ کِس طرح مصیبتوں اور تکلیفوں کے ذریعہ سے خداؔ چال چلن کی تربیت کرتا ہے۔ یعقوؔب پر جو مصیبتیں آئیں وہ ان کا حقدار تھا۔ لیکن یُوسؔف جو راستباز اور خدا سے ڈرنے والا انسان تھا اس کی تکلیفیں بلا وجہ تھیں۔ اس کہانی سے یہ سبق ملِتا ہے کہ خدؔا اسے دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے ملک مصؔر میں یوُسؔف ہی ایک خاص آدمی تھا۔ جس کے ذریعہ سے خدا اپنی قوم

اسرائیل کو بھوکوں مرنے سے بچانا چاہتا تھا۔ اور انہیں ایک ایسی سرزمین میں لانا چاہتا تھا۔ جس میں وہ بڑھے پھولے (دیکھیں اعمال۔ ۱۷: ۹ - ۱۸)۔ جب ہم یہ بات یاد رکھیں گے تو ہمیں سمجھ آجائے گی کہ پہلے چند سالوں میں یوسف پر کیوں اتنی تکلیفیں نازل ہوئیں۔ بڑا بننے کا یہی راز ہے۔ آیت ۳۔ یوسف اور بنیمین دونو یعقوب کے سب سے چھوٹے بیٹے اور بڑھاپے کی اولاد تھے۔ وہ اس کی پیاری بیوی راخل کے بیٹے تھے۔ بنیمین کا غالباً اس لئے ذکر نہیں کہ وہ اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ بوقلمون قبا کھلے آستین کا جامہ تھا۔ جو سب سے بڑے بیٹے کو دیا جاتا تھا۔ یہ قبا ان کے لئے نہ تھی جنہیں کھیتوں میں بڑی سخت محنت کرنی پڑتی تھی۔ اس سے خاص محبت کا اظہار ہوتا تھا۔

آیت۔ ۵ تا ۱۱۔ خوابوں اور ان کے معنوں کے لئے سبق بیس کے نوٹ دیکھئے۔

آیت ۱۴ تا ۱۷ اسکم کا شہر حبرون سے پچاس میل شمال کو تھا۔ دوتین اس سے پرے پندرہ میل شمال میں تھا۔

آیت۔ ۲۴۔ چرواہے بارش کا پانی اکٹھا کرنے کے لئے گڑھے کھود دیا کرتے تھے

آیت ۔ ۲۵ دمشق سے مصر کو تجارتی شاہراہ جلعاد سے ہوکر گزرتی تھی۔ جلعاد یردن سے مشرق کی طرف تھا۔ یہ شاہراہ جلعاد سے مغرب کی طرف دریائے یردن کے دوسری طرف سے دوتین سے گزر کر بحیرۂ روم کے ساحل تک پہنچتی تھی۔ جلعاد روغن بلسان کے لئے مشہور تھا (دیکھیں یرمیاہ ۸ : ۲۲ اور ۴۶ : ۱۱) وہ سامان جو یہ قافلہ مصر کی طرف لئے جا رہا تھا۔ اس کا مقابلہ ان نذرانوں سے کریں۔ جو یعقوب نے یوسف

کے لئے بھیجے (پیدائش ۳۷: ۲۵)۔ اس قسم کے قافلے سامان کے علاوہ مصر میں فروخت کرنے کے لئے غلام بھی خریدا کرتے تھے۔ آیت ۲۸-۱ اسمٰعیل اور مدیان دونوں ابرہام کے بیٹے تھے۔ (پیدائش ۱۶: ۱۵ اور ۲۵: ۲) اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو تو قبیلے ایک دوسرے کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ قضاۃ ۸: ۲۴ میں مدیانیوں کو اسمٰعیلی بھی کہا گیا ہے۔ چاندی کے بیس۲۰ سکے تقریباً تیس۳۰ روپیہ کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ رقم عام غلام کی قیمت سے کم تھی۔

اس باب میں یوسف کی کیسی تصویر دی گئی ہے؟ دوسری آیت میں کس بُرے کام کا ذکر ہے؟ غالباً کسی خاص برائی کا ذکر ہے جسے لڑکے نے محسوس کیا کہ اُسے اس کے متعلق اطلاع دینی چاہیئے۔ آپ کے خیال میں کیا وجہ ہے کہ اس نے یہ خواب اپنے خاندان میں بیان کئے۔ جب اسے اس بات کا علم تھا کہ اس کے بھائی اس سے حسد کرتے ہیں؟ یقیناً وہ سادہ مزاج صاف گو اور دیانتدار تھا اپنے مستقبل کے بارے میں اس کے دل میں طرح طرح کے رومانی خیال تھے۔

سبق

ا۔ یوسف کے خواب: یعقوب کنعان کی زرخیز وادیوں میں ڈیرے لگا رہا ہے۔ اپنے بارہ بیٹوں میں سے سب سے زیادہ وہ یوسف کو پیار کرتا تھا۔ یوسف اس کے سب سے چھوٹے بیٹے بنیمین سے بڑا تھا۔ چونکہ یوسف اپنے باپ کا چہیتا بیٹا تھا۔ اس لئے اس کے بڑے بھائی اس سے نفرت کرتے تھے۔ معاملہ اس وجہ سے زیادہ خراب ہو گیا۔ چونکہ یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف

کے لئے ایک خاص کھلے آستین والی بوقلمون قبا بنوادی۔ ایسی قبا سب سے بڑے بیٹے کو دی جاتی تھی۔ گھر میں جو لڑکا ایسی قبا پہنتا تھا اس کی سب سے زیادہ عزت کی جاتی تھی۔ یوسف کے بھائی اس سے حسد کرنے لگے۔ حسد نے نفرت کی صورت اختیار کی۔ وہ اس سے ہر وقت لڑتے جھگڑتے رہتے تھے لیکن یوسف اس قسم کا لڑکا نہ تھا۔ وہ ہنس مکھ تھا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت سے پیش آتا تھا۔ وہ بڑا دیانتدار تھا اس لئے جب ایک رات اس نے خواب دیکھا تو بغیر سوچے سمجھے یہ خواب اس نے اپنے بھائیوں کو بتا دیا۔

اس نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ مجھے رات کو بڑا عجیب خواب آیا ہے۔ اور شاید اس کا کوئی خاص مطلب ہے خواب میں ہم کھیتوں میں پکی ہوئی فصل کاٹ رہے تھے اور پولے باندھ رہے تھے۔ جب ہم پولے باندھ چکے تو تمہارے پولوں نے میرے پولے کو جھک کر سجدہ کیا۔ یہ خواب سن کر بھائی اور بھی غصے ہوئے اور کہنے لگے "اس خواب کا کیا مطلب ہے؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم سب تمہیں سجدہ کریں گے؟" تھوڑی دیر کے بعد یوسف نے ایک اور خواب دیکھا اس نے دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستاروں نے اسے سجدہ کیا ہے۔ یوسف نے یہ خواب بھی اپنے بھائیوں کو بتایا اور وہ اس خواب کے سبب اور بھی اس سے بغض رکھنے لگے۔ وہ کہنے لگے "کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے ماں باپ اور گیارہ بھائی تمہیں سجدہ کریں گے"؟ یوسف نے یہ خواب اپنے باپ کو بھی بتایا۔ اس کے باپ نے اسے ڈانٹا اور کہا "کیا میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے

آگے زمین پر جھک کر تجھے سجدہ کریں گے؟" لیکن اس کے باوجود یعقوب نے یہ خواب یاد رکھے اور وہ ان کے متعلق سوچتا رہتا تھا۔ کیونکہ پرانے عہدنامہ میں اکثر خدا اپنے بندوں سے خواب کے ذریعہ ہمکلام ہوتا تھا۔ آج وہ ہم سے خواب کے ذریعہ باتیں نہیں کرتا کیونکہ خداوند مسیح کے آنے کے بعد ہمارے پاس خدا کا کلام ہے اور رُوح القدس ہمیں خدا کی مرضی سے آگاہ کرتا ہے۔

۲- بھائیوں کا نفرت انگیز کام - ایک دن یُوسف کے بھائی بھیڑ بکریوں کو چرانے بہت دور نکل گئے۔ پس یعقوب نے اپنے بیٹے یُوسف کو بلایا۔ یُوسف گھر پر ہی رہتا تھا۔ کیونکہ گھر میں اس کی سب سے زیادہ قدر تھی۔ اس نے یُوسف سے کہا "تیرے بھائی سکم میں بھیڑ بکریوں کو چرا رہے ہوں گے۔ سو آ کہ میں تجھے اُن کے پاس بھیجوں۔ تو جا کر دیکھ کہ تیرے بھائیوں کا اور بھیڑ بکریوں کا کیا حال ہے اور آ کر مجھے خبر دے" یُوسف نے اپنے باپ کی بات مان لی۔ اس نے بوقلمون قبا پہنی اور سکم کے لیے سفر پر روانہ ہوا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے اپنے بھائیوں کو وہاں نہ دیکھا اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے اسے ایک آدمی ملا۔ جس نے کہا "تو کیا ڈھونڈتا ہے؟" یُوسف نے اُس سے پوچھا "کیا تم نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے جو بھیڑ بکریوں کو چرا رہے ہیں؟" اس شخص نے کہا "وہ یہاں سے چلے گئے کیونکہ میں نے اُنکو یہ کہتے سنا کہ چلو ہم دُوتین کو جائیں" یُوسف نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا اور ایک دن کا سفر اور طے کر کے وُہ دوتین میں پہنچا اور دُور اپنے بھائیوں کو بھیڑ بکریاں چراتے ہوئے دیکھا وُہ تو انہیں دیکھ

کر بڑا خوش ہوا مگر اس کے بھائی اسے دیکھ کر خوش نہ تھے۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے "دیکھو! خوابوں کا دیکھنے والا آ رہا ہے۔ آؤ اب ہم اُسے مار ڈالیں" لیکن روبن نے کہا "خون نہ بہاؤ بلکہ اُسے اس گڑھے میں جو بیابان میں ہے ڈال دو۔ یہ خیال اچھا ہے"۔ روبن کا خیال تھا کہ جب اس کے بھائی اِدھر اُدھر ہوں گے تو وُہ اسے اپنے باپ کے پاس پہنچا دے گا۔ روبن یہ کہہ کر چلا گیا اور باقی بھائی یوسف کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔ وہ خوشی خوشی ان کے پاس آیا وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ انہیں اِدھر اُدھر ڈھونڈتا رہا ہے۔ لیکن اسے ملنے کی بجائے انہوں نے اس کی خوبصورت قبا اتار لی اور اسے اُس گہرے گڑھے میں ڈال دیا اس گڑھے میں پانی تو نہ تھا مگر تاریک تھا اس لئے یوسف کو خوف آنے لگا۔ اس نے اپنے بھائیوں سے التجا کی کہ اُسے باہر نکال لیں مگر انہوں نے پرواہ نہ کی۔ وہ دھوپ میں کھیتوں میں بیٹھے کھانا کھاتے رہے۔ یوسف گڑھے میں بڑا چیختا چلاتا رہا مگر بھائیوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اب اگرچہ یوسف اس گڑھے میں اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا تھا لیکن وہ ہرگز اکیلا نہیں تھا۔ خدا اس کے ساتھ تھا۔ اور اگرچہ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کچھ یوسف کے خلاف ہو رہا ہے لیکن وقت آ رہا تھا جب ہر ایک چیز اس کے لئے بھلائی کا باعث بننے والی تھی۔

۳۔ یوسف کا سوداگروں کے ہاتھ بیچا جانا۔ جب بھائی کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے دُور سے گرد اُٹھتی دیکھی۔ اونٹوں کا قافلہ آ رہا تھا۔ جونہی وہ اُسے غور سے دیکھ رہے تھے انہیں معلوم ہوا کہ سوداگر قیمتی اشیاء بیچنے کیلئے

مصر کی طرف جا رہے ہیں۔ اور جب بھائیوں نے قافلے کو دیکھا تو ان میں سے ایک جس کا نام یہوداہ تھا۔ کہنے لگا" اگر ہم اپنے بھائی کو مار ڈالیں اور اس کا خون چھپائیں تو کیا نفع ہوگا؟" دوسروں کو یہ خیال پسند آیا اس لئے انہوں نے قافلے کو ٹھہرا لیا۔ انہوں نے سوداگروں کے ساتھ سودا کیا۔ آخر بیس۲ چاندی کے سکوں کے عوض یعنی تقریباً ۳۰ روپیہ کے بدلے یوسف کو بیچ دیا گیا۔ انہوں نے یوسف کو گڑھے سے باہر نکالا۔ اس نے اپنے بھائیوں کی منت کی کہ مجھے نہ بیچو لیکن انہوں نے اس کے آنسوؤں کی پرواہ نہ کی اور اُسے سوداگروں کے ہاتھ بیچ دیا۔ قافلہ دُور افق میں غائب ہوگیا اور وہ مصر کی سرزمین کی طرف جا رہا تھا۔

۴۔ دھوکا۔ اب روبن واپس آیا۔ جب اُسے معلوم ہوا کہ بھائیوں نے کیا کیا ہے۔ تو وہ بہت غمگین ہوا۔ لیکن وہ ان کے فیصلے کو اب بدل نہیں سکتا تھا۔ اس نے کہا" اب ہم باپ کے پاس جا کر اسے کیا بتائیں گے؟" لیکن دوسرے کہنے لگے" ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے" انہوں نے ایک بکرا لے کر ذبح کیا اور اس کے خون میں یوسف کی قبا کو تر کیا۔ اور کہنے لگے" ہم یہ قبا اپنے باپ کو بھیج دیں گے۔ وہ سمجھے گا کہ کوئی جنگلی درندہ اُسے کھا گیا ہے" پس انہوں نے اپنے باپ کے پاس قبا بھیجی۔ یعقوب قبا دیکھ کر بڑا غمگین ہوا اور کہنے لگا" مجھے یقین ہے کہ کوئی بُرا درندہ اسے کھا گیا ہے" اور یعقوب بہت عرصہ تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کرتا رہا۔ لیکن اس کہانی میں ہم دیکھیں گے کہ خُدا یوسف کے ساتھ تھا۔ اور اگرچہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دن اس کی زندگی کا سب سے زیادہ

منحوس دن تھا۔ لیکن اسی سے اُسے برکت ملی اور خوشی حاصل ہوئی۔ آپ جانتے ہیں کہ اکثر ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہم بعض اوقات واویلا کرتے اور کراہتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں "یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا یا سب کچھ میری مرضی کے خلاف کیوں ہو رہا ہے" لیکن خدا سب کچھ جانتا ہے اور اگر ہم اس پہ بھروسہ رکھیں تو اس برائی سے بھلائی پیدا ہوگی یُوسف مصر میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ لیکن خدا کا اُسے وہاں بھیجنے میں کوئی خاص مقصد تھا۔ اور ہمارے لیے بھی خدا کا کوئی خاص مقصد ضرور ہے اور جب کوئی کام ہمارے نقصان کا باعث معلوم ہو رہا ہو لیکن اس میں ہمارا کوئی قصور نہ ہو تو ہمیں نہ اداس اور نہ بڑبڑانا چاہیئے بلکہ ہم یاد رکھیں کہ یہ بھی خدا کی بڑی محبت کا ایک حصّہ ہے۔ اور ہماری زندگی سے وُہ کوئی خاص مقصد پُورا کرانا چاہتا ہے۔

سبق کی عملی صورت

فرض کریں کہ آپ یُوسف ہیں۔ اپنے بھائیوں کی گفتگو اور کس طرح انہوں نے پکڑ کر گڑھے میں ڈالا بیان کریں۔ یہ بھی بتائیے کہ آپ کو کس طرح گڑھے سے نکالا اور ہاتھ باندھ کر آپ کو غلاموں کی طرح بیچ دیا گیا۔

بڑے طلبا کے لئے

یُوسف کے خوابوں میں اس کے چال چلن پر جو روشنی پڑتی ہے اس پر بحث کریں (جواب کے لئے "ہدایات برائے استاد" کا آخری پیرا پڑھیں۔)

مختلف ملک میں جا رہا تھا۔ دریائے نیل کے دونوں طرف پھلدار درخت اور ہری بھری کھیتیاں لہلاتی تھیں۔ دریائے نیل سے نہریں نکال کر کھیتوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ دریا کی طغیانی سے محفوظ رکھنے کے لئے شہروں کے اِردگرد مٹی کی فصیلیں بنائی جاتی تھیں۔ دریا میں ہر سال سیلاب آتا تھا۔ بازاروں میں بڑی رونق تھی۔ رتھ اور سفید وردی پہنے ہوئے سپاہی دیکھ کر یہ کنعانی لڑکا بڑا حیران ہوا۔ آخرکار یہ قافلہ بڑے شہر کے پھاٹک پر پہنچا۔ یہ شہر موجودہ قاہرہ کے قریب دریا میں ایک جزیرے پہ آباد تھا۔ شہر کی منڈی میں یوسف جو دولتمند وال کے سردار فوطیفار کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔

امیر مصریوں کے مکان بڑے فراخ، دو منزلہ اور رنگدار اینٹوں سے بنے ہوتے تھے۔ غلام لڑکوں کو کھانے کے وقت اپنے مالک کی خدمت کرنی پڑتی تھی وہ گھوڑوں کو چارہ دانہ ڈالنا اور اصطبل کی صفائی کیا کرتا تھا۔ غلام نہریں کھودتے پانی بھرتے، دریا میں کشتیاں کھینچتے اور رتھ چلایا کرتے تھے۔

وُہ قیدخانہ جس میں یوسف کو ڈال دیا گیا خاص شاہی قیدیوں کے لئے تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیدیوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا جاتا تھا فراعنہ مصر مطلق العنان بادشاہ تھے۔ اگر وُہ کسی افسر یا وزیر سے ناراض ہو جاتے۔ تو انہیں قیدخانہ میں ڈال دیتے تھے۔ عبرانی زبان میں قیدخانے کے معنی ہیں غار یہی لفظ ہے جسے گڑھا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (پیدائش ۳۷ باب اور زبور ۱:۴۰، ۱۸)

اس کہانی کا یہ پس منظر ہے۔ اب آیئے دیکھیں کہ اس میں خدا کا کیا مقصد

ہے۔ہم چار دفعہ پڑھتے ہیں کہ خدا یوسف کے ساتھ تھا۔ (آیات۔ ۲، ۳، ۲۱، ۲۳) اور زبور ۱۰۵: ۱۹ میں لکھا ہے کہ خدا اُسے آزماتا تھا۔ اُسے قید میں ڈال کر اس سے بے انصافی کی گئی۔ یہ بات اس کے لئے بڑی سخت تھی۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اسی قید خانہ کے ذریعہ سے خدا اُسے بہت بڑا رتبہ عطا کرنے والا تھا (سبق اٹھارہ میں مقصد کا مطالعہ کیجئے)

یوسف نے بڑی وفاداری سے خدمت کی۔ وُہ قابل اعتبار تھا۔ (آیات ۶، ۲۳) اور اس کی وجہ سے نہ ہی صرف اس نے رتبہ حاصل کرنے میں ترقی کی بلکہ غیر اقوام بت پرستوں کے سامنے وُہ ایک نمونہ تھا۔" اس کے آقا نے دیکھا کہ خداوند اس کے ساتھ ہے"۔ (شاہِ بابل کے دربار میں دانی ایل کی گواہی کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں یہ واقعہ اُس سے ایک ہزار سال بعد کا ہے) لیکن اس کے مالک کی بیوی نے جو سلوک اس سے کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے وفادار بندے خدا کی مدد سے تمام برائیوں پہ غالب آسکتے ہیں۔ خواہ دوسرے لوگ ہمارے کاموں پر کتنی ہی نکتہ چینی کیوں نہ کریں۔ اور ہم پہ جھوٹے الزام لگائیں پھر بھی ہم راستباز نکلیں گے۔ لیکن یوسف نے اس کا بُرا نہیں منایا۔ اَور خدا سے بغاوت نہ کی۔ باب ۴۰: ۷ میں دوسرے قیدیوں کے ساتھ خوشی خوشی باتیں کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب اس نے فرعون کو جواب دیا تو کہا کہ مَیں تو کچھ نہیں جانتا لیکن خدا اسے تسلی بخش جواب دے گا۔ اس نے ایوب کی طرح سیکھا ہُوا تھا۔ دیکھو! وہ مجھے قتل کرے گا۔ میں انتظار نہیں کروں گا۔ بہر حال میں اپنی راہوں کی تائید

اُس کے حضور کروں گا" (ایوب ۱۳: ۱۵)

سبق

۱۔ مصر کا سفر۔ اب ہم یوسفؑ کے ساتھ ساتھ مصر کی طرف چلیں گے۔ اُسے ایک اونٹ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ جب وہ قافلے کے ساتھ جا رہا ہوگا تو اس کے دل میں کیسے کیسے خیال آتے ہوں گے۔ اسے اپنے گھر کی یاد ستاتی ہوگی اب چونکہ وہ سترہ برس کا جوان تھا۔ اسے اپنے مستقبل کی بھی فکر تھی اس لئے مجھے اس بات سے حیرانی نہ ہوگی اگر یوسفؑ کے دل میں مصر دیکھنے کا خیال ہو کہ میں اس بڑے ملک میں پہنچوں اور دریائے نیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں وہ دریائے نیل کے متعلق بہت کم علم رکھتا تھا۔ یہ قافلہ سڑک پہ پہنچا اور پھر سمندر کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ اس کے بعد انہیں ایک ہفتہ تک ریگستان کے راستہ سے گزرنا تھا۔ یہ ریگستان خشک اور ویران تھا۔ پانی کی صراحیاں لبالب بھر کر اونٹوں پر رکھ دی گئیں۔ وہ بیابان میں داخل ہوئے یہ سفر بڑا کٹھن تھا۔ یہ جگہ کنعان سے مختلف تھی۔ جس میں سبز پہاڑ اور ہرے بھرے کھیت نظر آتے تھے اور صاف و شفاف پانی کے چشمے دیکھنے والوں کو خوشی بخشتے تھے۔ وہ کئی دنوں تک چلتے گئے۔ اونٹوں کے گدی دار پاؤں ریت میں دھنس جاتے تھے۔ آسمان سے سورج آگ برساتا۔ اور نیچے گرم گرم زرد بالو ریت پاؤں جلاتی تھی۔ درختوں کا نام و نشان نہ تھا۔ ایسے بیابان میں آبادی بھلا کیسے ہو سکتی تھی۔ بعض اوقات دُور اُفق میں زرد سا بادل کا

ٹکرا ظاہر ہوتا۔ سوداگر اونٹوں کو کھڑا کر لیتے۔ اونٹوں کو بٹھا دیتے اور بڑی شال اپنے گرد لپیٹ لیتے۔ اونٹ اپنی تھوتھنی بند کر کے اپنے سر نیچے ریت میں چھپا لیتے تھے۔ قافلے والے اونٹوں کی اوٹ میں بیٹھ جاتے تھے۔ یوسف بھی وہیں بیٹھ جاتا تھا۔ تپتی ہوئی ریت اُسے جھلس رہی تھی۔ رات کے وقت وہ قیام کرتے تھے۔ یوسف اپنے مالک کا سیاہ رنگ کا خیمہ لگایا کرتا تھا۔ وہ خیمہ نصب کرنا جانتا تھا۔ کیونکہ اس کا خاندان خیموں میں رہتا تھا۔ یوسف اپنے باپ دادوں کے خدا سے دعا کر کے تاروں بھرے آسمان کی کھلی چھت تلے سو جایا کرتا تھا۔ اور کون جانتا ہے کہ ان راتوں میں اُسے کس قسم کے خواب آیا کرتے تھے؟

۲۔ مصر میں پہنچنا۔ آخر کار دور سے درخت دکھائی دیئے انہوں نے ایک دریا عبور کیا۔ اور وہ مصر کی دیوار کے نزدیک پہنچے۔ یہ دیوار بحیرۂ روم تک جاتی تھی۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مصر کی عجیب و غریب چیزوں کے پاس سے گزرتے وقت یوسف کے دل میں کیا کیا خیالات آتے ہوں گے؟ وہ ان چیزوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ جب وہ پھاٹک سے گزرے تو مجھے یقین ہے کہ مصر کی چیزیں دیکھ کر یوسف کا دل دھک دھک کرنے لگا ہوگا۔ اس نے ایسی چیزیں اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اس لڑکے کو یہ چیزیں بڑی عجیب دکھائی دیتی ہوں گی۔ کیونکہ وہ دیہات میں پیدا ہوا وہاں پر ہی اس نے نشو نما پائی۔ وہ خیمہ میں ہی رہا کرتا تھا۔ جب انہوں نے دریائے نیل کو عبور کیا تو اس نے دُور تک پھیلے ہوئے پانی کو دیکھا۔

پانی سبز وادیوں میں پھیلا ہوا تھا۔ (دیہاتی نظاروں کے لئے ہدایات برائے استاذ کا مطالعہ کریں۔) آخرکار وہ ممفس کے شہر میں آئے۔ یہاں اُسے غلاموں کی منڈی میں لے جایا گیا۔ اس جگہ بوڑھے بچے جوان، عورت اور مرد بدقسمت لوگ امیر آدمیوں کے ہاتھ بیچ دیئے جاتے تھے۔ بادشاہ کے جلوداروں کے سردار فوطیفار نے یوسف کو پسند کیا اور اُسے اپنے گھر لے گیا۔

۳۔ یوسف غلام۔ اب یوسف کی زندگی مختلف قسم کی تھی۔ اب وہ شہر میں ایک امیر مالک کے پاس تھا۔ ہدایات برائے استاذ کا مطالعہ کریں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یوسف کو اپنے مالک کے گھر کیا کچھ کرنا پڑتا تھا)۔ اپنے کام میں یوسف نے دُعا مانگنا کبھی نہ چھوڑا۔ اس نے باپ کے گھر کو بھی نہیں بھلایا۔ اور آپ جانتے ہی ہیں کہ اگرچہ وہ ۱۵ نیپے گھر سے بہت دُور تھا پھر بھی خدا نے اُسے اس گھر میں بڑی برکت بخشی۔ خدا نے اُسے بھلایا نہیں اس لئے فوطیفار اس کے کام سے بہت خوش تھا۔ اس نے یوسف کو اپنے گھر کا مختار مقرر کیا۔ وہی سارے گھر کے انتظام کا ذمہ دار تھا۔ دوسرے تمام غلام اس کے ماتحت تھے۔

۴۔ فوطیفار کی بیوی کا حسد کرنا۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ہم ہمیشہ خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے کی کوشش کریں۔ اور بدی سے گریز کریں پھر بھی بعض لوگ ہماری مخالفت کریں گے یوسف کا بھی یہی حال ہوا۔ اس کے آقا کی بیوی نے اُس پر جھوٹے الزام لگائے اور بڑے افسوس کی بات ہے

کہ اس کے آقا نے اس کی بات کا یقین کیا۔ وہ یوسف سے اتنا ناراض ہوا۔ کہ اس نے اُسے فوراً قید خانہ میں ڈال دیا۔ قید خانہ بڑی خراب جگہ تھی یہ قید خانہ گھر کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ تمام اہم قیدی اس قید خانہ میں تھے۔ اور بعض اوقات مصر کا بادشاہ فرعون بھی قیدیوں کو اسی جگہ بھیج دیا کرتا تھا۔ قید خانہ میں بھی یوسف کو خدا پر بھروسہ تھا۔ اور اس کا چال چلن بڑا شاندار تھا۔ اور قید خانہ میں بھی خدا نے اُسے برکت بخشی۔ داروغہ جیل پر یوسف کے اخلاق کا ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسے قیدیوں کا سردار بنا دیا۔ داروغہ کو یوسف پر پورا بھروسہ تھا۔ اس لیے یوسف بڑی دیانت داری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا کرتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ آزاد نہیں تھا۔ بلکہ غلام تھا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ملک مصر میں خدا نے اُسے بڑی برکت بخشی یہاں تک کہ قید خانہ میں بھی وہ سرفراز ہُوا۔

سبق کی عملی صورت

مختصر طور پر تحریر کریں کہ (ا) جب یوسف کو غلام بنا کر مصر میں لائے تو اس کے دل میں کیسے خیالات آتے ہوں گے۔ (ب) "قید خانہ میں اُس کا پہلا دن" بیان کریں۔

بڑے طلبا کے لئے

بڑی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں پر یوسف کی اخلاقی خوبیاں واضح کریں اپنی پاکیزگی کی وجہ سے وُہ بہت مشہور رہے۔ وہ بڑا خوبصورت جوان تھا (آیت ۶) اور جب وہ غلام تھا اور اسے قیدیوں کا سردار بنا دیا گیا۔ تو

پانی سبز وادیوں میں پھیلا ہوا تھا۔ (دیہاتی نظاروں کے لئے ہدایات برائے اُستاد کا مطالعہ کریں۔) آخر کار وہ میفس کے شہر میں آئے۔ یہاں اُسے غلاموں کی منڈی میں لے جایا گیا۔ اس جگہ بوڑھے بچے جوان، عورت اور مرد بدقسمت لوگ امیر آدمیوں کے ہاتھ بیچ دیئے جاتے تھے۔ بادشاہ کے جلوداروں کے سردار فوطیفار نے یُوسف کو پسند کیا اور اُسے اپنے گھر لے گیا۔

۳۔ یُوسف غلام۔ اب یوسف کی زندگی مختلف قسم کی تھی۔ اب وہ شہر میں ایک امیر مالک کے پاس تھا۔ ہدایات برائے اُستاد کا مطالعہ کریں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یوسف کو اپنے مالک کے گھر کیا کچھ کرنا پڑتا تھا)۔ اپنے کام میں یُوسف نے دُعا مانگنا کبھی نہ چھوڑا۔ اس نے باپ کے گھر کو بھی نہیں بُھلایا۔ اور آپ جانتے ہی ہیں کہ اگرچہ وہ اپنے گھر سے بہت دُور تھا پھر بھی خدا نے اُسے اس گھر میں بڑی برکت بخشی۔ خدا نے اُسے بھلایا نہیں اس لئے فوطیفار اس کے کام سے بہت خُوش تھا۔ اس نے یوسف کو اپنے گھر کا مختار مقرر کیا۔ وہی سارے گھر کے انتظام کا ذمہ دار تھا۔ دوسرے تمام غلام اس کے ماتحت تھے۔

۴۔ فوطیفار کی بیوی کا حسد کرنا۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ہم ہمیشہ خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے کی کوشش کریں۔ اور بدی سے گریز کریں پھر بھی بعض لوگ ہماری مخالفت کریں گے۔ یوسف کا بھی یہی حال ہوا۔ اس کے آقا کی بیوی نے اُس پر جھوٹے الزام لگائے اور بڑے افسوس کی بات ہے

کہ اس کے آقا نے اس کی بات کا یقین کیا۔ وہ یوسفؑ سے اتنا ناراض ہوا۔ کہ اس نے اُسے فوراً قید خانہ میں ڈال دیا۔ قید خانہ بڑی خراب جگہ تھی یہ قید خانہ گھر کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ تمام اہم قیدی اس قید خانہ میں تھے۔ اور بعض اوقات مصر کا بادشاہ فرعون بھی قیدیوں کو اسی جگہ بھیج دیا کرتا تھا۔ قید خانہ میں بھی یوسفؑ کو خدا پر بھروسہ تھا۔ اور اس کا چال چلن بڑا شاندار تھا۔ اور قید خانہ میں بھی خدا نے اُسے برکت بخشی۔ داروغہ جیل پر یوسفؑ کے اخلاق کا ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسے قیدیوں کا سردار بنا دیا۔ داروغہ کو یوسفؑ پر پورا بھروسہ تھا۔ اس لیے یوسفؑ بڑی دیانت داری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا کرتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ آزاد نہیں تھا۔ بلکہ غلام تھا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ملک مصر میں خدا نے اُسے بڑی برکت بخشی یہاں تک کہ قید خانہ میں بھی وہ سرفراز ہُوا۔

سبق کی عملی صورت

مختصر طور پر تحریر کریں کہ (ا) جب یوسفؑ کو غلام بنا کر مصر میں لائے تو اس کے دل میں کیسے خیالات آتے ہوں گے۔ (ب) "قید خانہ میں اُس کا پہلا دن" بیان کریں۔

بڑے طلبا کے لئے

بڑی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں پر یوسفؑ کی اخلاقی خوبیاں واضح کریں اپنی پاکیزگی کی وجہ سے وہ بہت مشہور رہے۔ وہ بڑا خوبصورت جوان تھا (آیت ۶) اور جب وہ غلام تھا اور۔ اسے قیدیوں کا سردار بنا دیا گیا۔ تو

اس پر ضرور آزمائشیں آئی ہوں گی۔ جب اس کے آقا کی بیوی نے اُسے بدی کرنے کے لئے کہا تو وہ اس آزمائش پر غالب آیا۔ تیس برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی۔ (پیدائش ۴۱: ۴۵-۴۶) یہ بات بھی واضح ہے کہ اس کی صرف ایک ہی بیوی تھی۔ خدا سے ڈرنے والے استادوں کا یہ فرض ہے کہ نوجوان مردوں اور عورتوں کو خیالات اور افعال میں پاکیزگی کا درس دیں۔ خدا کے پاک کلام میں اس کا بار بار ذکر آیا ہے۔ دو وجوہات سے نوجوان اس بات میں ناکام رہتے ہیں۔ (الف) وہ گناہ سے پیار کرتے ہیں۔ اور وہ گناہ سے آزاد ہونے کی تمنا نہیں رکھتے۔ (ب) انہیں اپنی زندگی کو خداوند یسوع مسیح کے سپرد کرنے کے معنی نہیں آتے۔ خداوند یسوع مسیح سب کچھ کر سکتا ہے۔

اگر آپ اس بات میں اپنے شاگردوں کی مدد کر سکیں تو وہ آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ اس کے متعلق دعا کریں۔

سبق نمبر۔ ۲۰

یُوسف قید خانہ میں

پیدائش ۴۰: ۱ و ۴۱: ۱ – ۳۶

حفظ کرنے کی آیت ۔ : یعقوب ۱: ۵

مقصد

یہ دکھانا کہ کس طرح خدا یوسف کے ساتھ تھا اور اس نے اسے خوابوں کی تعبیر کی دانائی بخشی۔

ہدایات برائے اُستاد

خواب ۔ ہم نے اپنے اسباق کے مطالعہ میں یُوسف کے دو خواب دیکھے ہیں۔ یہ خواب سچے ثابت ہوئے۔ اس کے بعد چار اور خوابوں کا ذکر ہے۔ ان کی تعبیر خدا نے اسے بتائی۔ یُوسف نے فرعون کو بتایا کہ یہ خواب خُداوند کی طرف سے ہیں۔ پرانے عہدنامہ میں خوابوں کا ذکر عام ہے۔ ایسموئیل ۲۸: ۶ اور ۱۵ سے ظاہر ہے کہ خدا خوابوں کے ذریعہ سے اپنی مرضی ظاہر کرتا تھا۔ لیکن نئے عہدنامہ میں یہ چیز نہیں صرف متی رسُول کی انجیل میں خوابوں کا بیان ملتا ہے۔ یہ انجیل پرانے عہدنامہ کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ متی کی

اس پر ضرور آزمائشیں آئی ہوں گی۔ جب اس کے آقا کی بیوی نے اُسے بدی کرنے کے لئے کہا تو وہ اس آزمائش پر غالب آیا۔ تیس برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی۔ (پیدائش ۴۱: ۴۵-۴۶) یہ بات بھی واضح ہے کہ اس کی صرف ایک ہی بیوی تھی۔ خدا سے ڈرنے والے استادوں کا یہ فرض ہے کہ نوجوان مردوں اور عورتوں کو خیالات اور افعال میں پاکیزگی کا درس دیں۔ خدا کے پاک کلام میں اس کا بار بار ذکر آیا ہے۔ دو وجوہات سے نوجوان اس بات میں ناکام رہتے ہیں۔ (الف) وہ گناہ سے پیار کرتے ہیں۔ اور وہ گناہ سے آزاد ہونے کی تمنا نہیں رکھتے۔ (ب) انہیں اپنی زندگی کو خداوند یسوع مسیح کے سپرد کرنے کے معنی نہیں آتے۔ خداوند یسوع مسیح سب کچھ کر سکتا ہے۔

اگر آپ اس بات میں اپنے شاگردوں کی مدد کر سکیں تو وہ آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ اس کے متعلق دعا کریں۔

سبق نمبر ۲۰

یوسفؔ قیدخانہ میں

پیدائش ۴۰: ۱ و ۴۱: ۱ - ۳۶

حفظ کرنے کی آیت ۔: یعقوب ۱: ۵

مقصد

یہ دکھانا کہ کس طرح خدا یوسفؔ کے ساتھ تھا اور اس نے اسے خوابوں کی تعبیر کی دانائی بخشی۔

ہدایات برائے اُستاد

خواب ۔ ہم نے اپنے اسباق کے مطالعہ میں یُوسفؔ کے دو خواب دیکھے ہیں۔ یہ خواب سچے ثابت ہوئے۔ اس کے بعد چار اور خوابوں کا ذکر ہے۔ ان کی تعبیر خدا نے اسے بتائی۔ یُوسفؔ نے فرعونؔ کو بتایا کہ یہ خواب خُداوند کی طرف سے ہیں۔ پرانے عہدنامہ میں خوابوں کا ذکر عام ہے۔ ۱سیموئیل ۲۸: ۶ اور ۱۵ سے ظاہر ہے کہ خدا خوابوں کے ذریعہ سے اپنی مرضی ظاہر کرتا تھا۔ لیکن نئے عہدنامہ میں یہ چیز نہیں صرف متّی رسُول کی انجیل میں خوابوں کا بیان ملتا ہے۔ یہ انجیل پرانے عہدنامہ کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ متّی کی

انجیل کے پہلے اور دوسرے باب میں چار دفعہ خدا یوسف کو یسوع بچے کے متعلق ہدایت دیتا ہے۔ مجوسیوں اور ہیرودیس کی بیوی کے خوابوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اعمال کی کتاب میں رویا کا ذکر ہے۔ مگر خواب اور رویا میں فرق ہے۔ خواب ایک عام واقعہ ہے کوئی معجزہ نہیں ہے۔ دل کے خیالات کی وجہ سے خواب آتے ہیں (واعظ۔ ۵: ۳ و ۷) ان کا کوئی خاص مطلب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر خدا چاہے تو خواب کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی انسان پر ظاہر کرتا ہے۔ رویا ایک غیر معمولی بات ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ رویا رات کے وقت یا جب ہم سوئے ہوں تو صرف اسی وقت نظر آئے۔

بلاشک خدا آج کل بھی رویا کے ذریعہ اپنی مرضی آدمیوں پر ظاہر کرتا ہے اور شاید خواب کے ذریعہ بھی وہ آدمیوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ بات خصوصاً ایسے ملکوں میں ہوتی ہے جہاں تعلیم کم ہے اور وہاں کے لوگ خدا کے پاک کلام کا مطالعہ کر کے دعا کے ذریعہ سے اس کی مرضی نہیں معلوم کر سکتے۔ لیکن نئے عہدنامہ کی تعلیم یہ ہے کہ ہم رویا کے زیادہ خواہشمند نہ ہوں اور بچوں کو اس کی توقع بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور انہیں یہ بھی تعلیم نہیں دینی چاہیئے کہ ان کے خوابوں کے کوئی خاص معنی ہوتے ہیں بلکہ وہ تو بے معنی ہوتے ہیں۔

پرانے عہدنامے کے زمانہ میں خدا خوابوں کے ذریعہ آدمیوں پر ظاہر ہوتا تھا۔ اب چونکہ خداوند یسوع مسیح دنیا میں آچکا ہے۔ اور ہماری

ہدائیت اور رہنمائی کرنے کے لئے ہمارے پاس پوری بائبل موجود ہے اس لئے خوابوں کی ضرورت بھی نہیں۔ پرانے عہدنامہ میں آدمیوں کو خاص خواب آیا کرتے تھے اور ان خوابوں کے ذریعہ سے وہ اپنی خاص مرضی آدمیوں پر ظاہر کیا کرتا تھا۔ پرانے زمانہ میں ملک مصر میں خوابوں کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اُن کے بت خانوں میں بعض آدمیوں کا کام محض خوابوں کی تعبیر کرنا ہی تھا۔ اسی قسم کے لوگوں کو فرعون نے اپنے پاس بلایا (باب ۴۱: ۸)۔ یوسف جانتا تھا کہ خواب کے خیالات بیداری کے خیالات کی طرح خدا کی مرضی کے ماتحت ہیں۔ اور اگر وُہ خواب کے ذریعہ سے کوئی خاص بات ظاہر کرنا چاہتا تھا تو لوگوں کو خواب آتے تھے۔ اس لئے اس نے کہا کہ صرف خُدا ہی سلامتی بخش جواب دے سکتا ہے (باب ۴۰: ۸ و ۴۱: ۱۶، ۲۵، ۲۸، ۳۲) سردار ساقی کا کام بادشاہ کو مے پلانا اور خاص کر شاہی ضیافتوں میں مصالحہ دار شراب پیش کرنا تھا۔ اور اسی طرح سے سردار نان پز بھی شاہی کھانے کا تھوڑا بہت مختار ہوگا۔ غالباً ان دونوں نوکروں پر بادشاہ فرعون کو زہر دینے کا شبہ تھا۔ اِس الزام کی کچھ ہی وجہ کیوں نہ ہو مصر میں یہ عام بات تھی کیونکہ اگر بادشاہ اپنے بڑے سے بڑے وزیر سے بھی ناراض ہو جاتا تو اُسے بھی قید میں ڈال دیتا تھا۔

باب ۴۱: ۱۴۔ عبرانی ڈاڑھی رکھتے تھے مگر مصری ڈاڑھی منڈاتے تھے۔ یوسف سفید کتانی لباس اور سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ پہنتا تھا۔ یہی درباری

لباس تھا۔

سبق

تمہید۔ آج کل بھی لوگوں کو خواب آتے ہیں مگر یہ خواب کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ بیدار ہونے پر ہم اپنا خواب بھول جاتے ہیں۔ لیکن جس زمانہ میں یوسف مصر میں تھا اس وقت لوگ خوابوں کو بڑا اہم سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ خواب کا کوئی خاص مطلب ہے اس لئے خواب کی تعبیر کرنے والے خاص آدمی ہُوا کرتے تھے۔ بعض اوقات خُدا خواب میں اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا اور یہ خواب ہمیشہ سچے ثابت ہوتے تھے۔ اس ہفتہ کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ خوابوں کے ذریعہ سے خُدا نے یوسف کی کیسے مدد کی۔

۱۔ سردار ساقی اور سردار نان پز: ایک دن بادشاہ نے اپنے دو خادموں کو قیدخانہ میں ڈالدیا۔ ایک سردار ساقی اور دوسرا نان پز تھا۔ غالباً ان پہ بادشاہ کو زہر دینے کا الزام تھا۔ یہاں وہ یوسف کے ساتھ قیدخانہ میں تھے سردار ساقی شاہی ضیافتوں میں مے اور رنگارنگ کی شراب کا منتظم اور سردار نان پز کھانے کا بندوبست کیا کرتا تھا۔ یوسف کو ان دونوں قیدیوں کا نگران مقرر کردیا گیا۔

۲۔ خواب اور اُن کی تعبیر: ایک رات سردار نان پز اور سردار ساقی دونوں نے علیحدہ علیحدہ خواب دیکھا۔ وہ بڑے ڈر گئے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ کہیں اُن کی تعبیر ان کے حق میں اچھی نہ ہو۔ یوسف نے انکی پریشانی

کو دیکھا اور کہا۔ "تم کیوں اداس ہو۔ تب انہوں نے کہا کہ ہم نے رات کو ایک ایک خواب دیکھا ہے۔ یوسف اُن سے کہنے لگا کہ خدا خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے اس لئے مجھ سے خواب بیان کرو۔ پس سردار ساقی نے کہنا شروع کیا۔ "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ انگور کی بیل میرے سامنے ہے اور اس بیل میں تین شاخیں ہیں اور ایسا دکھائی دیا کہ اس میں کلیاں لگیں اور پھول آئے اور اُس کے سب گچھوں میں پکّے پکّے انگور لگے اور فرعون کا پیالہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں نے اُن انگوروں کو لے کر فرعون کے پیالہ میں نچوڑا اور وہ پیالہ میں نے فرعون کے ہاتھ میں دیا"۔ یوسف نے یہ خواب سُنکر جواب دیا۔ "وہ تین شاخیں تین دن ہیں سو اب سے تین دن کے اندر فرعون تجھے سرفراز فرمائیگا اور تجھے پھر تیرے منصب پر بحال کر دے گا لیکن جب تو خوشحال ہو جائے تو مجھے یاد کرنا اور فرعون سے میرا ذکر کر کے مجھے اس گھر سے چھٹکارا دلوانا"۔ اس کے بعد نان پز نے اپنا خواب بیان کیا۔ "میرے سر پر سفید روٹی کی تین ٹوکریاں ہیں۔ اور اوپر کی ٹوکری میں ہر قسم کا پکا ہُوا کھانا فرعون کے لئے ہے اور پرندے میرے سر پر کی ٹوکری میں سے کھا رہے ہیں"۔ یوسف نے اداس ہو کر جواب دیا۔ "وہ تین ٹوکریاں تین دن ہیں سو اب سے تین دن کے اندر فرعون تیرا سر تیرے تن سے جدا کر کے تجھے ایک درخت پر ٹنگوا دے گا اور پرندے تیرا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے"۔

تین دن کے بعد ایسا ہی ہوا۔ نان پز کو پھانسی کی سزا ملی مگر ساقی کو بحال کر دیا گیا۔ اور آپ جانتے ہی ہیں کہ ساقی نے یوسف کو بھلا دیا لیکن خدا نے یوسف کو نہ بھلایا۔

۳۔ **فرعون کا خواب۔**: یوسف دو سال تک اور قید خانہ میں رہا۔ ایک دن شاہ فرعون کو بھی خواب آیا۔ اس نے **فوراً** سلطنت کے دانشمند آدمیوں کو بلایا مگر کوئی بھی خواب کی تعبیر نہ بتا سکا۔ تب سردار ساقی کو یوسف کا خیال آیا اور وہ بڑی شرمساری سے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے بادشاہ کو بتایا کہ کس طرح یوسف نے قید خانہ میں میرے اور سردار نان پز کے خواب کی تعبیر بیان کی۔ پس فرعون نے کہا۔ ”اس عبری جوان کو قید خانہ سے بلا لاؤ تاکہ وہ میرے خواب کی تعبیر کرے“۔ یوسف نے صاف کپڑے پہنے، حجامت بنوائی اور غالباً سیاہ عمامہ بھی سر پر رکھا۔ وہ فرعون کے دربار میں پہنچا اور اسے جھک کر سلام کیا۔ فرعون نے یوسف سے کہا۔ ”میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر کوئی نہیں کر سکتا“۔ لیکن یوسف نے جواب دیا۔ ”میں کچھ نہیں جانتا خدا ہی فرعون کو سلامتی بخش جواب دیگا“۔ فرعون نے اپنا خواب بیان کیا۔ ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دریا کے کنارے کھڑا ہوں اور اس دریا میں سے سات موٹی اور خوبصورت گائیں نکل کر نیستان میں چرنے لگیں۔ ان کے بعد اور سات خراب اور نہایت

بدشکل اور دُبلی گائیں نکلیں اور وہ اس قدر بری تھیں کہ میں نے سارے ملک مصر میں ایسی کبھی نہیں دیکھیں۔ اور وہ دُبلی اور بدشکل گائیں اُن پہلی ساتوں موٹی تازی گائیوں کو کھا گئیں۔ میں پھر سوگیا۔ پھر خواب میں دیکھا کہ ایک ڈنٹھی میں سات بھری اور اچھی بالیں نکلیں اور اُن کے بعد اور سات سوکھی اور پتلی اور پوربی ہوا کی ماری مرجھائی ہوئی بالیں نکلیں اور یہ پتلی بالیں اُن ساتوں اچھی اچھی بالوں کو نگل گئیں۔ اور میں نے ان جادوگروں سے اس کا ذکر کیا پر کسی نے مجھے اس کا مطلب بیان نہیں کیا۔"

۴۔ خوابوں کی تعبیر: یوسف نے فرعون سے کہا۔ "جو کچھ خدا کرنے کو ہے اُسے اس نے فرعون پر ظاہر کیا ہے۔ دیکھ! سارے ملک مصر میں سات برس تو پیداوار کثیر کے ہوں گے۔ اُن کے بعد سات برس کال کے آئیں گے اور تمام ملک مصر میں لوگ اس ساری پیداوار کو بھول جائیں گے اور یہ کال ملک کو تباہ کر دے گا۔ اس لئے فرعون کو چاہیئے کہ ایک دانشور اور عقلمند آدمی کو تلاش کر لے اور اُسے ملک مصر پر مختار بنائے اور ارزانی کے سات برسوں میں سارے ملک مصر کی پیداوار کا پانچواں حصّہ لے لے۔ اور وہ اُن اچھے برسوں میں جو آتے ہیں سب کھانے کی چیزیں جمع کریں اور شہر شہر میں غلہ جمع کریں تاکہ کال کی وجہ سے ملک برباد نہ ہو جائے۔" یہ نصیحت بہت ہی اچھی تھی۔ ہم اگلے ہفتہ کے سبق میں دیکھیں گے کہ فرعون نے کیا انتظام کیا۔ لیکن کیا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ کس طرح خدا یوسف

کے ساتھ ساتھ تھا اور اسے خواب کی تعبیر کی طاقت عطا فرمائی۔ یوسف کے لئے خدا کا یہی مقصد تھا اور ہم اگلے ہفتہ دیکھیں گے کہ خدا نے اسے کتنی برکت بخشی۔

سبق کی عملی صورت

آج کے سبق میں کسی خواب کی تصویر کھینچیں۔

بڑے طلبا کے لئے

خواب اور اُن کی تعبیر کی وضاحت کریں۔

(استاد کے لئے ہدایات کا مطالعہ کریں)

سبق نمبر۔ ۲۱

وزیر اعظم یوسفؑ

(پیدائش ۔ ۴۱: ۳۷-۵۷)

حفظ کرنے کی آیت ۔ ا سموئیل ۲: ۳۰ "وہ جو میری عزت کرتے ہیں میں ان کی عزت کروں گا۔"

مقصد

ظاہر کرنا کہ کس طرح بالآخر خداوند نے یوسفؑ کو اقبال مند کیا اور اسے بڑے سے بڑا ممکن منصب عطا کیا۔

ہدایات برائے استاد

مصر کی کھدائیوں نے یوسفؑ کی کہانی کی طرح کی وارداتوں کی مثلوں کا انکشاف کیا ہے۔ جن میں خوابوں، تعبیروں اور کنعانی غلاموں کے اعلےٰ مناصب تک ترقی پانے اور تباہ کن قحط اور اناج کے ذخائر اور ایشیائی نو وارد چرواہوں کو چراگاہوں کے عطا کئے جانے کے بارے میں بہت سے بیانات ملتے ہیں۔ علمِ آثار قدیمہ کے ماہرین نے یوسفؑ کے بنائے ہوئے کشادہ کھتوں کے کھنڈرات تک کو زمین کے

نیچے سے باہر نکالا ہے۔
اندازاً یوسفؑ کے ہمعصر مصری مقبرے کی کندہ تحریر ملی ہے۔ جس پر وزیر کے فرائض بتلائے گئے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ یوسفؑ ان تمام فرائض کو اچھی طرح سرانجام دیتا ہوگا۔ فرعونؔ کو چھوڑ کردہ مُلک میں سب سے پہلا شخص تھا جسے برگزیدوں میں شمار کیا گیا یُوسفؑ کے بھائیوں نے جب "اس شخص" کا حوالہ دیا (عبرانی۔ آدمی) دیکھئے ۴۲ : ۳۰ وغیرہ) اس وقت وہ اس کا سرکاری خطاب استعمال کر رہے تھے۔ جس کے معنی ہیں "آدمی" اس دَور کی تصاویر میں وزیر کو سونے کا طوق (زنجیر) پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ جس کا ذکر ۴۱، ۴۲ میں آتا ہے۔
عملی طور پر مصرؔ میں کوئی بارش نہیں ہوتی لیکن ہر سال جولائی سے نومبر کے مہینے تک دریائے نیل بارش کے پانی اور ایبے سینیا کی برف کے پگھلنے سے بھر جاتا ہے اور دونوں کناروں کی زمین کو طغیانی کی لپیٹ میں لے آتا ہے۔ نہریں طغیانی کے پانی کو دُور دراز کے کھیتوں تک لے جاتی ہیں۔ جب سیلاب اُتر جاتے ہیں تو مصری اپنا اناج بو دیتے ہیں۔ اس لئے یُوسفؑ نے ضرور نئی نہریں کھدوائی ہوں گی۔ اور زمین کے ہر ممکن حِصّے کو زیر کاشت لے آیا ہوگا۔ وہ مٹی اینٹوں پر بنی ہوئی اُونچی سڑکوں کو شہروں میں اناج لانے کے

لئے برابر اچھی حالت میں رکھتا تھا اور سینکڑوں غلاموں کو بڑے بڑے کھیتوں کی تعمیر کے لئے ملازم رکھتا تھا۔ اور دورہ پر جایا کرتا تھا (آیات ۴۵، ۴۶)

جب اناج کو اندر لایا جاتا تو ایک منشی ہر کھتے کی چھت پر بیٹھ جاتا اور چھت کے سوراخ میں سے انڈیلے جانے والے سب بوروں کو درج کر لیتا۔ پیداوار کثیر کے سالوں میں فصل اس قدر کثرت سے ہوئی کہ انہوں نے حساب رکھنا بھی چھوڑ دیا (۴۷، ۴۹)

اسی طرح سات برسوں کے بعد جبکہ پہاڑوں کے جنوبی حصہ میں بارش نہ ہوئی اور طغیانیاں آنی بند ہو گئیں تو دریا کے نزدیک کے کھیتوں کو بالٹیوں کے ذریعہ پانی نکال کر سیراب کیا جانے لگا۔ لیکن کھیتوں میں زرخیز بنانے والے کیچڑ کی جو کہ سیلاب کا پانی جما دیا کرتا کمی ہو گئی۔ اس سال پیداوار بہت کم ہوئی اور برابر ساتوں سال قحط سخت سے سخت تر ہوتا چلا گیا کنعان اور دیگر ممالک میں بھی بارش کی کمی ہو گئی ہو گی۔

آیت ۴۵ جو نام فرعون نے یوسف کا رکھا (صفنات فعنیح) اس کے معنی ہیں "راز کی باتوں کو کھول لینے والا" (کاشف)

اون کے یونانی نام (Heliopoles ہیلیو پولز جس نام سے کہ وہ زیادہ مشہور تھا اس کے معنی "سورج کا شہر" کے ہیں۔ اور

یوسفؑ کا سسر سورج دیوتا کے مندر کا بڑا پجاری تھا۔

باوجود اُس کے خوشحال ہونے اور غیر اقوام میں بودوباش رکھنے کے بھی یوسفؑ خدا کو نہ بھولا۔ آیات (۵۱،۵۲) میں ملاحظہ فرمایئے کہ کیوں اس نے اپنے بیٹوں کے نام منسّی بمعنی "بھولنا" اور اِفرائیم بمعنی "پھلدار" رکھے؟

سبق

ا۔ یوسفؑ کا وزیرِ اعظم بننا۔ :گذشتہ ہفتہ کے سبق کے اختتام پر یوسفؑ نے فرعون کو کیا بتایا تھا؟ کیا آپ اسے اچھی تجویز خیال کرتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے کہ فرعون نے اُسے ایک اچھی تجویز سمجھا یا نہیں؟ (جوابات کا انتظار کیجئے) اب کیا آپ کو یاد ہے کہ یوسفؑ نے کس طرح رائے پیش کی کہ ایک دانشمند آدمی چُنا جائے جو کہ تمام اناج اکٹھا کروانے کا ناظر و منتظم ہو۔ اچھا! تو جب وہ یہ چیزیں بیان کر چکا تو پھر وہ زبردست بادشاہ کے فرمان کے انتظار میں خاموش کھڑا رہا۔ لمحہ بھر کے لئے دربار پر سکوت چھا گیا۔ اور میرا خیال ہے کہ فرعون کا فرمان سُننے کے لئے یوسفؑ کا دل بے تابی سے زیادہ تیزی کے ساتھ دھڑکتا ہوگا۔ آخر کار بادشاہ کا چہرہ تلملایا اور وہ مسکرایا۔ "ٹھیک" اس نے کہا۔ "یہ ایک اچھا خیال ہے"۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم اس عالی منصب پر کس کو فائز کریں؟ ہمیں اس آدمی کی ضرورت ہے

جو اپنے اندر خُداوند کی رُوح رکھتا ہو"۔ تب اس نے یُوسف کی طرف
مُنہ پھیر کر دیکھا۔ ایک تیس سالہ نوجوان ۔ غُلام ۔ غریب الوطن اور
جس کی پیدائش و پرورش دیہات میں ہُوئی ہو۔" مجھ سے بہتر اور کون
ہو سکتا ہے؟" فرعون نے چلا کر کہا۔" تو دانشمند ہے اور خُداوند نے
یہ تمام چیزیں تجھے دکھائی ہیں ۔ ہاں تو ہی وہ آدمی بنے گا ۔ سب مجھے
چھوڑ کر مُملکت میں سب سے زیادہ اہمیت والا آدمی تو ہو گا اور
میرے لئے تو لوگوں پر حکمرانی کرے گا"۔ کس قدر عجیب تھی یہ اقبالمندی
اور عزت افزائی! یوُسف اسے بخوبی سُن کر بھی اعتبار نہ کرتا تھا کیا
یہی تھا جو خُدا نے یُوسف کے لئے کیا ۔ وہ یُوسف جو ہر بات میں
اس کی عزت و تکریم کیا کرتا ۔ اور جو کبھی بھی اس سے دُعا مانگنا نہ بھُولتا
تھا۔ خُداوند نے ضرور یوُسف سے ہمکلام ہو کر ہر مُمکن خطرہ اس سے
دُور کر دیا ہو گا۔ شاید اُس نے کہا ہو۔" اے یوسف مت ڈر ۔ میں
تیرے ساتھ ہُوں ۔ میں نے تجھے اس منصب پر پہنچایا ہے کیوں کہ تو
نے ہمیشہ میری عزت کی ہے"۔" جو میری عزت کریں گے میں اُن کی عزت
کروں گا"۔

۵۔ یُوسف کو سرکاری طور پر اس کے منصب پر فائز کیا جانا۔

پس فرعون نے اپنا ہاتھ اونچا کیا۔ اور فوراً دو نوکر دوڑتے
ہُوئے سر جھکائے اس کے سامنے آحاضر ہُوئے۔" ایک دم باریک

کتان کے کپڑے حاضر کرو۔" اس نے حکم دیا۔ تب یُوسف کی طرف مُنہ پھیر کر اس نے اپنے شاہی ہاتھ سے سونے کی بھاری اور مہروالی خُوبصُورت انگشتری اتاری اور یُوسف کے ہاتھ میں پہنا دی ۔ یہ تھی اس کے عہدے کی خاص مہر۔ کیا کبھی آپ نے بھی بادشاہوں کے بادشاہ سے مہر پائی ہے؟ اگر ہم خداوند یسوع کو پالیں تب ہم افسیوں ۱: ۱۳ میں پڑھتے ہیں کہ وہ ہمیں رُوح اُلقدس کی مہر دیگا۔ شاید آپ میں سے بعض پہلے ہی وہ مہر پا چکے ہوں۔

پس خدمتگار لوٹے اور بادشاہ نے خود اپنے ہاتھ سے باریک کتان کے خوشنما کپڑوں سے اُسے آراستہ کیا۔ یہ کپڑے اس قسم کے تھے جو اُس ملک کے عالی مرتبہ اراکین ہی صرف زیب تن کرتے تھے۔ پھر فرعون نے خُوبصورت سونے کا منقش طوق یُوسف کے گلے میں پہنایا جو کہ بادشاہ کے التفاتِ خصُوصی کا نشان تھا۔ کیسی عزّت افزائی اور نوازش تھی! لیکن اس سے بھی بڑھ کر عزّت ابھی ملنے کو تھی۔ فرعون نے کہا۔" اب تو باہر نکل آ اور میری ایک رتھ میں سوار ہو کر بازاروں میں سے گذر اور تو میرے پیچھے پیچھے سواری کرنا۔" یُوسف چار جاندار گھوڑوں کے کھینچنے والی خوبصورت سُنہری رتھ میں سوار ہُوا۔ جہاں یُوسف بیٹھا اس کے سامنے دو رتھ بان کھڑے ہو گئے۔ وہ فرعون کے پیچھے پیچھے رتھ میں چلا آرہا تھا۔ یُوسف کی رتھ کے سامنے غلام بھاگتے تھے۔ جو ایسی صدائیں

بلند کرتے تھے۔ "گھٹنے ٹیکو! گھٹنے ٹیکو!" فرعون اور نئے وزیر اعظم کے سامنے سب لوگ جھکتے تھے۔ فرعون نے کہا۔ "تجھے ہر ایک مصری پر مکمل اختیار ہے۔"

۳۔ یوسفؑ کے بیوی بچے۔

تب فرعون نے یوسفؑ کا نیا نام رکھا۔ یہ مصری نام تھا جس کا تلفظ بہت مشکل ہے۔ لیکن جس کے معنی ہیں "راز کی باتوں کو ظاہر کرنے والا"۔ اور فرعون نے ایک شریف و سلیقہ شعار بیوی کو جو سورج دیوتا کے بڑے مندر کے پجاری کی لڑکی تھی اس سے بیاہ دیا۔ آئندہ کے سات سالوں میں یوسفؑ اور اس کی بیوی کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ جب پلوٹھا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام منسی رکھا۔ جس کے معنی "بھولنا" کے ہیں۔ "کیونکہ" یوسفؑ نے کہا۔ "خدا نے مجھے پچھلے سب دکھ اور تکلیفیں بھلا دی ہیں"۔ اور دوسرے کا نام افرائیم رکھا جس کے معنی "پھلدار" کے ہیں۔ "کیونکہ" اس نے کہا۔ "خدا نے مجھے اس ملک میں پھلدار کیا ہے اور مجھے خاصی کامیابی بخشی ہے"۔ پس آپ ذرا توجہ دیجئے کہ یوسفؑ ایسا عالی منصب اور عزت پا کر بھی خدا کو نہ بھولا۔

۴۔ فرعون کا خواب سچا نکلا۔

اس طرح پیداوار کثیر کے سات سال شروع ہوئے۔ اور جیسا کہ یوسفؑ نے کہا ہوا تھا۔ اس سال فصلیں اس افراط سے ہوئیں — کہ

پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں۔ فالتو اناج منوں کے حساب سے تھا۔ بالعموم لوگ لالچ سے تمام کا تمام اناج کھا لیتے لیکن یوسفؑ نے ان سے تمام فالتو اناج بڑے شہروں میں منگوا لیا۔ اور اس نے اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ سڑکوں کو اچھی حالت میں رکھا گیا ہے کہ نہیں۔ تاکہ ان کو اناج لانے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ سارے مصر کا سفر کیا۔ اس نے چھتوں میں سوراخوں والے بڑے بڑے ذخیرہ گھر بنوائے ہوئے تھے۔ اور ان سوراخوں میں سے اناج کے بورے پھینکے جاتے تھے۔ سوراخوں کے ایک طرف بڑی بڑی کتابیں لگائے منشی بیٹھتے جو اندر ڈالے جانے والے بوروں کا حساب لکھا کرتے لیکن اتنی کثیر تعداد میں بورے آنے لگے کہ ان کا حساب کرنا ان کے لئے مشکل ہو گیا۔ پس انہوں نے کتابوں میں حساب لکھنا بند کر دیا اور پورے سات سال اسی طرح ہوتا رہا۔ ہر سال پہاڑوں پر کثرت سے بارش ہونے سے نیل میں پانی بہت چڑھ آتا تھا۔ اور پانی اتنا چڑھ آتا کہ اردگرد کی زمین میلوں تک سیلاب کی لپیٹ میں آ جاتی۔ ہر سال طغیانی کا پانی اترتا تو بیش بہا اور زرخیز مٹی (جو کھاد کا کام دیتی تھی) زمین پر چھوڑ جاتا۔ جو کہ بہتات سے فصلیں پیدا کرتی۔ لیکن سات سالوں کے اختتام پر پہاڑوں پر بارش ہونی بند ہو گئی۔ اور دریائے نیل میں بھی پانی نہ چڑھا۔ زمین پر زرخیز مٹی نہ رہی۔ اور بڑی مشکل سے

اکٹھی کرنے کے لئے تھوڑی سی فصل ہوئی۔ پس جیسا کہ یوسفؔ نے کہا
ہُوا تھا ایک سخت قحط شروع ہُوا۔ تب لوگ خوش تھے۔ کہ انہوں نے یوسفؔ
کی نصیحت پر کان لگائے تھے اور تمام اناج کھا کر ختم کر دینے کی بجائے
فالتو اناج کو پس انداز کر لیا ہُوا تھا۔ لوگ مصرؔ کے تمام علاقوں سے اناج
خریدنے کے لئے آتے تھے۔ اور یوسفؔ ہر چیز کا منتظم و مختار تھا۔
لوگ نہ صرف مصرؔ ہی سے آتے بلکہ تمام دیگر ممالک سے بھی آتے کیونکہ
وہاں بھی قحط پڑا تھا۔ اس طرح خداوند نے یوسفؔ کو برکت دی اور
اسے مصریوں کی مدد کرنے میں استعمال کیا۔ اگر ہم ہمیشہ اس کی
عزت کریں اور اسے یاد رکھیں تو وہ اسی طرح ہمارے ساتھ رہے گا
اور ہمیں برکت بھی دے گا۔ بعض اوقات لوگ اپنے کاموں میں بہت
کامیاب ہوتے ہیں۔ اور بڑے بڑے عالی مراتب تک پہنچ جاتے
ہیں۔ تو پھر وہ خدا کے متعلق سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ لیکن یوسفؔ
نے ایسا نہ کیا۔ اور ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے
کہ اس سے دعا مانگیں اور اسی سے مدد چاہیں۔ تو پھر وہ ہمیں بالکل
یوسف کی طرح برکت دیگا۔

سبق کی عملی صورت

سوچیں کہ یوسفؔ اپنی زندگی میں مصر میں اتنا کامیاب کیوں ہوا؟
اور اس کی زیادہ سے زیادہ وجوہات کو حیطۂ تحریر میں لائیں

بڑے طلبا کے لئے

یوسف کے ہر دفعہ بغیر کسی اندیشے کے خدا کا اعلانیہ اقرار کرنے کی مثال پر زور دیں۔ اور آج کل غیر مسیحی ممالک میں مسیحیوں کی حالت کا اس سے مقابلہ کریں۔

سبق نمبر۔ ۲۲

یوسف اور اُس کے بھائی

پیدائش ۴۲ و ۴۳ ابواب

حفظ کرنے کی آیت۔ افیسوں ۴: ۳۲

مقصد

اس سبق کا خاص مقصد یہ دکھانا ہے۔ کہ یوسف جب اپنے بھائیوں سے بدلہ لے سکتا تھا۔ اس نے ان سے بڑی مہربانی کا سلوک کیا۔ اس طرح اس کہانی کی مدد سے معاف کرنے کی مسیحی روح دکھائی جا سکتی ہے۔

ہدایات برائے استاد

اس ہفتے کے سبق کی تیاری کے لئے استاد کو پیدائش ۴۲، ۴۳، ۴۴ اور ۴۵ ابواب پڑھنے ہوں گے۔ ان ابواب میں یہ کہانی ملتی ہے۔ یہ ایک دلگداز کہانی ہے۔ جو بائبل مقدس میں بڑی فصاحت سے بیان کی گئی ہے۔ اس کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر ہم کہانی کا آخری حصہ پڑھیں۔ تو اس کی تشریح سے واضح ہو جائے گا۔ کہ یوسف کا بدلہ لینے کی غرض رکھنا اس کے کردار کے بالکل متضاد تھا۔ اس کا مدعا یہ تھا۔ کہ انہیں

آزمائش میں ڈالے اور معلوم کرے کہ واقعی وہ اپنے گزشتہ بُرے کاموں پر نادم ہیں کہ نہیں؟ کوئی بیس برس پہلے جب یوسفؑ نے انہیں دیکھا تھا۔ وُہ بڑے ظالم اور خود غرض انسان تھے۔ اور اپنے ضعیف و ناتواں باپ کا کچھ خیال نہ کرتے تھے۔ اپنی دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنے خرد سالہ بھائی کو مار ڈالنے کے لئے کمربستہ تھے۔ کیا وہ ابھی تک ویسے ہی تھے؟ ان کی پہلی آمد کے بعد اس ڈر سے کہ شاید انہیں کیا سزا ملے۔ یوسفؑ سے دور رہتے اور شمعونؑ کو قیدخانہ میں مقید چھوڑ جاتے ہیں جب وُہ واپس آئے تو اس نے انہیں پھر ایک بار آزمایا۔ کیا وہ اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو غلام بنا کر چھوڑ جاتے۔ اور گنتی ہی شخص واپس لوٹتے جتنے اس وقت لوٹے تھے۔ جب کہ انہوں نے یوسفؑ کو غلام بنا کر بیچا تھا۔ تدبیر تمام تر دانشمندانہ تھی۔ اور وہ بڑی عقل و فراست کے ساتھ عمل میں لائی گئی۔ اور بڑی مؤثر اور کارگر ثابت ہوئی

سبق

۱۔ یوسفؑ کے بھائیوں کی پہلی آمد۔ دور پیچھے کنعان میں سخت قحط تھا۔ اور یوسفؑ کا بوڑھا باپ اور اس کے بھائی مایوس ہو رہے تھے۔ کہ اگلے وقت کا کھانا کہاں سے ملے گا۔ ایک دن یعقوبؑ نے سُنا کہ مصر میں اناج ہے، اس نے اپنے بیٹوں سے کہا "مصر جاؤ اور کچھ اناج خرید لاؤ" پس دسوں بڑے بیٹوں نے خالی بورے گدھوں پر باندھ لئے اور روانہ ہو گئے یعقوبؑ نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے بنیمینؑ کو گھر پر اپنے پاس رکھ لیا۔ کیونکہ اُسے اندیشہ تھا

کہ کہیں راستے میں اُسے کوئی حادثہ نہ پیش آ جائے۔ طویل مسافت کے بعد دسوں
بھائی مصر میں پہنچے۔ اور اناج کے لئے پوچھا۔ انہیں حاکم اعلےٰ کے حضور پیش کیا
گیا ـــــ وہ تعظیم کے طور پر اس کے سامنے زمین پر جھکے۔ کیا آپ یوسفؑ کے
اس وقت کے احساسات کا تصور کر سکتے ہیں۔ جب کہ بیس برس کے بعد اپنے بھائیوں
کو اپنے سامنے جھکتے دیکھا۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ اس وقت اسے اپنے خواب کا
خیال آیا ہوگا۔ جو کہ بہت پہلے اس نے دیکھا تھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ وہ خواب
کیا تھا؟ (طلبا میں سے کوئی خواب بیان کرے۔ بیان کے ختم ہونے تک انتظار
کیجئے) وہ خواب اب پورا ہو رہا تھا۔ یوسفؑ خیال کر سکتا تھا" واہ! اب مجھے موقع
ملا ہے۔ اب میں اپنے بدکردار بھائیوں سے انتقام لوں گا۔ میں انہیں غلاموں کی طرح
بکوا دوں گا"۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اس کی بجائے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس
دن سے کہ انہوں نے اسے سوداگروں کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ کچھ سدھرے ہیں کہ نہیں
اس نے ایک معمولی سا فریب دیا۔ پس اس نے ان سے پوچھا کہ وہ کہاں سے آئے
ہیں۔ جب انہوں نے اُسے بتایا تو اس نے کہا" تم لوگ جاسوس ہو! اور تم یہ معلوم
کرنے کے لئے آئے ہو کہ اس قحط کے وقت میں مصر کی حالت کتنی کمزور ہے تم لوگ
جاسوسی کرنے آئے ہو" "نہیں حضور نہیں" وہ چلائے" ہم جاسوس نہیں ہیں۔
ہمارے باپ نے ہمیں خورش خریدنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہم بارہ بھائی تھے۔ لیکن
ایک کھو گیا۔ اور سب سے چھوٹا بھائی گھر پر ہے۔ ہم فاقے کاٹ رہے تھے"۔ لیکن
یوسفؑ نے ایسے ظاہر کیا۔ جیسے وہ ان پر اعتبار نہ کر رہا ہو۔ اور کہا" بہت اچھا

تو ہم دیکھیں گے۔ کہ تم سچ بول رہے ہو کہ نہیں۔ نو آدمی یہاں قید خانہ میں رہو اور ایک اپنے گھر واپس جائے۔ اور اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر آئے۔ پس یوسفؑ نے ان تمام کو تین دن قید خانے میں رکھا۔ پھر اس نے ایک کو تو قید ہی میں رکھا۔ اور دوسروں کو آزاد کر دیا۔ وہ اس کے اس بُرے برتاؤ سے ڈر گئے۔ لیکن انہوں نے اُسے پہچانا نہ تھا۔ اور وہ خیال کرتے تھے۔ کہ واقعی اُن پر جاسوس ہونے کا شبہ کر رہا ہے۔ وہ خیال کرتے تھے۔ کہ وہ یُوسفؑ سے بدسلوکی کرنے کی سزا جھیل رہے ہیں۔

۲۔ **بھائیوں کی کنعانؔ کو واپسی**۔" اب یہ اناج لو۔ اور اپنے گھر چلے جاؤ لیکن جب تم پھر آؤ۔ تو اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو ضرور ساتھ لاؤ۔" پس اناج سے اُن کے بورے بھر دیئے گئے۔ ابھی وہ سفر ہی میں تھے۔ کہ انہوں نے ایک بورے سے اپنے گدھے کو کھلانے کے لئے۔ غلہ نکالا۔ کھولتے ہی وہ ڈر گئے۔ اور ان کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب کہ انہوں نے اپنی نقدی بورے کے مُنہ میں پڑی پائی۔ وہ ڈر گئے۔ اور کہنے لگے:" خُدا نے یہ ہمارے ساتھ کیا کیا؟ وہ بے سلیقہ حاکم کیا کہے گا۔ کہ ہم نے روپیہ چوری کیا ہے"۔ گھر پہنچ کر انہوں نے تمام ماجرا یعقوبؑ سے کہہ سُنایا۔ اور جو کچھ حاکم نے کہا تھا۔ کہ جب وہ دوبارہ آئیں تو بنیمینؔ کو ساتھ لائیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ کس طرح حاکم نے شمعونؔ کو قید میں رکھ لیا ہے۔ لیکن یعقوبؑ نے سر ہلایا۔ اور کہنے لگا:" یُوسفؑ جا چکا۔ شمعونؔ بھی چلا گیا اب تم بنیمینؔ کو بھی لے جانا چاہتے ہو۔ اور اگر اُسے کچھ ہُوا تو میں غم کے مارے مر جاؤنگا

پھرانہوں نے اپنے بورے کھولے اور ہرایک کے بورے میں سے اُسکی نقدی نکلی! کیا ایسا کرنا یوسفؑ کی مہربانی نہ تھا؟ ان تمام کو غلام بنانے اور ان کی نقدی اور مال چھیننے کی بجائے۔ اس نے ان کی گذشتہ بدفعلی کا بدلہ نیکی سے دیا۔ اس نے انہیں اناج مفت دیا تھا۔ اور ان کی نقدی اُن کے بوروں میں ڈال دی گئی۔

۳۔ مصرؔ میں بھائیوں کی دوسری آمد۔ جلد ہی تمام اناج ختم ہو گیا اور یعقوبؑ نے کہا "کہ تم ضرور مصر جاؤ۔ اور کچھ اناج مول لے آؤ"۔ تو یہوداہ کہنے لگا۔ ہمیں بنیمینؑ کو ساتھ لے جانا پڑے گا۔ کیونکہ حاکم نے کہا تھا۔ کہ ہم اس کا منہ دیکھنے نہ پائیں گے۔ اگر بنیمین ہمارے ساتھ نہ ہوا" یعقوبؑ بنیمینؑ کو بھیجنے میں خوش نہ تھا۔ لیکن یہوداہؑ نے کہا "میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔ میں اسے لے جاتا ہوں۔ اس کا الزام مجھ پر آئے گا"۔ آخر کار یعقوبؑ رضامند ہو گیا۔ اور اس دفعہ انہوں نے دوگنی نقدی لی۔ اور حاکم کے لئے ایک تحفہ بھی لے لیا۔ یوسفؑ نے انہیں آتا دیکھ کر نوکروں کو عجیب و غریب ضیافت تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور غلاموں کو حکم دیا کہ اس کے بھائیوں کو اس کے اپنے گھر میں لے جائیں۔ پہلے تو وہ ڈر گئے۔ بعد میں منتظم سے دروازے پر بات چیت کرنے کے بعد اُنہیں کچھ تسلی ہوئی۔ پھر شمعونؑ کو قید خانے سے نکالا گیا۔ تب غلام ہاتھوں میں ٹھنڈے پانی کے جگ اٹھائے دوڑتے ہوئے آئے۔ اور ان کے پاؤں دھونے لگے۔ اور اُن کے گدھوں کو چارہ کھلانے کے لئے لے جایا گیا۔ اور وہ یوسفؑ کے گھر میں عیش و نشاط کے کمرہ میں بیٹھ گئے۔ جب یوسفؑ آیا۔ تو وُہ اس کے سامنے جھک کر آداب بجالائے

اس نے کہا "تمہارا باپ تو اچھا ہے۔ اور کیا ابھی تک وہ زندہ ہے؟" انہوں نے کہا "جی حضور"۔ پھر یوسفؑ نے اپنے ننھے بھائی بنیمین کو دیکھا۔ اور بڑی مشکل سے اپنے آنسو روک سکا۔ لیکن وہ جلدی سے دوسرے کمرہ میں چلا گیا۔ اور وہاں رویا۔ بعد ازاں اس نے اپنا منہ دھویا اور واپس آیا۔ اور انہیں سلسلہ وار ٹھیک بٹھایا۔ پہلے سب سے بڑا پھر اس سے چھوٹا اور اسی طرح سب سے چھوٹے تک۔ وہ بہت حیران ہوئے۔ کہ حاکم کو کس طرح پتہ ہے۔ کہ ہر کوئی کتنا بڑا ہے۔ جب وہ کھانا کھا رہے تھے۔ تو یوسفؑ نے اپنے کھانے سے کھانے کا خاص بڑا حصہ بنیمین کے لئے بھیجا۔ یہ التفاتِ خصوصی کا نشان تھا۔

۴۔ بھائیوں کی روانگی۔ پس ایک دفعہ اور بدسلوکی کا نیک بدلہ دے کر یوسفؑ نے انہیں ایک اور چکمہ دیا۔ اس نے نوکروں کو حکم دیا۔ کہ بوروں کو اناج سے بھر کر بوروں کے منہ میں نقدی رکھ دیں اور یوسفؑ نے اپنا خاص چاندی کا پیالہ بنیمین کے بورے میں چھپانے کا حکم دیا۔ پس یہ بھائی اس واقعہ کے متعلق سب کچھ اپنے باپ کو بتانے کے لئے جتنی جلدی وہ کر سکتے تھے روانہ ہوئے لیکن تھوڑا ہی وقت گذرنے پایا کہ حاکم کا نوکر گھوڑے پر سوار ان کے پیچھے آ پہنچا۔ وہ بہت ناراض دکھائی دیتا تھا۔ کہنے لگا۔ تم لوگ کیوں میرے آقا کا چاندی کا پیالہ چرا لائے ہو؟" یوسفؑ کے بھائی نظریں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگے "نہیں نہیں وہ کہنے لگے ہم نے پیالہ نہیں چرایا۔ ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ آپ ہمارے سب بوروں میں دیکھ لیں جس کے بورے

میں سے نکلے۔ آپ اُسے مار ڈالیں"۔ انہیں پورا پورا یقین تھا کہ ان میں سے کسی کے پاس بھی پیالہ نہیں۔ پس نوکر نے روبن کے بورے کی تلاشی لی۔ پھر دوسرے کی اور بذ القیاس۔ آخر کار بنیمین کی باری آئی۔ بیشک بنیمین کے بورے میں پیالہ نہ تھا ——— لیکن اسی میں تھا! پھر نوکر نے کہا اب میں ضرور اسے اپنے آقا کے پاس اس کا غلام بنانے کے لئے لے جاؤں گا۔ دوسروں نے کہا "ہم بھی ساتھ چلیں گے"۔ ہم بنیمین کو اکیلا نہ جانے دیں گے"۔ پس وہ واپس لوٹے۔ اور انہیں حاکم کے حضور پیش کیا گیا۔ یوسف ان کے ساتھ خشم آلود آواز سے بولا۔ تو نے میرا پیالہ چرانے کی کیسے جرارت کی۔ پھر یہوداہ نے کہا۔ جناب ہم سے اس کا کچھ جواب بن نہیں پڑتا۔ خدا ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے رہا ہے۔ (کیونکہ اسے یاد آرہا تھا۔ کہ بہت عرصہ پہلے انہوں نے یوسف کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا) یوسف نے کہا "میں صرف اسے غلام بنانا چاہتا ہوں۔ جس کے بورے میں سے پیالہ نکلا ہے۔ دوسرے گھر جا سکتے ہیں۔ پھر یہوداہ نے بنیمین کے متعلق سب کچھ بتایا۔ اور یہ بھی کہ وہ باپ کو کتنا پیارا ہے اس نے بتایا کہ بنیمین کا بھائی کیسے گم گیا تھا۔ اور اگر وہ بنیمین کے بغیر لوٹے تو ان کا ضعیف باپ مر جائے گا۔ یہوداہ نے یہ فیصلہ چاہا "اس کی بجائے مجھے رکھ لو۔ لیکن مہربانی کرکے بنیمین کو جانے دو"۔

۵۔ یوسف کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ پھر یوسف کی آنکھیں اشک آلود ہوئیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب کچھ واقعی سچ ہے اور وہ جان

میں سے نکلے۔ آپ اُسے مار ڈالیں۔" انہیں پورا پورا یقین تھا۔ کہ ان میں سے کسی کے پاس بھی پیالہ نہیں۔ پس نوکر نے روبن کے بورے کی تلاشی لی۔ پھر دوسرے کی اور علیٰ ہذا القیاس۔ آخر کار بنیمین کی باری آئی۔ بیشک بنیمین کے بورے میں پیالہ نہ تھا ——— لیکن اسی میں تھا! پھر نوکر نے کہا اب میں ضرور اسے اپنے آقا کے پاس اس کا غلام بنانے کے لئے لے جاؤں گا۔ دوسروں نے کہا۔ "ہم بھی ساتھ چلیں گے۔" ہم بنیمین کو اکیلا نہ جانے دیں گے۔" پس وہ واپس لوٹے۔ اور انہیں حاکم کے حضور پیش کیا گیا۔ یوسف ان کے ساتھ خشم آلود آواز سے بولا۔ تو نے میرا پیالہ چرانے کی کیسے جرات کی۔ پھر یہوداہ نے کہا۔ جناب ہم سے اس کا کچھ جواب بن نہیں پڑتا۔ خدا ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے رہا ہے۔ (کیونکہ اسے یاد آرہا تھا۔ کہ بہت عرصہ پہلے انہوں نے یوسف کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا) یوسف نے کہا۔ "میں صرف اسے غلام بنانا چاہتا ہوں۔ جس کے بورے میں سے پیالہ نکلا ہے۔ دوسرے گھر جا سکتے ہیں۔ پھر یہوداہ نے بنیمین کے متعلق سب کچھ بتایا۔ اور یہ بھی کہ وہ باپ کو کتنا پیارا ہے اس نے بتایا کہ بنیمین کا بھائی کیسے گم گیا تھا۔ اور اگر وہ بنیمین کے بغیر لوٹے تو ان کا ضعیف باپ مر جائے گا۔ یہوداہ نے یہ فیصلہ چاہا۔" اس کی بجائے مجھے رکھ لو۔ لیکن مہربانی کر کے بنیمین کو جانے دو۔"

۵۔ یوسف کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ پھر یوسف کی آنکھیں اشک آلود ہوئیں۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب کچھ واقعی سچ ہے اور وہ جان

سکتا تھا۔ کہ اس کے بھائی اب خود غرض نہ رہے تھے۔ بیس سال پہلے انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو غلام بنا کر بیچا تھا۔ اور اس کی کوئی پرواہ نہ کی تھی کہ اُن کا بوڑھا باپ کیا خیال کرے گا۔ اب وہ بدل چکے تھے۔ پس اس نے اپنے بھائیوں کے سوا سب کو باہر نکال دیا۔ پھر اس نے روتے ہوئے کہا۔ "میں یوسف ہوں" پہلے تو وہ بہت حیران ہوئے "یہ بالکل درست ہے"۔ "میں یوسف تمہارا بھائی ہوں۔ جسے تم لوگوں نے بیچ دیا تھا۔ رنجیدہ نہ ہو اور افسوس نہ کرو۔ تمہارا مطلب اس سے بدی کا تھا۔ لیکن خدا کے نزدیک اس کا مطلب اچھائی کا تھا۔ اور اب اس نے مجھے تمہاری جانیں بچانے کی اجازت دی ہے۔ اور میرے باپ کو اس کے متعلق سب کچھ بتاؤ۔ اور اُسے اور اپنے بال بچوں کو یہاں لے آؤ۔ اور آئندہ تم جشن کے علاقہ میں رہو گے۔ پھر یوسف بنیمین سے بغلگیر ہوا۔ اور وہ دونوں بہت روئے۔ یوسف رویا اور اپنے تمام بھائیوں کو چوما۔ پھر وہ کافی دیر مشغول گفتگو رہے۔ کیونکہ بہت سی باتیں بتانے کی تھیں۔

۶۔ **یعقوب اور اس کے قبیلے کا مصر میں آنا**۔ جب وہ بھائی لوٹے اور انہوں نے یعقوب کو بتایا۔ پہلے تو یعقوب یقین نہ کرتا تھا۔ لیکن جب ایک خاص گاڑی مصر سے لینے کے لئے آئی تو پھر اُسے یقین ہو گیا۔ اب یوسف اور اس کے باپ کے اتنے سالوں کے بعد ہمکنار ہونے کی خوشی کا تصوّر کیجئے۔ پھر فرعون نے جشن کا علاقہ یعقوب اور اس کے بیٹوں کو دینے کا حکم صادر کیا۔ اور قحط کے ختم ہونے تک وہ اسی علاقہ میں بہت شادمانی سے رہے۔ اور یوسف

نے انہیں اناج دیا۔ یہ یوسف کی سچی معافی کی پیاری کہانی ہے۔ بدلہ لینا اس کے لئے کس قدر آسان ہو سکتا تھا! لیکن نہیں۔ یوسف ہر وقت اپنے بھائیوں پر مہربان رہا۔ اور اس واسطے ہمیں بھی دوسروں پر مہربان رہنا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ اور جو ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں انہیں معاف کر دیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں لیکن خداوند یسوع ہمیں اس کے کرنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔

سبق کی عملی صورت

اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرے۔ اور آپ کو اس کے بدلے نامہربان ہونے کا پہلا موقع ملے تو پھر کیا ہو گا۔ ؟

لیکن اگر آپ اسے مُعاف کر دیں۔ اور اس کے ساتھ نیکی کا سُلوک کریں، تو پھر کیا ہو گا۔ ؟

بڑے طلبا کے لئے

معافی کے متعلق مسیحی تعلیم لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے کہانی سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھایئے اور دِکھایئے کہ بدلہ لینے کا قانُون مسیحی دین کے خِلاف ہے۔ اور شکایات اور رنجشیں جو ہمارے دلوں میں ہوتی ہیں۔ خدا کی نظر میں بھی وہ کس قدر حقیر ہوتی ہیں۔

سبق نمبر ۲۳

یوسف اور یسوع

(پیدائش ۴۶: ۱-۷ ، ۲۸-۳۴ اور ۴۷: ۱-۱۲)

حفظ کرنے کی آیت۔ فلپیوں ۲: ۹-۱۰

مقصد

یوسف کی کہانی ختم کروائی جائے۔ اور اس کی نظر ثانی کرتے ہوئے۔ اس طرح پیش کیا جائے۔ جس سے خداوند۔ یسوع مسیح کی حلیمی اور جلال کی تصویر ظاہر ہو۔

ہدایات برائے استاد

پیدائش میں سے مندرجہ ذیل ابواب کی آخری آیات پڑھی جائیں جو کہ یوسف اور یعقوب کی کہانی کو مکمل کرتی ہیں۔ (۴۶-۴۷-۴۸، ۵۰) جشن کا وہ علاقہ جو کہ مصر کی سرحد پر اور کنعان کے نزدیک واقع تھا۔ مویشی چرانے کے لئے موزوں تھا۔ حقیقی مصریوں کو چرواہوں سے نفرت تھی۔ (۴۶: ۳۴) لیکن اس زمانہ کے فرعون اصلی مصری نہ تھے۔ وہ درحقیقت "چرواہان بادشاہ" کے نام سے کہلاتے تھے۔ جو شروع شروع میں ریگستان کی طرف سے ملک پر حملہ آور

ہوئے۔ یہ بات واضح کرتی ہے کہ کیوں فرعون نے یعقوب کی قوم کو مصر میں بسنے کی اجازت دی۔اسی واسطے جب کبھی اصل ملکی بادشاہ ان چوپان بادشاہوں پر حملہ آور ہو کر انہیں ملک سے باہر نکال دیا کرتے تھے۔تو بنی اسرائیل کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہوتا تھا۔ (خروج ۱:۸)

یوسف کے اس ایمان کا ذکر (۵۰: ۲۴-۲۵) جو وہ اپنی زندگی کے آخر میں رکھتا تھا۔ عبرانیوں کے خط میں آیا ہے۔ (عبرانیوں ۱۱: ۲۲ خروج ۱۳: ۱۹ یشوع ۲۴: ۳۲) اگرچہ نئے عہد نامہ میں یوسف بطور مسیح کے نمونہ کے ظاہر نہیں کیا گیا۔ لیکن پھر بھی آپس میں کافی مشابہت ہے۔ اور بہت سے مسیحی مفسروں نے اس بات پہ دھیان دیا ہے۔

روح القدس نے پیدائش کی کتاب کا بہت سا حصہ بہ نسبت دوسروں کی زندگیوں کے یوسف کی زندگی پر زیادہ وقف کیا ہے۔ جو کہ ممکن ہے اس بات کو ظاہر کرتا ہو کہ وہ مسیح کا ایک نمونہ تھا۔ یوسف کی زندگی کی مندرجہ ذیل چند باتیں ہمیں واضح طور پہ خداوند یسوع مسیح کے متعلق یاد کراتی ہیں۔

۱۔ اس کا باپ اس سے ایک خاص محبت رکھتا تھا۔ اور اس نے اس کو اپنے بھائیوں کے پاس بھیجا۔ لیکن بھائیوں نے اس سے نفرت کی اور قبول نہ کیا۔ اور اسے غیر قوموں کے ہاتھ فروخت کیا اور وہ مردوں میں شمار کیا گیا۔

۲۔ اس کو قید سے نکال کر عزت کی جگہ پہ بٹھایا گیا۔

۳۔ وہ غیر قوموں کے لئے برکت کا باعث ہوا۔ اور آخر کار اس نے اپنے

بھائیوں سے صلح کر لی۔ اور اس کی معرفت ان کو برکت پہنچی۔ اور یہی بات کلام کی پیشنگوئی کے طور پر ایک دن خداوند یسوع مسیح اور یہودی لوگوں کے متعلق پوری ہوگی۔ (رومیوں ۱۱: ۲۶-۲۷)

سبق

۱۔ یعقوب کی موت۔ یعقوب کئی سال تک اپنے لڑکوں اور ان کے گھرانے سمیت جشن کی زمین میں رہا ۔ اور ۱۷ سال اور جیتا رہا زندہ رہا پھر ایک دن یوسف کے لئے پیغام آیا۔ کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ یوسف یہ سوچتے ہوئے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اس کا ضعیف باپ مر جائے اپنے دو بیٹوں منسی اور افرائیم کو ساتھ لے گیا۔ تاکہ ان کا دادا اپنی موت سے پہلے انکو برکت دے جائے۔ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ بہت سال پہلے یعقوب نے خود ایسی ہی قسم کی برکت چوری سے حاصل کی تھی۔ جو کہ اس کے بھائی عیسو کو ملنی تھی۔ جب یوسف اپنے باپ کی چارپائی کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے دو لڑکوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر آگے کھڑا کر دیا۔ اضحاق کی طرح یعقوب بھی اس وقت آنکھوں سے اندھا تھا۔ اور وہ ان دو بچوں کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ لیکن اس نے ان کو چوما اور گلے سے لگایا۔ پھر یوسف نے ان دونوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ اس طریقہ سے کھڑا کیا کہ ان کے دادے کا داہنا ہاتھ بڑے لڑکے منسی کے سر پر جائے۔ لیکن یعقوب نے ایک عجیب بات کی۔ کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر سے مخالف سمت میں گذارے کہ بائیاں ہاتھ دائیں طرف

آگیا۔ اور دائیاں ہاتھ بائیں جانب چلا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ دائیاں ہاتھ افرائیم یعنی چھوٹے لڑکے کے سر پہ گیا اور بایاں ہاتھ بڑے لڑکے منسیّ کے سر پر رکھا گیا۔ پھر یعقوب نے ان کی آنے والی بہت سی نسلوں کے لئے برکت مانگی اور چاہا کہ وہ تمام بُرائیوں سے محفوظ رہیں لیکن یُوسف کو یہ بات بُری لگی اور یہ سوچتے ہوئے کہ شاید وہ اندھا ہے۔ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر بدلنے لگا لیکن یعقوبؔ نے کہا " نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ چھوٹا بڑے سے زیادہ بزرگ ہوگا تب یعقوبؔ نے اپنے تمام لڑکوں کو بُلایا۔ اور بتایا کہ آنے والے دنوں میں ان کے ساتھ کیا کیا ہوگا۔ یُوسف کے لئے تو خاص اچھی اچھی باتیں بتائی گئیں۔ اور اس کو ہونٹے بیٹے کی عجیب برکت دی۔ اور یہی لڑکے اسرائیل کی بارہ قومیں بنے اور اس نے ہر ایک کو برکت دی۔ پھر اس نے یُوسف سے کہا کہ مجھ سے وعدہ کر کہ تو مجھے واپس کنعان میں دفن کرے گا۔ جہاں ابرہام اور اضحاق دفنائے گئے تھے۔ اور یُوسف نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ پھر یعقوب مر گیا۔ اور یُوسف بہت اُداس تھا۔ وہ اپنے باپ کو چمٹ کر بہت دیر تک روتا رہا۔

۲۔ یعقوب کو کنعان لے جایا گیا۔ پھر یُوسف نے حکم دیا۔ کہ اس کے باپ کی لاش کو مصریوں کے خاص طریقہ کے مطابق مصالحوں اور خوشبوؤں میں محفوظ کیا جائے۔ اس زمانہ میں مصری مردوں کو محفوظ رکھنے کا ایک عجیب راز جانتے تھے۔ جس سے لاشیں کئی سو سالوں تک سڑنے نہیں پاتی تھیں۔ بلکہ تازہ اور مکمل رہتی تھیں۔ آج کل ہم لوگ اس بھید سے واقف نہیں ہیں

دراصل ابھی حال ہی میں مصریوں کی چند ایک ایسی مصالحہ شدہ محفوظ لاشیں ملی ہیں۔ جو چار ہزار سال ہوئے دفنائی گئی تھیں۔

تب تمام لوگ یعقوب کے لئے چالیس دن تک ماتم کرتے رہے۔ جس کے بعد یوسف فرعون کے پاس گیا۔ اور اس کو بتایا کہ کس طرح اس نے اپنے باپ سے اس کو کنعان میں دفن کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اس کو واپس لے جانے کی اجازت چاہی۔ جس کے جواب میں فرعون نے خوشی سے ہاں کہا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک بڑے جلوس کی شکل میں۔ جو یعقوب کی لاش کے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ اپنا سفر شروع کیا۔

سوائے بچوں کے اس کا تمام خاندان جلوس میں شامل تھا۔ اس کے رتھ اور گھوڑے بان بھی ساتھ گئے۔ دریائے یردن کو پار کرنے کے بعد انہوں نے ایک ہفتہ رونے اور ماتم پرسی کرنے میں گذارا۔ جس کو دیکھ کر کنعان کے لوگ سوچتے تھے۔ کہ ان بچارے مصریوں پر کتنا بھاری غم پڑا ہے۔ یعقوب کو آخر کار اسی جگہ دفنایا گیا۔ جہاں پر ابرہام اور اضحاق مدفون تھے۔

اس کے بعد یوسف واپس مصر آیا۔ اور اس کے بھائی اس سے ڈرنے لگے کہ شاید اب وہ ان سے اس برائی کا بدلہ لے جو انہوں نے کافی مدت ہوئی اس کے ساتھ کی تھی۔ اس لئے وہ یوسف کے پاس آئے۔ اور اس سے معافی مانگنے لگے۔ لیکن بجائے اس کے کہ یوسف کو غصہ آتے اس کا دل اپنے بھائیوں کو دیکھ کر بھر گیا۔ اور وہ ان سے گلے لگ کر رو دیا۔ اور بڑی خوشی سے ان کو

معاف کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ "غم مت کرو۔ تم نے تو میرے لئے بُرا چاہا لیکن خدا نے اس سے بھلائی پیدا کی۔ اور دیکھو بہت سے آدمی اسی وجہ سے زندہ بچائے گئے ہیں۔" اور پھر وہ سب نہایت خوشی خوشی رہنے لگے۔ اور یوسف کئی سال تک زندہ رہا۔ اور ۱۱۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اور اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا "ایک دن خدا تمہیں ضرور اس زمین سے نکال کر اُس زمین میں لے جائیگا جس کا اس نے ابرہام اور اضحاق سے وعدہ کیا تھا۔ اور تم میری ہڈیاں یہاں سے باہر لے جاؤ گے۔ پھر دستور کے مطابق یوسف کی لاش کو مصالحوں اور خوشبوؤں میں محفوظ کیا گیا۔ اور کفن میں ڈال کر مصر میں دفن کر دیا گیا۔

۳۔ یوسف اور یسوع۔ دیکھا کتنی لمبی کہانی تھی۔! اور جب ہم یوسف کے متعلق سوچتے ہیں کہ وہ کس قسم کا آدمی تھا۔ تو ہمیں بہت سی باتیں ایسی نظر آتی ہیں۔ جو خداوند یسوع مسیح کی زندگی کو یاد کراتی ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ اس کا باپ اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے سے کتنا پیار کیا۔ کیا آپ میں سے کوئی یوسف کی ایسی بات بتا سکتا ہے۔ جو خداوند یسوع سے ملتی ہو؟۔ (جواب حاصل کرنے کے لئے انتظار کیجئے لیکن حیران نہ ہوں اگر کوئی جواب نہ ملے) خیر! یوسف کے باپ نے اس کو اپنے بھائیوں کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ بلکہ اس سے نفرت کی۔ اور بالکل وہی خدا نے کیا کیا یہ درست نہیں؟ اس نے خداوند یسوع مسیح کو اپنے خاص لوگوں یعنی یہودیوں کے پاس بھیجا۔ جو کہ ابرہام کی نسل

سے تھے لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا ــــــ بلکہ اُسکو مصلوب کیا آج ایسے اور لوگ بھی ہیں۔ جو ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں۔ "نہیں! ہم کو یسوع کی ضرورت نہیں"۔ مجھے امید ہے اس وقت یہاں پر ایسا کوئی موجود نہیں! خداوند یسوع نے ہمیں اتنا پیار کیا کہ اس نے ہمارے لئے اپنی جان دے دی۔ اب وہ ہماری زندگیوں اور دلوں میں آکر رہنا چاہتا ہے۔ ہمیں مسیح کو رد نہ کرنا چاہیئے جیسا کہ ان بدکار لوگوں نے کیا۔ جنہوں نے اس کو صلیب پر چڑھایا۔

اور جب یُوسف مصری اجنبیوں کے ہاتھ فروخت کیا گیا۔ تو وہ ان کے لئے برکت کا باعث بنا۔ اور ایسے ہی خداوند یسوع کے ساتھ ہُوا۔ یہودیوں نے اسے جب رد کیا تو خوشخبری کی منادی ان تمام غیر قوموں کو دی گئی جو یہودی نہ تھیں۔ اور یہ وہ ہیں جنہوں نے نہ صرف اس وقت برکت حاصل کی۔ بلکہ اب بھی اس کی برکت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ اگر صرف اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور کہیں "اے خداوند یسوع آ اور ہمارے دلوں میں رہ"۔

سبق کی عملی صورت

یُوسف کی کہانی میں کون کون سی باتیں خداوند یسوع کی زندگی سے مشابہت رکھتی ہیں۔

بڑے طلباء کے لئے

جماعت میں یہ بات واضح کی جائے۔ کیا یُوسف اپنے باپ کا فرمانبردار

اور خدمت گذار بیٹا تھا؟ اور بطور سبق اس کا موجودہ زمانہ کے لڑکوں اور لڑکیوں سے مقابلہ کریں۔ جو اپنے بوڑھے والدین کو حقیر خیال کرتے ہیں۔

سبق نمبر ۲۴

نظرثانی

سبق نمبر ۸ کی طرح ۱۸ سے ۲۳ تک کے اسباق پر درس تیار کیجئے۔